اصحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کا ترجمان

ماہنامہ نظام خلافت راشدہ

خیرپور سندھ
شمارہ نمبر 4 ★★★★★★★★★ جون 2011ء

ہر بانیٔ فساد کو جس نے کیا فنا
وہ خاکپائے فخر رسالت معاویہ رض

امیر المومنین
فاتح عرب و عجم
اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے حکمران صحابی
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

تاریخ ساز فتوحات ☆ فضائل و مناقب ☆ عظیم کارنامے

امریکہ پاک فوج

کو کمزور کرنا چاہتا ہے
اسامہ بن لادن کی شہادت کا ڈرامہ اس سلسلہ کی کڑی ہے

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی

ہمارے قائدین

کے قاتل ایران میں پناہ لیتے ہیں

مشن صحابہ کے فروغ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

امت مسلمہ کا اتحاد

خلافت کے بغیر ممکن نہیں!

نظام خلافت راشدہ کے احیاء کے لیے فکر انگیز تحریر

سنسنی خیز انکشافات

کراچی پولیس نے قائدین سپاہ صحابہ کے قاتل 5 دہشت گرد گرفتار کرلیے

قصیدے

حدید مرزا

1

بے شک تھے اہل دین و دیانت معاویہ ؓ
تھے فیض یاب بحر رسالت معاویہ ؓ

شاہد ہیں اس کے حق میں احادیث بیشمار
کرتے رہے وحی کی کتابت معاویہ ؓ

عہد شباب سارا گزارا جہاد میں
فوجوں کی کر رہے تھے قیادت معاویہ ؓ

میدان کارزار شہادت میں پانچ وقت
کرتے مجاہدوں کی امامت معاویہ ؓ

اللہ کے نبی ﷺ کی دعاؤں سے ہو گئے
سرمایہ دار نقد امارت معاویہ ؓ

جا کر بلاد کفر میں حق و یقیں کے ساتھ
دیتے رہے ہیں داد شجاعت معاویہ ؓ

برسوں محاذ جنگ سے امت کے واسطے
لاتے رہے ہیں مال غنیمت معاویہ ؓ

2

ہادی ﷺ کا شیر فخر نجابت معاویہ ؓ
رکھتا ہے جو نبی ﷺ سے محبت معاویہ ؓ

یہ اہل دل نبی ﷺ کے غلاموں کا ہے غلام
یوں شہریار شہر صداقت معاویہ ؓ

ہر بانی فساد کو جس نے کیا فنا
وہ خاکپائے فخر رسالت ﷺ معاویہ ؓ

یہ وہ ہے جو ہمیشہ سے فخر رسول ﷺ ہے
ملت کا اپنی حسن خلافت معاویہ ؓ

ہاں سرگروہ اہل انا ہے یہ بیگماں
اہل شرف امین امانت معاویہ ؓ

دستار خاصگان رہ عزم لازوال
اک جانثار شان رسالت معاویہ ؓ

حاصل اسے نبی ﷺ کی غلامی کا افتخار
اک نامدار ہمت و عظمت معاویہ ؓ

زندگی بھر جو رہے احمد مختار کے ساتھ
موت کے بعد بھی آسودہ ہیں سرکار کے ساتھ

مناقب
مراد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدید مرزا کے قلم سے

قیمت -/150 روپے

ناشر اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد 0300-7916396

ناموس صحابہ و اہل بیت کے تحفظ کا علمبردار

ماہنامہ

نظامِ خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

بانی

قائد اہلسنت

علامہ الحافظ علی شیر حیدری شہید

جامعہ حیدریہ خیرپور سندھ

شمارہ نمبر 4 — جلد 2

جون — 2011ء

حضرت العلامہ مولانا امیر عزیمت حق نواز جھنگوی شہیدؒ

حضرت العلامہ مولانا امیر عزم و استقامت ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ

حضرت العلامہ مولانا شہید ناموس صحابہؓ محمد اعظم طارق شہیدؒ

فہرست

اداریہ	5
ضرب حیدری	6
درس قرآن	7
شاہ دوجہاں کی بیٹی کو تھپڑ مارا	8
ایبٹ آباد آپریشن	9
قائدین کے قاتل ایران میں	11
قائدین کے قاتل گرفتار	13
حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا خطاب	15
سیدنا امیر معاویہؓ	19
اصلاحات امیر معاویہؓ	22
سائیں طوطا چشم	23
کاتب وحی	25
معاویہ بن ابی سفیانؓ	27
حضرت سیدہ ہندہؓ	29
ہیچ بن گرفن نہیں ہوں گے	31
معیار صحابیت	33
غلطی پکڑنا غلطی	35
صحابہ دشمنوں کی منافقت	37
اتحاد امت	41
پیغمبر اسلام کانفرنس	44
میری کہانی	45
ایڈیٹر کی ڈاک	47
مشکلات کا روحانی حل	49
	50

مجلس ادارت

☆ میاں عثمان غنی لاہور ☆ محمد شفقت عزیز فیصل آباد

☆ سید مظہر علی شاہ راولپنڈی ☆ خان صبغت اللہ پشاور

☆ محسن تنویر کوئٹہ ☆ سلیم اللہ خان کراچی

☆ ظفر اللہ وڑائچ ملتان ☆ امیر خان بجارانی حیدرآباد

☆ سلام اللہ سلفی رحیم یار خان ☆ محمد یار خٹک پنجگور

☆ حافظ یحییٰ عاصم کلاچوی ڈیرہ اسماعیل خاں

فی شمارہ 35 روپے سالانہ -/500 روپے

رابطہ 0300-7916396

پبلشر نظامِ خلافتِ راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

khelafaterashida@yahoo.com
tahirsmi@gmail.com

CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی عزوجل

جو (صحابہ رضی اللہ عنہم) ایمان لائے اور وطن (مہاجرین) چھوڑ گئے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے نعمت ہائے جاودانی (اور وہ) ان میں ابد الاباد تک رہیں گے کچھ شک نہیں خدا کے ہاں بڑا اصلہ ہے۔ (توبہ ع ۳)

فرمان رسول ﷺ

ترجمہ: ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں جب ستارے ختم ہوں گے تو قیامت آجائے گی۔ آگے فرمایا۔ میرے صحابہ میری امت کے لئے امان کا سبب ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو اختلافات پڑ جائیں گے۔ (مسلم ج ۲ صفحہ ۳۰۸)

خدائی فیصلہ

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اتنے دولت مند صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔ کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے 40 ہزار درہم قرض لئے تھے حضور ﷺ نے جب مدینہ میں ہجرت کے بعد سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع انصاری اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیاں مواخات کرائی تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں مدینہ کا سب سے بڑا مالدار آدمی ہوں۔ مجھ سے آدھا مال لے لو۔۔۔۔۔ اور میری دو بیویاں ہیں، جن کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ فرمائیں۔۔۔۔ طلاق دیتا ہوں تاکہ آپ اسے اپنی زوجیت میں لے لیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شکریہ کے ساتھ انکار کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔۔ مجھے مدینہ کے بازار کا راستہ بتاؤ۔ کہ میں تجارت کروں۔ طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ عرب کے گیارہ مشہور دولت مندوں میں سے تھے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک باغ سات لاکھ میں فروخت کیا اور پوری کی پوری رقم اہل مدینہ میں تقسیم کردی۔ طلحہ رضی اللہ عنہ کی بے مثال فیاضی کے باعث آپ کو طلحہ رضی اللہ عنہ الفیاض طلحہ رضی اللہ عنہ الجود طلحہ رضی اللہ عنہ الملحا کہا جاتا تھا۔ لیلیٰ رضی اللہ عنہا بن امیہ نے چار لاکھ روپے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی امداد کی۔ خاندان قریش کے سترہ آدمیوں کو سواریاں دیں۔۔۔۔ جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس سواری پر سوار تھیں۔ وہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا نے عطیہ کی تھی (تمدن عرب) خباب رضی اللہ عنہ بن ارت کا بیان ہے کہ ایک وقت میں غربت و افلاس میں بہت ہی آگے تھا اور اب چالیس ہزار گھر کے ایک گوشہ میں پڑے ہیں یہ کہہ کر رو دیئے اور فرمایا ڈر لگتا ہے کہ آخرت کا بدلہ یہاں تو نہیں دے دیا گیا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے سونے اور چاندی کی سلیں چھوڑ دیں تھیں۔ جو ہتھوڑے سے کاٹی جاتی تھیں۔ نقد رقم ایک لاکھ دینار تھی۔ (عرب تمدن) سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص نے نقد سرمایہ کی زکوٰۃ 50000 پچاس ہزار جناب مروان کے پاس بھیجی تھی۔ وراثت میں آپ رضی اللہ عنہ نے ڈھائی لاکھ درہم چھوڑے تھے (تمدن عرب) حضرت خو یطلب رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیٰ نہایت صحاب ثراوت صحابی رضی اللہ عنہ ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا تقویٰ صحابہ رضی اللہ عنہم میں مشہور تھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے 45 ہزار دینار میں ایک مکان ان سے خریدا آج کے حساب سے اس کی مالیت 20 لاکھ روپے ہیں۔

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور آپ بھی گواہ رہنا کہ میں نے سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ اور آپ کے دین اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت و محبت کا دیپ جلانے اور اسے گلی گلی اجالا کرنے میں اپنی قدرت کی حد تک کوئی کوتاہی نہیں کی میں قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جس نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے لئے جاں نثار بے مومنین اصحاب رضی اللہ عنہم کا انتخاب فرمایا کہ میری دعوت اللہ تعالیٰ کی محبت رسول اللہ ﷺ کے عشق اور آپ کی کامل اطباع اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت نبوی ﷺ کی عظمت و عقیدت کے سوا کچھ نہیں میں نے کل بھی کہا تھا اور آج بھی کہتا ہوں کہ میری جان اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور میں اسے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے استعمال کرنا پسند کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے دین کا مذاق اڑایا جا رہا ہو قرآن کریم کا انکار کیا جا رہا ہو۔ ختم نبوت جیسے بنیادی عقیدہ کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہوں شعائر اللہ کو پامال کیا جا رہا ہو تو میں حرام سمجھتا ہوں اس بیچن کو جو ان تمام چیزوں سے بے گھر کر کے حاصل کیا جائے۔

(ڈیرہ جھنگ کو جھنگ میں خطاب)

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

میرے بھائیو! سپاہ صحابہ کے رضا کارو میں آپ کے سامنے پیغمبروں کے واقعات اس لئے دہراتا ہوں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جہاں پیغمبر کا حکم ہوتا ہے، جہاں خدا کی مشیت ہوتی ہے، جہاں سب کچھ لٹا کر بھی اللہ کے دین کو بچنے سے لگایا جاتا ہے، اولاد کی کی کوئی حقیقت نہیں آپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی، آگ میں گرنے کا حکم ہوا، آگ میں چھلانگ لگا دی جان کے بعد انسان کو سب سے زیادہ اولاد پیاری ہوتی ہے، لیکن پیغمبر علیہ السلام نے اولاد بھی قربان کر دی، انسان کو مال بھی بہت پیارا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن ابراہیم علیہ السلام نے مال کو بھی کعبہ کی تعمیر پر لگا دیا۔

میرے بھائیو! پیغمبر علیہ السلام کے اسوہ نے مجھے اور تجھے بتا دیا کہ جب دین کا معاملہ آئے جب شریعت کا معاملہ آئے جب رسول ﷺ کی ناموس کا معاملہ آئے، جب محمد ﷺ کے دین کا معاملہ آئے۔۔۔۔ تو اس وقت نہ تمہیں جان کا خیال کرنا ہوگا نہ تمہیں مال کا خیال کرنا ہوگا، میرے بھائیو! انبیاء کے مشن پر چلنے والا وہی انسان ہے کہ جو سب کچھ لٹا کے پیغمبر کے دین کو سربلند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہم اسلام اور شریعت محمدی ﷺ کا دفاع اس انداز میں کریں گے کہ نہ کسی منافق کو اسلام کے نام پر شریعت مطہر کا چہرہ مسخ کرنے دیں اور نہ ہی کسی دشمن قوت کو عمارت اسلام کی طرف بری نگاہ سے دیکھنے کی اجازت دیں گے۔ ہم اللہ کی توحید حضور علیہ السلام کی ختم نبوت قرآن کریم کی عظمت، خلفاء راشدین، اہل بیت رسول اور اصحاب رسول کی عزت و حرمت کا پاس ولحاظ نہ کرنے والوں کو چوکوں، چوراہوں، محراب و منبر، ایوانوں اور میدانوں میں کافر و مرتد، زندیق و بے ایمان قرار دیتے رہیں گے تاکہ بھولے بھالے مسلمان ان کے دام فریب سے محفوظ رہیں۔ ہم رفض و قادیانیت سبائیت و خارجیت کے بھیانک عزائم خاک میں ملاتے رہیں گے اور اس راہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ڈرون حملوں میں معصوم جانوں کا ضیاع اور ہماری بے بسی

چند روز قبل جنوبی وزیرستان کے وانا بازار میں صرف دس گھنٹوں کے وقفہ سے تین ڈرون حملے ہوئے دو حملے دو کچے مکانوں پر ہوئے، جن میں سے ایک مکان میں قرآن پاک کی تعلیم کا ایک مدرسہ قائم تھا اور اس مدرسہ میں پندرہ کے قریب معصوم کم عمر بچے زیر تعلیم تھے، دوسرا حملہ ایک قبائلی کے مکان پر ہوا، ان حملوں میں پچیس افراد میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکا، تیسرا حملہ جنوبی اور شمالی وزیرستان کے سرحدی علاقے میں ایک چلتی ہوئی کار پر کیا گیا جس میں موجود 6 افراد لقمہ اجل بن گئے۔
اس دردناک واقعہ سے قبل بھی سینکڑوں ڈرون حملوں میں ہزاروں معصوم لوگ شہید کیے جا چکے ہیں، ہماری حکومت اور ہماری افواج، اس بربریت پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہی ہیں لیکن اس باران حملوں میں ہماری وزارت خارجہ اور فوجی ترجمان مکمل طور پر خاموش رہے کسی نے رسمی طور پر بھی ان حملوں کی مذمت کرنے کی زحمت گوارہ نہ کی، کیا یہ ہماری اپنی جنگ ہوسکتی ہے جس میں دینی مدرسوں کے معصوم طالب علم اور عام لوگوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہو؟.......... یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟۔۔۔
ہماری بے توقیر پارلیمنٹ نے دو مرتبہ قراردادیں پاس کی ہیں کہ ڈرون حملے بند کئے جائیں، کیا کسی ڈرون حملے کرنے والے دہشت گرد اعظم پر ان قراردادوں کا کوئی اثر ہوا؟.......... یہ ہمارے حکمرانوں کی ملی بھگت تو نہیں ہے؟ اگر یہ حملے۔۔۔ ہمارے حکمرانوں کی مرضی سے ہو رہے ہیں تو پھر وہ اس کا برملا اظہار کیوں نہیں کیا جاتا ہے؟ پورے ملک کے اندران حملوں کا ردعمل خودکش حملوں کی صورت میں نکل رہا ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟۔۔۔۔ ہم نے خالصتاً امریکہ کی اس لڑائی میں اپنے ہزاروں بے گناہ شہریوں اور اربوں روپے کا نقصان کر کے، کیا حاصل کیا ہے؟۔۔۔۔ ہے کوئی اس بات پر غور کرنے والا؟۔۔۔۔۔ معاملے کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود ہماری حکومت نہ صرف اپنے علاقوں پر غیر ملکی حملے روکنے میں ناکام رہی ہے بلکہ اس نے امریکہ کو اپنے معصوم لوگوں کو مارنے کا کھلا لائسنس دے دیا ہے۔۔۔۔ ایک غیر ملکی خفیہ رپورٹ کے مطابق ہمارے حکمرانوں نے تو امریکی لیڈروں سے یہاں تک کہہ رکھا ہے کہ مرنے والوں کی فکر نہ کرو ہمیں اس پر کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔۔ ایسے حالات میں جب باڑ ہی بیل کو کھانے لگے تو کیا، کیا جاسکتا ہے؟ بے کسی اور بے بسی کے اس ماحول میں خداوند کریم سے ہی التجا کی جاسکتی ہے کہ اے اللہ! ہمیں ایسے حکمرانوں سے نجات عطا فرما اور ان حکمرانوں کے بدلے میں ہمیں افغان طالبان جیسے حکمران عطا فرما جن کے اندر غیرت وحمیت موجود ہے اور جن کا ضمیر جاگ رہا ہے اور جو ہماری قوم کو عزت، وقار اور ایمانداری کے ساتھ جینے کا سلیقہ عطا فرما سکتے ہیں۔

جیو سوپر کے اجراء کیلئے.......... سپریم کورٹ کا مستحسن فیصلہ

پاکستان میں میڈیا کی آزادی کے لئے جنگ گروپ آف پاکستان نے، حکمرانوں کے ظلم وجبر کا بارہا سامنا کیا ہے، سابق حکمران میاں محمد نواز شریف کے دور حکومت کے بعد پرویز مشرف اور اب موجودہ پیپلز پارٹی کے حکمرانوں کی زیادتیوں کا نشانہ بھی جنگ گروپ اور اس کے تحت چلنے والے الیکٹرانک میڈیا کے ٹی وی چینلز ہی ہیں یہ حکمران جب اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو یہی میڈیا ان کا دست بازو ہی نہیں بنتا بلکہ اس وقت کے حکمرانوں کے غیض وغضب سے انہیں بچانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے ہماری ستم ظریفی ہے کہ جب یہ حکمران مشکل میں ہوتے ہیں تو انکی قدریں مختلف ہوتیں ہیں جونہی انہیں آسانیاں ملتی ہیں یا ان کے سروں پر عہدے سج جاتے تو ان کی اخلاقیات ہی نہیں بدلتی بلکہ انکا رہن سہن، ان کی ترجیحات، ان کی قدریں، مشن، پروگرام حتیٰ کہ ان کے دوست اور دشمن تک بدل جاتے ہیں اس وقت یہی کچھ ہمارے ملک کے اندر ہو رہا ہے.......... جیو نیوز ٹی وی کے کھیلوں کے چینل جیو سوپر کو پاکستان کے اندر اپنی نشریات جاری کرنے کی اجازت نہ دینا بھی موجودہ حکمرانوں کے ماضی کی طرح کا ایک ہتھکنڈا تھا، جس کے ذریعے وہ جیو ٹی وی چینلز کی انتظامیہ کو جہاں معاشی طور پر نقصان پہنچا کر اپنے تابع محل بنانا چاہتے تھے وہیں کروڑوں کھیلوں کے شائقین کے ارمان کا خون کرنے کے لئے بھی کوشاں تھے۔
سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس اہم مسئلے کا نوٹس لے کر حکومت کو جیو سوپر کی نشریات پاکستان سے شروع کرنے کے لئے لائسنس جاری کرنے کا حکم دے کر نہ صرف میڈیا کی آزادی کے خلاف چلنے والی طاقتوں کی حوصلہ شکنی کی ہے بلکہ عوام کے دلی جذبات کی ترجمانی بھی فرمائی ہے اس فیصلہ کے بعد حکمرانوں کے لئے اب بھی وقت ہے کہ وہ حقائق کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ جس عوام نے انہیں پانچ سال کی حکمرانی کا تاج پیش کیا تھا وہ آئندہ ذلت ورسوائی کے ہار بھی انہیں پہنا سکتے ہیں۔ آئندہ کے لئے عدلیہ کے فیصلوں کو ان کی روح کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتے ہوئے اپنی داخلی اور خارجہ پالیسیاں از سر نو ترتیب دینے کے لئے لائحہ عمل بنائیں۔
اگر وقت اسی طرح ضائع کر دیا تو پھر ہاتھ ملنے کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا!!!!!!

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ

میاں صاحب (میاں شہباز شریف) نے کہا ایک بورڈ بناتے ہیں اس کا نام اتحاد بین المسلمین ہوگا اور اس میں آپ تمام لوگ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔۔۔انداز تو اس کا یہ تھا کہ میں درخواست کرتا ہوں، لیکن تھا آرڈر.....کیا۔۔۔۔۔۔!اتحاد بین المسلمین اس کا نام ہوگا؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی، شیخ حاکم، علامہ شعیب ندیم شہید رحمہ اللہ (میرے) ساتھ تھے۔ میں نے پوچھا جی۔۔۔۔۔!(وزیر اعظم صاحب) یہ بھی ساتھ ہوں گے۔۔۔۔وہ (شیعہ) جو سامنے بیٹھے تھے، کالے والے، یہ بھی ساتھ ہوں گے اس اتحاد میں؟۔۔۔۔۔کہتا ہے ہاں یہ بھی ہوں گے..... میں نے کہا پھر نام پورا کرو۔۔۔۔۔"اتحاد بین المسلمین والکافرین!".....وزیر اعظم صاحب انگارے کی طرح سرخ ہوگئے۔۔۔۔!کیا کردیا آپ نے؟۔۔۔۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ؟ ساری ہماری محنت پہ پانی پھیر دیا ہے۔۔۔۔ساری میٹنگ فضول ہوگئی۔

میں نے کہا جی ہوجائے!! کیا مطلب؟ اتحاد بین المسلمین نام ہو۔۔۔۔۔، یہ بھی بیٹھیں۔۔۔۔۔۔، میں بھی دستخط کروں.....ہم کس لئے ہیں.....شہداء کی شہادت کس لئے ہے.....؟ کارکنوں کی قربانیاں کس لئے ہیں.....کیا کہہ رہے ہیں آپ؟۔۔۔۔۔اگر یہ ہوں گے تو نام پورا لکھنا پڑے گا۔۔۔۔۔"اتحاد بین المسلمین والکافرین۔۔۔۔۔"یا یہ نہ ہوں.....اس نے کہا۔۔۔۔یہ تو ہوں گے۔۔۔۔۔، میں نے کہا۔۔۔پھر نام یہی ہوگا.....ساتھ "کافرین" بھی آئے گا۔۔۔۔اگر مسلمین آئے گا تو کافرین بھی آئے گا۔۔۔۔۔کہتا ہے۔۔۔۔۔نہیں نہیں کوئی اور نام رکھتے ہیں.....میں نے کہا ہاں اور رکھو بڑی خوشی سے رکھو۔۔۔۔۔اور اسی پر پھر۔۔۔۔۔متحدہ علماء بورڈ بنا تھا.....اور تقیہ بازوں نے وہاں موقع دیکھتے ہوئے یہ بتلانے کے لئے کہ دیکھو ہم کتنے امن پسند ہیں، اٹھ کے کہہ دیا کہ جی ہمیں اور انہیں گلے ملوا دیا جائے.....یہ بھی ایک عجیب موڑ تھا۔۔۔۔"ہمیں حیدری صاحب کے ساتھ گلے ملوادیا۔۔۔۔"بس کافی ہے۔۔۔۔کتنا پیار تھا انہیں!! یہ بھی ایک کڑا امتحان تھا۔ جب مجسمہ عجب و تکبر نے فوراً کھڑے ہو کر کہا۔ "ہاں جی علماء کو گلے ملوائیں جی....."

میں نے کہا میاں صاحب۔۔۔۔۔!کیا کہہ رہے ہیں آپ؟۔۔۔۔۔میں کوئی امن کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں کہ چائے کے کپ پہ آپ جو مرضی مجھ سے کروالیں.....میرے ساتھی ہیں.....چھوٹے بھی ہیں.....بڑے بھی ہیں.....مجھ سے پوچھنے والے بھی ہیں.....جو کچھ مجھے کرنا ہوگا ذمہ داری سے کرنا ہوگا.....میں تو انہیں کہتا ہوں کہ.....ان سے ہاتھ بھی نہ ملاؤ.....سلام بھی نہ لو.....اور میں گلے لگالوں۔۔۔۔؟ یہ نہیں ہوگا.....یہ اور ہیں.....جو دوسروں کو کہتے ہیں خوب پیٹو.....خوب ماتم کرو.....خون نکالو.....اپنے آپ کو مارو لیکن خود نہیں.....باقی گرز ماریں.....چاقو ماریں.....چھریاں ماریں اور یہ خود آرام سے رہیں.....یہ ہم سے نہیں ہوتا.....ہم تو جو کہتے ہیں وہ خود بھی کرتے ہیں پہلے! کہا جی۔۔۔ہاتھ ملاؤ، ہاتھ ملاؤ.....میں نے کہا جی نہیں ملتا.....کلمہ نہیں ملتا.....تو کچھ نہیں ملتا.....جس سینے میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بغض ہے، میرے دل میں اس کے ساتھ کوئی محبت نہیں.....کوئی اس کے لئے عزت نہیں.....اور جب محبت نہیں ہے تو پھر منافقت کا ہاتھ کیا ملانا.....منافقت کا سینہ کیا ملانا۔۔۔۔۔؟ کوئی ضرورت نہیں.....ہاں سیدھی سیدھی بات ہے امن امان میں تعاون کریں گے.....ان سے کہو بکواس نہ کریں.....میں سنیوں سے کہوں گا، انہیں جوتے نہ ماریں۔ بس ختم! (از کتاب: خطبات حیدری شہیدؒ)

درس قرآن

تفسیر آیت تطہیر

حصہ دوئم

امام اہل سنت علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

باقی رہی حدیث کساء:

جس کو شیعہ بڑے طمطراق سے پیش کرتے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے کہتے ہیں کہ یہ سنیوں کی صحیح ترین حدیث ہے اور لفظ اہل بیت سے انہیں چار بزرگوں سے مراد ہونے پر دلیل صریح ہے اول تو یہ کہ محض غلط ہے ہرگز یہ ہماری صحیح ترین حدیث نہیں ہے دوسرے یہ کہ حدیث ہرگز اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ اہل بیت سے ازواج مراد نہیں ہیں بلکہ یہی چار بزرگ مراد ہیں اس حدیث میں تو آنحضرت ﷺ نے دعا مانگی ہے کہ یا اللہ یہ بھی میرے اہل بیت ہیں لہذا ان کو بھی پاک کردے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کملی میں نہ داخل کرنے کی وجہ خود اس حدیث میں مذکور ہے جس کو مخالفین نقل نہیں کرتے جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے داخل کرنے کی خواہش کی تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

انت علی مکانک انت علی خیر

یعنی تم اس جگہ پر ہو تم تو اس سے اچھی حالت میں ہو مطلب یہ ہوا کہ تم تو حقیقتاً لفظ اہل بیت سے مراد ہی ہو تمہارے داخل کرنے کی اور تمہارے لئے دعا مانگنے کی کیا ضرورت ہے ذرا سمجھنے کی بات ہے کہ اگر یہ حضرات لفظ اہل بیت سے مراد ہوتے تو حضرت دعا کیوں مانگتے کیا اللہ تعالیٰ کو معلوم نہ تھا کہ اہل بیت نبی کون لوگ ہیں آنحضور نے بتلایا کہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں پس انصاف سے دیکھو تو یہ حدیث خود ہی بتلا رہی ہے کہ یہ چاروں بزرگ اہل بیت میں داخل نہ تھے حضرت نے ان کو داخل کیا اسی وجہ سے علمائے محققین کہتے ہیں کہ حقیقتاً اہل بیت ازواج مطہرات ہیں اور حکماً یہ حضرات بھی ہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس وقت آیت نازل ہوئی اس وقت یہ چاروں بزرگوار اہل بیت نہ تھے اہل سنت کی روایات میں صرف انہیں چار بزرگوں کے لئے بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزندوں کے لئے بھی اسی قسم کی دعا منقول ہے اور مخالفین کی روایت میں بھی سلمان فارسی کے لئے لفظ اہل بیت مستعمل ہوا ہے۔

مخالفین صاحبان جو یہ افسوس کرتے ہیں کہ اہل سنت کچھ نہیں دیکھتے یہ ان کا افسوس بالکل بے جا ہے اہل سنت سب دیکھتے ہیں مگر وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں قرآن کے مخالف روایتوں کو راوی کے منہ پر مار دیتے ہیں۔ ہاں مخالفین کو اپنی اس حالت پر افسوس کرنا چاہیے کہ گھروندہ قائم کیا ہے انکے استدلال کے ایک جز (یعنی لفظ اہل بیت سے بھی چار بزرگ مراد ہیں) یہ جو خدشات تھے ان میں سے چند بطور نمونہ بیان ہوچکے اب دوسرے جز (یعنی رجس دور کرنے اور پاک کرنے سے معصوم ہونا مراد ہے) پر جو خدشات ہیں انہیں سے بھی چند سن لیجئے۔

(1)......رجس سے اگر مطلق گناہ اور اس کے دور کرنے سے اور پاک کرنے سے معصوم بنادینا مراد ہے تو تمام صحابہ خصوصاً اہل بدر کا معصوم ہونا لازم آجائے گا کیونکہ ان کے لئے بھی اسی قسم کا لفظ دوسری آیت میں مستعمل ہوا ہے الفاظ آیت کے یہ ہیں:

ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون اور ویذھب عنکم رجس الشیطان

یعنی اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور (یہ سب اس واسطے) تاکہ تم شکر کرو اور وہ چاہتا ہے کہ تم سے شیطان کی ناپاکی دور کرے غور سے دیکھو تو صحابہ کے لئے ایک بات زائد ارشاد ہوئی

اہلسنت کا طرہ امتیاز ہے کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کے مخالف کسی بھی روایت کو راوی کے منہ پر مار دیتے ہیں۔

ہے جو اس آیت تطہیر میں نہیں ہے وہ بات زائد یہ ہے کہ خدا نے ان سے فرمایا کہ ہم اپنی نعمت تم پر پوری کرنا چاہتے ہیں اور دوسری آیت میں یہ بھی فرمادیا ہے کہ ہم نے اپنی نعمت تم پر پوری کردی، نعمت کا پورا کردینا ایک جامع ایسا کلمہ ہے کہ تمام فضائل وکمالات کو حاوی ہے اور اس کا استعمال قرآن پاک میں انبیاء علیہم السلام کے لئے ہوا ہے ایک جگہ یہ لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام، واسحاق علیہ السلام ویعقوب علیہ السلام کے لئے آیا ہے اور دوسری جگہ سردار دو عالم ﷺ کے لئے وارد ہوا ہے۔

(2)......مخالفین کا مذہب تو یہ ہے کہ ان کے ائمہ وقت ولادت سے وفات کے وقت تک کسی وقت عفت عصمت سے خالی نہیں ہوئے اور اس آیت سے بفرض محال اگر ان کا معصوم ہونا ثابت ہوگا تو بعد نزول اس آیت کے کیونکہ اس آیت میں صیغہ مضارع مستعمل ہے جو زمانہ حال یا مستقبل میں وقوع فعل پر دلالت کرتا ہے بلکہ اس کا مطلب کے لئے ماضی کا صیغہ ہونا چاہئے تھا اور یوں ارشاد ہونا چاہیئے تھا کہ اللہ نے ناپاکی تم سے دور کردی اور تم کو پاک کردیا قدرت خدا دیکھئے کہ مخالفین کی ایک صحیح حدیث میں صحابہ کرام کے لئے یہ فضیلت صیغہ ماضی مستعمل ہوئی ہے اس روایت میں امام نے یہ فرمایا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ہم نے ان سے ناپاکی دور کردی اور ان کو پاک کردیا پس تعجب ہے کہ حضرات مخالفین اس لفظ سے صحابہ کا معصوم ہونا نہیں سمجھتے باوجودیکہ ان کے لئے یہ لفظ صیغہ ماضی مستعمل ہے اور اپنے مزعومی اہل بیت کا معصوم ہونا سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ان کے لئے یہ لفظ بصیغہ مضارع وارد ہوا ہے مخالفین کے اصول پر تو زمانہ مستقبل میں بھی اہل بیت سے ناپاکی کا دور ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ اللہ کا ارادہ یہ ہے ممکن ہے کہ بعد اس ارادہ کے اللہ کو بداء ہو گیا ہو اور رائے بدل گئی ہو جس طرح اور بہت سے مواقع میں ہوا بعد امام جعفر صادق کے اس نے اسماعیل کے امام بنانے کا ارادہ کیا تھا مگر چند روز کے بعد اس کی رائے بدل گئی اور ارادہ فسخ ہوگیا اس آیت کی تقریر حضرت مولانا الشیخ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تحفہ اثناعشریہ میں لکھی ہے جو مع ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

عبارت تحفہ تعلق آیہ تطہیر:

ومنھا قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیر

گویند مفسرین اجماع کردہ اند کہ ایں آیت درحق علی و فاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم نازل شدہ دلالت مے کند بر عصمت ایشاں بتاکید تمام وغیرہ المعصوم لایکون اماما من جملہ دلائل مخالفین کے اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے کہ:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

مخالفین کہتے ہیں مفسرین نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ یہ آیت سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، وسیدنا حسن وسیدنا حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے معصوم ہونے پر بتاکید تمام دلالت کرتی ہے اور غیر معصوم امام نہیں ہوسکتا۔

• دریں جا ہم مقدمات ہمہ مخدوش اند۔ اول اجماع مفسرین براین ممنوع ابن ابی حاتم از ابن عباس روایت مے کنند **انھا انزلت فی نساء النبی** ﷺ ابن جریر از عکرمہ روایت مے کنند کہ **انہ کان ینادی فی السوق ان قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب الایۃ نزلت فی نساء النبی** ﷺ وظاہر از ملاحظہ سیاق وسباق آیت ہم ہمیں است زیرا کہ از ابتدا **یا نساء النبی لستن کاحد من النساء** تا قولہ **واطعن اللہ** بلکہ تا **والحکمۃ** خطاب بازواج مطہرات است۔

(پس معلوم ہوا کہ یہی لوگ امام ہیں) اس دلیل کے تمام مقدمات مخدوش ہیں اول تو مفسرین کا اجماع اس بات پر ممنوع ہے دیکھو ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ازواج نبی ﷺ کے حق میں نازل ہوئی ہے اور ابن جریر عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ بازاروں میں چرچا ہوتا تھا کہ یہ آیت

بقیہ صفحہ 30 پر

جب شاہ دو جہاں ﷺ کی بیٹی کو تھپڑ مارا گیا

محمد عمر طاہر

بعثت نبوی کے بعد سرور کونین ﷺ تین سال تک نہایت رازداری کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا فرماتے رہے، چوتھے سال کے آغاز میں خداوند کریم کی طرف سے حکم ہوا:

"حکام الٰہی برملا سنایئے اور مشرکوں کی طرف سے منہ پھیر لیجئے"

یعنی ان کی مخالفت کی پرواہ نہ کیجئے اس واضح حکم کے بعد آنحضور ﷺ نے ہر خاص و عام کو علانیہ حق کی طرف بلانا شروع کر دیا جس پر کفار مکہ آپ ﷺ کے درپہ آزاد ہو گئے انہوں نے آنحضور ﷺ کو ستانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، وہی قریش جو آپ ﷺ کی عظمت کردار کے دل وجان سے متعارف تھے جن کی زبانیں آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتے ہوئے نہیں تھکتی تھیں، آپ ﷺ کے خون کے پیاسے بن گئے، ان لوگوں کے دو گروہ تھے ایک گروہ اسلام کا دشمن ضرور تھا، لیکن وہ آنحضور ﷺ کو جسمانی ایذا دینے سے اجتناب کرتا تھا اس گروہ میں عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ابوسفیان جیسے لوگ شامل تھے دوسرے گروہ کو کسی ذلیل سے ذلیل حرکت اور کمینہ سے کمینہ فعل سے بھی اجتناب نہ تھا، اس گروہ میں ابولہب، ابوجہل، عقبہ بن ابی معیط اسود بن عبدلغوث، ولید بن مغیرہ، عدی بن ضمراء، نضر بن الحارث، ابن الاحدا، اور امیہ بن خلف وغیرہ جیسے بد طینت لوگ شامل تھے، 10 نبوت میں حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد تو یہ لوگ آنحضور ﷺ کو ایذا دینے میں بہت جری ہو گئے، حضور ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھانا، آپ ﷺ کے سراقدس پر خاک اور کیچڑ پھینکنا، آپ ﷺ کا گلہ گھونٹنا، پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھ رکھنا، گالیاں دینا، تمسخر اڑانا، اور اسی قسم کی چھچھوری اور کمینہ حرکات ان بدبختوں سے اسی زمانے میں سرزد ہوئیں، آنحضور ﷺ کے ساتھ ساتھ انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کرنے والوں کو بھی اپنے جور وتعدی کا نشانہ بنا لیا تھا ان پر ایسے ایسے ستم ڈھاتے تھے کہ انسانیت سر پکڑ کر رہ جاتی، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان ہی نامساعد حالات میں پرورش پائی تھی، وہ اپنے عظیم باپ ﷺ اور آپ ﷺ کے نام لیواؤں پر ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹتے دیکھتیں تو بہت آزردہ ہوتیں لیکن کم سنی کے باوجود وہ ان حالات سے کبھی خوفزدہ نہ ہوئیں بلکہ ہر مشکل موقع پر حضور ﷺ کی غمگساری اور خدمت کی کسی وقت بمقتضائے فطری حضور ﷺ کی مصیبت پر اشکبار ہو جاتیں تو حضور ﷺ انہیں تسلی دیتے اور فرماتے

"میری بچی گھبراؤ نہیں خدا تمہارے باپ کو تنہا نہ چھوڑے گا۔"

تبلیغ حق کے دوران کفار حضور ﷺ کے ساتھ کوئی شرارت کرتے اور سیدہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچتی تو وہ بے چین ہو جاتیں، حضور ﷺ گھر تشریف لاتے تو دوسری بہنوں کے ساتھ وہ بھی حضور ﷺ کو تسلی دیتیں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے رو دھو کر حضور ﷺ کو تبلیغ حق سے منع کیا ہو۔

> **ایک موقع پر ابوجہل نے آنحضور ﷺ کی دشمنی کی وجہ سے ننھی بچی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تھپڑ مار دیا تو اس کے بدلے میں ابوسفیان نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مروایا۔**

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کعبہ معلیٰ کے نزدیک مصروف نماز تھے قریب ہی کفار قریش نے مجلس لہو گرم کر رکھی تھی ابوجہل کو شرارت سوجھی تو اس نے اہل مجلس سے مخاطب ہو کر کہا ذرا اس شخص (حضور ﷺ) کی طرف تو دیکھو کاش اس وقت کوئی شخص فلاں قبیلہ میں جاتا وہاں اونٹ ذبح ہوا ہے اس کی اوجھ (اوجھڑی) اٹھا لاتا اور یہ شخص جب سجدہ میں جاتا تو اس کی پیٹھ یا گردن پر رکھ دیتا عقبہ بن ابی معیط نے کہا یہ کام میں کروں گا۔ چنانچہ وہ لپک کر گیا اور خون اور گوبر سے بھری ہوئی اونٹ کی اوجھ لا کر ایسی حالت میں حضور ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دی جبکہ آپ سربسجود تھے کفار کو یہ منظر دیکھ کر اس قدرت مسرت ہوئی کہ ہنستے ہنستے ایک دوسرے کے اوپر گرتے پڑتے تے اونٹ کی اوجھ بڑی وزنی ہوتی ہے حضور ﷺ کو اس سے بے حد تکلیف ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس زمانے میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتے تھے اشرار کے مقابلہ کی طاقت نہ تھی البتہ دوڑتے ہوئے حضور ﷺ کے گھر پہنچے اور اس واقعہ کی اطلاع دی...... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ خبر سن کر بے چین ہو گئیں، دوڑتی ہوئی کعبہ پہنچیں اور حضور ﷺ کی گردن مبارک سے اوجھ ہٹائی کفار اور ارد گرد کھڑے ہو کر ہنستے اور تالیاں پیٹتے تھے سرور کونین ﷺ کی لخت جگر نے ایک نگاہ خشم آلود ان پر ڈالی اور فرمایا...... شریرو! احکم الحاکمین تمہیں ان شرارتوں کی سزا دے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس موقع پر مشرکین قریش کو بہت بددعائیں دیں اور عقبہ بن معیط کو بھی بہت برا بھلا کہا، صحیحین میں ہے کہ اس موقع پر خود رسول اللہ ﷺ نے بھی اشقیاء قریش کے لئے بددعا کی اور فرمایا: الٰہی کفار کی اس ٹولی کو سزا دے، اس بددعا میں آپ ﷺ نے ابوجہل، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کا خاص طور پر نام لیا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس ذات برحق کی قسم جس نے حضور ﷺ کو سچا نبی مبعوث فرمایا میں نے ان اشخاص کو جن کا نام لے کر آپ ﷺ نے بددعا کی تھی بدر کے میدان جنگ میں ذلت کے ساتھ پڑا پایا، ان کی لاشیں گھسیٹ کر ایک گڑھے (کنوئیں) میں ڈالی گئی تھیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت کے ابتدائی زمانے میں ایک دن ابوجہل نے آنحضور ﷺ کی دشمنی کی وجہ سے ننھی بچی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کسی بات پر تھپڑ مار دیا کمسن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضور ﷺ کے پاس گئیں اور ابوجہل کی شکایت کی،

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

"بیٹی جاؤ اور ابوسفیان کو ابوجہل کی اس حرکت سے آگاہ کرو"

وہ ابوسفیان کے پاس گئیں اور انہیں سارا واقعہ سنایا ابوسفیان نے ننھی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی انگلی پکڑی اور سیدھے وہاں پہنچے جہاں ابوجہل بیٹھا تھا، انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا بیٹی جس طرح اس نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا تھا تم بھی اس کے منہ پر تھپڑ مارو، (اگر یہ کچھ بولے گا تو میں اس سے نپٹ لوں گا) چنانچہ سیدہ فاطمہؓ نے ابوجہل کو تھپڑ مارا اور پھر گھر جا کر حضور ﷺ کو یہ بات بتائی آپ ﷺ نے دعا کی

"الٰہی ابوسفیان کے اس سلوک کو نہ بھولنا"

حضور ﷺ کی اس دعا کا نتیجہ تھا کہ چند سال بعد ابوسفیان رضی اللہ عنہ نعمت اسلام سے بہرہ ور ہو گئے۔

(سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا از مولانا طالب ہاشمی)

نوکر میں صحابہ دا

امریکہ پاک فوج کو کمزور کرنا چاہتا ہے

اسامہ بن لادن کی شہادت کا ڈرامہ اس سلسلہ کی کڑی ہے

ایبٹ آباد آپریشن کے بعد غیروں پر انحصار کی پالیسی کو ترک کردینا چاہیے

علامہ محمد احمد لدھیانوی
سربراہ، اہل سنت والجماعت پاکستان

ایبٹ آباد آپریشن نے ہماری ملکی سلامتی پر سوالیہ نشان لگادیا ہے۔اس آپریشن نے پاکستان کی آزادی خودمختاری اور وقار کو مجروح کیا ہے۔پاکستان نے ہمیشہ امریکہ کے ساتھ تعاون کیا اور امریکہ کے مفادات کی جنگ کو اپنی جنگ سمجھ کر لڑا، مگر امریکہ کبھی بھی ہمارا خیر خواہ نہیں رہا اور ہمیشہ ہماری سلامتی کے درپے رہا۔ہم نے تین ہزار سے زائد فوجیوں اور تیس ہزار سے زائد شہریوں کو نام نہاد دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ کی بھینٹ چڑھادیا۔مگر امریکہ ہمیشہ ہمیں دہشت گردوں کا حمائتی قرار دیتا رہا،60/70 ارب ڈالر کی معیشت کی تباہی اور طالبان کی دشمنی کے باوجود امریکہ ہمارے ریاستی اداروں کو اپنا ماتحت سمجھتا ہے اور ہماری حیثیت اس کے ہاں محض ایک طفیلی ریاست جیسی ہے، ہمارا خون بہتا رہا، ہماری معیشت تباہ ہوتی رہی، لیکن حالات کا جبر ایسا ہے کہ جنہوں نے یہ جنگ شروع نہ کی تھی ، جنگ میں ہم برابر کے شریک رہے اور سب سے زیادہ قربانیاں دیں۔مگر اس جنگ میں شریک تینوں ممالک ایک دوسرے پر مکمل اعتماد نہ کرسکے اور اس جنگ کو مشترکہ پلاننگ کے ساتھ نہ لڑ سکے کیونکہ ہر ایک کے مقاصد اور مفادات الگ الگ تھے ۔نتیجہ یہ نکلا کہ اب بھارت اور افغانستان بھی ہمیں یہ دھمکیاں دینے لگے ہیں کہ وہ اپنے مطلوب دہشت گردوں کو ختم کرنے کیلئے پاکستان کے کسی بھی مقام پر حملہ کرسکتے ہیں۔

امریکہ دہشت گردوں کی آڑ میں اپنے بین الاقوامی مفادات کے حصول کیلئے جس طرح چاہے جب چاہے ہمارے ملک پر ڈرون حملے کر کے بے گناہ شہریوں اور سیکورٹی فورسز کے جوانوں کو شہید کرے مگر ہم محض زبانی کلامی احتجاج کر کے بات ختم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔دنیا میں بہت سارے لوگ امریکہ کے دوست رہے ہیں مگر امریکیوں کا یہ شیوہ ہے کہ جب کوئی شخص انکے مفادات پورے کرنے کا اہل نہیں رہتا تو وہ اسے دنیا میں نہیں رہنے دیتے ۔لہٰذا ہماری فوجی اور سول لیڈرشپ کو تاریخ سے سبق سیکھ لینا چاہیے، ہم کتنے بھی امریکہ کے تابع فرمان ہوجائیں، ہم لاکھ اسامہ کی شہادت پر بے حمیتی کا مظاہرہ کریں، اسے عظیم فتح قرار دیں، یہ قرآن کا فیصلہ ہے کہ امریکی ہم پر کبھی بھی اعتبار نہیں کریں گے۔جنوبی

> **پاکستان نے اپنے تین ہزار سے زائد فوجیوں اور تیس ہزار شہریوں کو نام نہاد دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ کی بھینٹ چڑھادیا مگر امریکہ ہمیں دہشت گردوں کا حمایتی قرار دیتا ہے ۔**

اور سنٹرل ایشیاء میں اپنے طویل المدت سیاسی ، معاشی اور علاقائی مفادات کیلئے پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے ادارے کو کمزور کرنے کا امریکی تہیہ کرچکے ہیں کیونکہ پاکستان کے مفادات اس خطے میں امریکیوں سے قطعاً مختلف ہیں۔پاکستان چین کے ساتھ دوستی کا خواہشمند ہے جبکہ امریکہ، چین کو اپنا حریف سمجھتا ہے کیونکہ وہ دوسری سپر پاور کا مقام حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہے جو امریکہ اور ہندوستان کو کسی طرح قابل قبول نہیں ہے ۔امریکہ پاکستان میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں پاکستان کی سیاست اور ریاستی اداروں کو اپنے تابع کرنے ، پاکستان کی فوج اور آئی ایس آئی کو کمزور کرنے اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کے لئے ہر ہتھکنڈا استعمال کررہا ہے۔وہ چاہتا ہے کہ بھارت کی جنوبی ایشیاء میں اقتصادی اور فوجی بالادستی قائم ہو تاکہ چین کا اثر ورسوخ کم ہوسکے اور مستقبل میں اسے سپر پاور بننے سے روکا جاسکے۔وہ افغانستان سے انخلاء کے بعد وہاں ہندوستان کے اثر ورسوخ میں اضافہ چاہتا ہے۔امریکہ بھارت کی مدد سے بلوچستان کو پاکستان سے الگ کرکے وہاں اربوں ڈالر کے سونے چاندی کے ذخائر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور افغانستان کے معدنی ذرائع پر امریکی اور یورپی کمپنیوں کی اجارہ داری قائم کرنا چاہتا ہے۔

یہی وہ مقاصد ہیں جن کے حصول کیلئے جنرل پٹریاس کو سی آئی اے چیف مقرر کیا گیا جن کے متعلق امریکی میڈیا نے کہا کہ عراق، افغانستان کے بعد اب یہ اپنی تیسری جنگ پاکستان میں لڑیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تیسری جنگ کا آغاز ایبٹ آباد آپریشن سے ہوچکا ہے۔پاکستان کی حکومت اور سیکورٹی اداروں کا یہ دعوٰی ہے کہ وہ امریکہ کی اس جنگ میں برابر کے شریک ہیں اور امریکی ہر کاروائی آئی ایس آئی کے ساتھ انٹیلی جنس شیئرنگ سے کرتے ہیں مگر یہ دعوٰی بالکل بے بنیاد نظر آتا ہے کیونکہ امریکیوں کا کہنا ہے کہ اگر ہم اسامہ بن لادن کے خلاف آپریشن میں پاکستانی سیکورٹی حکام کو اعتماد میں لیتے تو ہمیں ناکامی کا خدشہ تھا۔امریکہ کی اس بات سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان اعتماد کا کتنا فقدان ہے۔یہ موقع ہے کہ ہم مل بیٹھ کر یہ فیصلہ کریں کہ کب تک ہمیں ان کے ساتھ یوں بھاگتے رہنا ہے، بعض اطلاعات کے مطابق امریکی پاکستانی سیکورٹی انٹیلی جنس شیئرنگ کی وجہ سے اپنی انٹیلی جنس کا ایک مضبوط نیٹ ورک پاکستان اور قبائلی علاقوں میں قائم کرچکے ہیں اور ریمنڈ ڈیوس اس نیٹ ورک کا اہم ترین رکن تھا۔امریکیوں نے پاکستان کے 50 سے زائد اہم مقامات پر حملوں کا منصوبہ بنایا ہوا ہے، وہ اب امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور ایمن الظواہری کی تلاش میں ایبٹ آباد آپریشن طرز کے مزید آپریشن کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ قبائلی علاقوں میں ڈرونز حملے بھی جاری رکھیں گے۔اگر امریکی ہمارے راڈارز کو جیم کرسکتے ہیں اور 16 ہزار فٹ کی بلندی سے ڈرون طیاروں سے حملے کرسکتے ہیں تو کیا وہ ہماری ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہیں کرسکتے اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوگیا تو ہم کیا کرلیں گے۔زلزلہ اور سیلاب کے موقع پر سعودی عرب اور چین نے ہمارے ساتھ جتنا تعاون کیا، ہمیں کسی اور سے تعاون لینے کی ضرورت ہی نہیں تھی مگر اس کے باوجود ہم نے امریکہ کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔امداد

> **قرآن کے فیصلہ کی رو سے امریکی ہم پر کبھی اعتبار نہیں کرسکتے وہ پاکستان اور اس کی افواج کو دنیا بھر میں ذلیل وخوار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے ۔**

دینے کیلئے جو امریکی طیارے پاکستان آئے وہ ریمنڈ ڈیوس جیسے دہشت گردوں کو بھی ساتھ لائے، سیلاب زدگان کی امداد کی آڑ میں پاکستان میں دہشت گرد بھیجے گئے۔ یہاں اگر ریمنڈ ڈیوس پکڑا گیا تو اوباما نے خود پاکستان کو دھمکی دی۔ سوال یہ ہے کہ ان حالات میں پاکستان کی سلامتی اور خودمختاری کی حفاظت کس طرح ممکن ہے۔ پاکستان ایک خطرناک دوراہے پر کھڑا ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے بعد اپنے دوستوں اور دشمنوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا یا بے یارومددگار چھوڑ دینا امریکیوں کی روایت ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو، بے نظیر بھٹو، جنرل ضیاء الحق، شاہ فیصل، صدام حسین اور خود اسامہ بن لادن بھی اور دیگر بہت سارے بھی کبھی امریکہ کے دوست ہوا کرتے تھے مگر جیسے امریکی مفادات پورے ہوئے تو ان لوگوں کا جو حشر کیا گیا وہ سب کے سامنے ہے۔

ذوالفقار علی بھٹو کو ایٹمی پروگرام شروع کرنے کی سزا ملی، بے نظیر نے شمالی کوریا سے میزائل ٹیکنالوجی لینے کا جرم کیا، صدام حسین نے اپنا تیل جارج بش، ڈک چینی اور دیگر امریکی کارندوں کو دینے سے انکار کیا، اسامہ بن لادن نے امریکہ کے حرمین سے نکل جانے کا مطالبہ کیا اور مطالبہ پورا نہ ہونے کی صورت میں مسلح جدوجہد کا آغاز کیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ امریکہ اپنے دوست دشمن سب کے ساتھ سلوک اختتامی مرحلے پر جا کے ایک جیسا ہی کرتا ہے۔ ہماری ملٹری قیادت اور سول لیڈرشپ کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے اور اس حقیقت کو

امریکہ کی یہ تاریخ کہ اس کا جو دوست اس کے مفادات کے خلاف کام کرنے لگتا ہے وہ اسے زندہ نہیں رہنے دیتے ہیں۔

تسلیم کرلینا چاہیے کہ امریکیوں کو آپ چاہے اپنا آقا تسلیم کرلیں، انکے ساتھ سماجی اور ذاتی روابط استوار کرلیں، وہ پاکستان کو خاکم بدہن اپنے طویل المدت معاشی اہداف کے حصول کیلئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے شدید خواہشمند ہیں دوسرا وہ پاکستان کی ایٹمی طاقت کو ہر حال میں ختم کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہمارے سیکولر دانشور اور لبرل انتہا پسند جتنے مرضی امریکا کی تعریفوں کے پل باندھ لیں، جب امریکی کسی مسجد یا مدرسے پر یا پاکستان کے شہری علاقوں پر حملہ کریں گے تو انہیں یہ نہیں معلوم ہوگا کہ انکے ٹارگٹ کی ہمسائیگی میں انکی مدح کرنے والے قبیلے کے افراد بھی رہتے ہیں۔

یہ تو حقائق ہیں کہ امریکہ یوں کیا کرتا ہے ورنہ ہم قرآن پاک کی بیان کردہ حقیقت سے کیسے آنکھیں چرا سکتے ہیں کہ ”یہود ونصاریٰ کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے“۔ ہمیں غیروں پر انحصار کی پالیسی کو ترک کر دینا چاہیے، ہمیں آپس کے اتحاد کی کوشش کرنی چاہیے اور اسلامی طاقتوں کو متحد کر کے اس ہاتھی کے ساتھ لڑنا چاہیے

اسلام کی پہلی ریاست جب مدینہ منورہ میں قائم ہوئی تھی تو اس وقت بھی دنیا کی تمام کفریہ طاقتیں اس کے خلاف تھیں، مگر صحابہ کرامؓ کے آپس کے اتحاد، اپنی قیادت پر مکمل اعتماد اور خودداری کی بناء پر دنیا کی کوئی طاقت انکا کچھ نہ بگاڑ سکی یہاں تک کے یہ نفوس قدسیہ ان بڑی بڑی طاقتوں سے ٹکرا گئے اور فتوحات حاصل کیں۔ وہ ہمارے لیے آئیڈیل شخصیات ہیں، ہم آج بھی انکے نقش قدم پر چلنے، انکے نظام کو نافذ کرنے اور انکی پالیسیوں کو اپنانے کا عزم کرلیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ابھی بھی وقت ہے کہ ہم اپنے نظام، اپنی پالیسیوں کا جائزہ لیں، دوست، دشمن کو پہچاننے کی کوشش کریں اور غیرت، حمیت اور خودداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی اور کے مفادات کی جنگ لڑتے ہوئے اپنے ملک کو برباد کرنے کی بجائے اسلام اور پاکستان کی سلامتی اور اس کی بقا کی جنگ لڑیں۔

صحابہ کو جو غلام ہے
ہمارا وہ امام ہے

ضروری اعلان

دن بدن بڑھتی ہوئی ہوش ربا مہنگائی کے باعث، کاغذ، پرنٹنگ اور بائینڈنگ کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں جس کے باعث ہم بھی سلسلہ وار **نظامِ خلافتِ راشدہ** کا ہدیہ بڑھانے پر مجبور ہوگئے ہیں ویسے بھی یہ کمرشل رسالہ نہیں ہے جس کے اخراجات اشتہارات کے ذریعے پورے کئے جائیں۔ امید ہے کہ رسالہ کا ہدیہ بڑھنے کو قارئین دینی کام کی اشاعت میں تعاون سمجھتے ہوئے محسوس نہیں فرمائیں گے

چیف ایڈیٹر: نظامِ خلافتِ راشدہ خیر پور سندھ پاکستان

اظہار تعزیت

اہلسنت والجماعت لاہور کے راہنما جناب شیخ محمد اکمل کے والد محترم قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجعون، ہم ادارہ کی طرف سے ان کے غم میں شریک ہیں اور اللہ سے دعا گو ہیں کہ خداوند کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں (آمین)

دعا گو: انجینیر طاہر محمود

ہمارے قائدین کے قاتل ایران میں پناہ لیتے ہیں

سپاہ صحابہ پنجاب کے سابق صدر بشیر احمد عکاشہ سے انٹرویو

درمیانہ قد، مضبوط جسم، خوبصورت چہرہ، عقابی نگاہیں، اعلیٰ اخلاق اور بے داغ کردار کے مالک جناب بشیر احمد عکاشہ کا تعلق خوشاب شہر کے کھب خاندان سے ہے، ان کے آباؤ اجداد انڈیا سے ہجرت کر کے پہلے ڈیرہ غازی خان میں آباد ہوئے، وہاں سے 1960ء میں خوشاب کے وسط میں مدنی محلہ میں مستقل سکونت اختیار کی، کاروباری حوالے سے ان کا خاندان بھٹہ خشت کے کاروبار سے منسلک ہے، اس کے ساتھ ساتھ کاشتکاری بھی ان کے ذریعہ معاش کا حصہ ہے، جناب بشیر عکاشہ سپاہ صحابہ کے قیام کے ابتدائی دنوں میں ہی اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہو گئے تھے، ہر ابتدائی کارکن کی طرح انہیں بھی جیلوں، ہتھکڑیوں اور معاشی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا، سپاہ صحابہ پر پرویز مشرف کے آمرانہ ظلم وجبر کے دنوں میں جب سپاہ صحابہ کا نام لینا جان جوکھوں کا کام تھا اس وقت انہوں نے پنجاب کی صدارت کا منصب سنبھال کر مصیبت زدہ، ظلم وجبر کے ستائے ہوئے کارکنوں کو نہ صرف حوصلہ دیا بلکہ سی آئی ڈی کی خفیہ رپورٹوں کے مطابق انہوں نے پنجاب کی حد تک سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو دوبارہ منظم کرنے میں اہم کردار بھی ادا کیا تھا۔ کافی عرصہ سے نظام خلافت راشدہ کے قارئین کا اصرار تھا کہ جناب بشیر احمد عکاشہ کا تفصیلی انٹرویو شائع کیا جائے، گذشتہ ماہ اہل سنت والجماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لئے جناب بشیر عکاشہ تشریف لائے تو ان کے ساتھ جو بات چیت ہوئی وہ قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔

انٹرویو: نعمان فاروق ضیاء

☆ ہمارے آباؤ اجداد کا تعلق علاقہ کے مشہور کھب خاندان سے ہے، جو انڈیا سے ہجرت کر کے پہلے ڈیرہ غازی خان میں آباد ہوئے، وہاں سے 60ء کی دہائی کے شروع میں خوشاب آ کر آباد ہو گئے، میرے والد محترم دو بھائیوں میں چھوٹے تھے، تین سال قبل ہی میرے تایا جان کا انتقال ہوا ہے، ہم چار بھائی اور سات بہنیں ہیں، بھائیوں میں میرا تیسرا نمبر ہے، سب بھائی اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں، میری پیدائش کا سال 1971ء ہے، ناظرہ قرآن پاک قریبی مدنی مسجد میں پڑھا، عصری تعلیم بی ایس سی پنجاب یونیورسٹی سے ڈبل ریاضی اور فزکس کے مضامین میں حاصل کی، جماعتی مصروفیات کی وجہ سے سائنس کی مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکا، پھر کچھ عرصہ بعد اسلامیات میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی، میں اپنے بھائیوں کے الیکٹرونکس کے کاروبار میں حصہ دار ہوں، ہمارے علاقے کا مذہبی ماحول شیعہ سنی حوالے سے بہت کشیدہ ہونے کی وجہ سے سپاہ صحابہ کے قیام سے پہلے ہی شیعہ مذہب کے بارے کافی باتیں جان چکا تھا 1985ء میں جب سپاہ صحابہ قائم کی گئی تو ایک سال بعد ہی یہ جماعت علاقے بھر میں متعارف ہوگئی اس وقت میں ہائی سکول کا طالب علم تھا، اسی دوران سپاہ صحابہ میں شامل ہو گیا لیکن اپنی کم عمری کی وجہ سے سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی سے ملاقات نہ کرسکا، اس بات کا افسوس مجھے زندگی بھر رہے گا۔

☆ سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی تقاریر کی کیسٹیں 1986ء سے سن رہا ہوں، ان تقاریر نے میرے اندر ذہنی انقلاب برپا کردیا تھا، مجھے فطری طور پر سپاہ صحابہ سے والہانہ عقیدت اور محبت ہوگئی۔

☆ مولانا ایثار القاسمی سے میری تین بار ملاقات ہوئی لیکن ان کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا البتہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہوگیا تھا یہی وجہ ہے کہ بعض اہم امور پر انہوں نے مجھ سے مشورہ بھی کیا۔

> **آج تک کوئی حکومت سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا کوئی الزام ثابت نہیں کر سکی سپاہ صحابہ پر پابندی بھی پرویز مشرف کے دیگر غیر آئینی اور آمرانہ اقدامات کی طرح ایک غلط قدم تھا۔**

☆ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے ساتھ کئی ملاقاتیں ہوئی ان کے ساتھ میرا بہت گہرا تعلق تھا، حضرت فاروقی شہید کے ساتھ جب بھی ملاقات ہوئی تو وہ میرے ماتھے پر بوسہ دیتے، یہ بات میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے، میرے ساتھ حضرت فاروقی کا رازدارانہ اعتبار کا رشتہ تھا۔

☆ مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد خوشاب میں سپاہ صحابہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی، مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ جماعت کا پہلا صدر مجھے منتخب کیا گیا اس وقت میری عمر تقریباً بیس سال ہوگی، اس کے بعد سرگودھا ڈویژن کا صدر رہا۔ پھر سپاہ صحابہ پنجاب کا سیکرٹری اطلاعات بنا، اور مولانا اعظم طارق کے مختلف شہروں میں مقدمات کی پیروی کرنے کا کام بھی مجھے سونپ دیا گیا، میں نے تمام مقدمات کی پیروی کر کے مولانا اعظم طارق کی رہائی میں اہم کردار ادا کیا۔ کچھ عرصہ کیلئے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا اعظم طارق کے سکیورٹی افسر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل ہے۔ 1991ء میں خوشاب میں ایک بہت بڑا جلسہ رکھا گیا جس میں مولانا اعظم طارق نے تقریر کرنا تھی کہ انتظامیہ نے مولانا اعظم طارق پر پابندی لگادی، اس وقت مولانا اعظم طارق کے ساتھ سرگودھا سے بس پر سفر کیا، وہ سفر بڑا یادگار تھا، پولیس نے پورے شہر کی ناکہ بندی کردی تھی، ہم نے مولانا اعظم طارق کو پگڑی اور لنگی پہنا کر ایک دیہاتی کے روپ میں سائیکل پر سوار کر کر جلسہ گاہ تک پہنچا دیا، جس سے پولیس کے سارے حربے ناکام ہو گئے، مولانا اعظم طارق نے تمام پابندیوں کے باوجود تاریخی تقریر فرمائی۔ پرویز مشرف کے آمرانہ دور میں جماعت پر پابندی لگی تو جماعت کا کام مکمل طور پر ٹھپ ہو کر رہ گیا تو 2007ء میں مجھے سپاہ صحابہ پنجاب کا صدر بنا دیا گیا میں اس وقت جماعت کے مرکزی لیگل ایڈوائزر کے طور پر کام کر رہا ہوں۔

☆ درحقیقت اسلام کے تحفظ کی جدوجہد کا دوسرا نام سپاہ صحابہ ہے، صحابہ کرام کے نام کی نسبت کے ساتھ ہم حقیقت میں پورے اسلام کا تحفظ کرتے ہیں...... جو طبقہ بھی اسلام کے خلاف جس لبادے میں آئے گا سپاہ صحابہ اس کے سدباب کے لئے ضرور راست اقدام کرے گی۔

☆ سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کے الزام کی کوئی حیثیت نہیں ہے آج تک کوئی حکومت سپاہ صحابہ کے نظم وضبط میں کسی شخص کا نام نہیں بتا سکی جو کسی قسم کی دہشت گردی میں ملوث پایا گیا ہو اس کے برعکس جو لوگ اسلحہ اٹھاتے ہیں وہ انفرادی طور پر انصاف کے حصول میں ناکامی کے بعد ہی اٹھاتے ہوں گے، ان کا سپاہ صحابہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے

> **امریکہ کی لاجسٹک سپورٹ ختم کرنے سے ہمارے ملک میں دہشت گردی کے طوفان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔**

☆ سپاہ صحابہ پر پابندی بھی پرویز مشرف کے دیگر غیر آئینی اقدام کی طرح کا ایک غلط قدم ہے، اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کے الزام کا مقدمہ تو چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی عدالت میں زیر سماعت تھا جس کا فیصلہ ہونا ابھی باقی تھا کہ جسٹس سجاد علی شاہ کو ایک سازش کے تحت برطرف کردیا گیا جب کوئی مسئلہ کسی عدالت میں زیر سماعت ہو تو اس پر رائے زنی یا پابندی انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔ ہم نے ملکی مفاد کی خاطر نئے نام سے کام شروع کیا تھا۔

ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ کرپشن اور لاقانونیت ہے ریمنڈ ڈیوس اور اس جیسے لوگوں کے آگے ہمارا قانون بے اثر ہو جا تا ہے

☆ پاکستان ایک مسلم ریاست ہے یہ ملک اسلام کے نام پر قائم کیا گیا تھا، اس میں ہر مسلمان کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے عقائد ونظریات کے مطابق زندگی گزارے، چونکہ پاکستان میں اہل سنت والجماعت کے عقائد ماننے والوں کی اکثریت ہے اس لئے اس ملک کے بنیادی قوانین بھی اہل سنت کے عقائد کے مطابق ہونے چاہئیں۔

☆ سپاہ صحابہ خالص مذہبی جماعت ہے فی الحال اس جماعت کا ملک گیر سیاست میں حصہ لینے کا کوئی پروگرام نہیں ہے اگر کوئی کارکن انفرادی حیثیت سے سیاست میں حصہ لیتا ہے تو جماعت اس پر پابندی نہیں لگاتی ہے۔ البتہ ہم اہل سنت والجماعت کے پلیٹ فارم سے ایک سیاسی ونگ کے قیام کے لئے غور خوض کررہے ہیں اگر جماعت کی اکثریت نے مثبت رائے دی تو سیاسی ونگ کا اعلان کردیا جائے گا۔

☆ موجودہ حالات میں پاکستان انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے مشکلات سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے حکومت امریکی غلامی کا جوا اتار کر پھینک دے، غیر ملکی امداد کی بجائے ملکی وسائل پر انحصار کرنے کی پالیسی بنائی جائے، نام نہاد امریکی اتحاد سے نکلنے کے لئے راستے تلاش کئے جائیں، اگر ہم افغان جنگ میں امریکہ کی لاجسٹک سپورٹ ترک کردیں تو ہمارے ملک کے اندر دہشت گردی کے طوفان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

☆ پاکستان زرعی ملک ہے، اس کے اندر معدنی ذخائر کی بہتات ہے، ہماری بنائی ہوئی زرعی اصلاحات سے دوسرے ملکوں نے فوائد حاصل کئے لیکن ہم ان سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں کرسکے، ہمیں اپنی کمزوریاں تلاش کرکے ان کا سدباب کرنا چاہئے، ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ کرپشن ہے ہمارا قانون صرف غریبوں کے لئے ہے، بڑے بڑے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے آگے ہمارا قانون بے اثر ہو کر رہ جاتا ہے، ہمارے ملک میں ریمنڈ ڈیوس جیسے لوگوں کے لئے کوئی قانون نہیں ہے ہمارے ملک میں کوئلے کے اتنے ذخائر موجود ہیں جو پانچ سو سال تک بجلی ایکسپورٹ کرنے کے کام آسکتے ہیں، ہماری ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری تمام پالیسیاں خلفاء راشدین کی پیروی کی بجائے غیر ملکی آقاؤں کے زیر اثر بنتی ہیں جس کی وجہ سے ہمارا ملک ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے ہے

☆ حضرت مولانا علی حیدری کے ساتھ میرا ان کی سپاہ صحابہ میں شمولیت کے ابتدائی دنوں میں ہی تعلق قائم ہوگیا تھا، جب مولانا اعظم طارق اور حضرت حیدری 1997ء میں جیل میں بند ہوئے تو جماعت نے میری ذمہ داری ان کے کیسوں کی پیروی کرنے پر لگادی۔

☆ ہم پاکستان کو خود مختار ریاست بنانے کے لئے شہباز شریف کے بیرونی امداد نہ لینے کے اعلان کی تائید کرتے ہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم آئندہ مسلم لیگ ن کے ساتھ چلیں گے بلکہ جو شخص بھی ملکی وقار کو محفوظ کرنے کی پالیسی بنائے گا اور ہمارے مشن کے قریب ہوگا ہم اس کے ساتھ تعاون پر غور کریں گے، آئندہ آنے والے قومی انتخابات کے لئے ہم بہت جلد الیکشن پالیسی کا اعلان کریں گے۔ اہل سنت والجماعت تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیم ہے، مذہبی معاملات میں تمام مسلم

کئی علاقوں میں ہماری مقامی جماعت کے ووٹ اتنے زیادہ ہیں کہ اہلسنت والجماعت کے امیدوار کو آسانی کے ساتھ جتایا جا سکتا ہے

مکاتب فکر ہمارے مشن سے متفق ہیں، سیاسی حوالے سے خیبر سے کراچی تک تمام اضلاع میں سپاہ صحابہ کے حامی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سیاسی جماعتیں ہمارے کارکنوں کے فیصلہ کن ووٹوں کی وجہ سے ہماری مرہون منت ہوتی ہیں، کئی علاقوں میں ہمارے حامی ووٹروں کی لابی اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ ہم جس سیاسی جماعت کے امیدوار کی حمایت کریں تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہوئی نظر آتی ہے، گزشتہ انتخابات میں اس کا تجربہ ہوچکا ہے کسی بھی سیاسی امیدوار کے لئے ہماری حمایت حاصل کرنے کا معیار یہ ہے کہ وہ امیدوار ہمارے مشن اور پروگرام سے کس حد تک متفق ہے؟ اس بات سے ہمارا کوئی سرکار نہیں ہے کہ وہ امیدوار کس سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔

☆ ہماری جدوجہد کے دو نقاط بڑے واضح ہیں۔ پہلا نقطہ اصحاب رسول کی عزت وناموس کا تحفظ۔ دوسرا دشمنان اصحاب رسول کی مذمت یعنی اسلام دشمنوں کی اسلام کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کرکے امت مسلمہ کو ان کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ رکھنا ہے اس وقت اسلام اور پاکستان کے لئے سب سے بڑا خطرہ صحابہ دشمن ذہنیت ہے، اس ذہنیت کے حامل لوگ شیعہ اثناعشری کے نام سے پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں موجود ہیں، ہماری جماعت ان کے عزائم خاک میں ملانے کے لئے میدان عمل میں موجود ہے، اس وقت اپنے مشن کی خاطر ہمیں آگ اور خون کے دریا عبور کرنے پڑے ہیں ہمارے نصف درجن سے زائد مرکزی قائدین اور ہزاروں کارکن اس مشن اور پروگرام کی خاطر منظم سازش کے ذریعے شہید کئے گئے ہیں اصحاب رسول کے دشمنوں کو ہمارے پڑوسی ملک ایران کی مکمل حمایت حاصل ہے اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ ہمارے قائدین اور کارکنوں کی شہادتوں میں ایران کی شیعہ حکومت براہ راست ملوث ہے۔ اس وقت بھی ہمارے قائدین کے قاتل ایران میں پناہ حاصل کرکے پاکستان کے قانون کی گرفت سے بچے ہوئے ہیں، ایران کی شیعہ حکومت ہمارے علماء کو شہید کرکے ہمیں اپنے مشن سے باز رکھنا چاہتی ہے ہم جب حکومت پاکستان کے ذمہ داروں سے اپنے قائدین کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بات کرتے ہیں تو وہ صاف جواب دیتے ہیں کہ آپ کے مجرم ایرانی حکومت کی پناہ میں ہیں، ہمارا مطالبہ ہے کہ ہمارے قائدین کے قاتلوں کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کروا کر انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔

☆ نظام خلافت راشدہ کا اجراء علامہ علی شیر حیدری کا تاریخی کارنامہ ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کا یہ نام میں نے ہی تجویز کیا تھا۔ اس رسالہ کے اجراء کے لئے اہل سنت والجماعت کے مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کی ذاتی کوششیں اور محنت کا بڑا دخل ہے انہوں نے علامہ علی شیر حیدری کے روبرو رسالہ جاری کرنے کی تحریک پیش کی تھی جسے علامہ علی شیر حیدری نے منظور فرمایا، میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کی تاریخ میں ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب کے بغیر سپاہ صحابہ کا تذکرہ ہی نامکمل رہتا ہے، ڈاکٹر صاحب نے جماعت کو حضرت فاروقی شہید اور مولانا اعظم طارق کے جیل جانے کے بعد جس طرح متحد ومنظم رکھا اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی ہے آج پورے ملک کے اندر جماعت کو ایک لڑی میں پرونے کا سہرا ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کے سر ہے، تمام فتنوں یا بیرونی عناصر جو جماعت کو کمزور کرنا چاہتے تھے ان کے سدباب میں ڈاکٹر صاحب کا کردار بہت نمایاں دکھائی دیتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ ڈاکٹر خادم حسین

ہم ترقی کی دوڑ میں اس لئے پیچھے ہیں کہ ہماری پالیسیاں خلفاء راشدین کی پیروی کی بجائے غیر ملکی آقاؤں کے زیر اثر ہیں۔

بقیہ صفحہ 30 پر

کراچی پولیس نے قائدین سپاہ صحابہ کے 5 قاتل گرفتار کر لئے

تمام شیعہ دہشت گردوں کو ایرانی ایجنسی کا اہلکار اسلحہ اور ڈالر مہیا کرتا ہے

سنسنی خیز انکشافات

گزشتہ کئی سالوں سے سپاہ صحابہ کراچی کے علماء اور کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ جاری ہے موجودہ پیپلز پارٹی کی حکومت کے دوران ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ مزید تیز ہو گیا ہے ،سپاہ صحابہ کے قائدین نے بارہا حکمرانوں سے اپیل کی ہے کہ ہمارے قائدین کے قاتلوں کا نیٹ ورک تلاش کر کے ملزمان کو عبرتناک سزا دی جائے ،حکمرانوں نے کئی بار وعدے کئے لیکن ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ رکنے کی بجائے جاری رہا، خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں نے اپنا نام نہ ظاہر کرنے کے وعدے پر بتایا ہے کہ سپاہ صحابہ کے قائدین کے تمام قاتل ایران میں پناہ لئے ہوئے ہیں اور ایران کی شیعہ حکومت انہیں روپیہ اور اسلحہ پہنچاتی ہے ، پاسداران انقلاب کے مرکزی عہدیداران قاتلوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔

شیعہ دہشت گردوں نے کراچی کے اندر ٹارگٹ کلنگ کے لئے 6 گروپ بنا رکھے ہیں جنہوں نے مفتی نظام الدین شامزئی مولانا ہارون قاسمی، مفتی جمیل احمد، مولانا نذیر احمد اور مفتی عتیق الرحمن سمیت درجنوں علماء کو شہید کرنے کا اعتراف کیا ہے۔

گزشتہ ماہ سی آئی ڈی ایکسٹرزم سیل کراچی پولیس کی جانب سے گرفتار ہونے والے شیعہ دہشت گردوں نے تفتیش کے دوران سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور ندیم ، انجینئر الیاس زبیر، مولانا شفیق الرحمن اور مولانا محمد احمد لدھیانوی سمیت سپاہ صحابہ کے 11 علماء اور کارکنوں کے قتل کا اعتراف کیا ہے انہوں نے دوران تفتیش سی سی پی او کراچی سعود مرزا اور ایس پی عمر شاہد کے روبرو انکشاف کیا ہے شیعہ دہشت گرد منتظر امام نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ناظم آباد تھانے کی حدود میں واقع انو بھائی پارک کے قریب 2010ء میں سپاہ صحابہ کے مرکزی راہنما مولانا عبدالغفور ندیم اور ان کے بیٹے معاویہ ندیم کو شہید کیا تھا۔ تین ہٹی کے قریب مزار والی مسجد کے سامنے انجینئر الیاس زبیر اور مسجد کے پیش امام شفیق علوی کو شہید کیا تھا، ایئر پورٹ تھانہ کی حدود میں واقع شارع فیصل پر سپاہ صحابہ کے کارکن ندیم کو شہید کیا، آرام باغ تھانے کی حدود میں واقع سٹی کورٹ جاتے ہوئے ایک کارکن عمر دھوبی کو شہید کیا، اسی تھانے کی حدود میں ان دہشت گردوں نے سپاہ صحابہ کے ایک کارکن منظور احمد کو شہید کیا، خواجہ اجمیر نگری میں مولانا محمد اعظم طارق شہید کے سوتیلے بھائی مولانا محمد احمد مدنی کو بیٹے سمیت شہید کیا، فیصل کالونی میں سپاہ صحابہ کے کارکن ریحان کو شہید کیا جو کہ کچھ عرصہ قبل ہی آئر لینڈ برطانیہ سے اپنے گھر والوں کو ملنے کے لئے آیا تھا، دہشت گرد منتظر امام نے سرسید تھانے کی گلی میں فائرنگ کر کے انصار نبیل اور نعمان کو شہید کر دیا تھا، پولیس افسران نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ سولجر بازار سے کچھ روز قبل گرفتار ہونے والے سنی تحریک کے کارکنوں وقاص، جواد، عقیل اور احسن قادری نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے سپاہ صحابہ کے کارکن حاجی مشتاق میمن اور سپاہ صحابہ کے رہنما جامع مسجد کے پیش امام قاری ارشاد اللہ کو بھی انہوں نے ہی شہید کیا ہے۔

ٹارگٹ کنگ کے لئے حسینی مشن امام باڑہ میں اسلحہ چھپایا جاتا تھا جو معصومیہ اسکاؤٹس کے ذریعے دوسرے علاقوں تک پہنچایا جاتا تھا۔

کراچی پولیس نے اس سے قبل بھی دہشت گردوں کے اس گینگ کے دوسرے لڑکوں کو گرفتار کر کے میڈیا کے سامنے پیش کیا تھا، جنہوں نے سنسنی خیز انکشافات کئے، ان تمام دہشت گردوں کا تعلق شیعہ کی عسکری تنظیم سپاہ محمد کے ساتھ تھا ،انہوں نے بتایا تھا کہ کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گردوں کو ایران کے شہر مشہد میں موجود رضا ایرانی دہشت گردی کا ٹاسک دیتا ہے جو یو ایس بی کے ذریعے ٹارگٹ کلرز کو پہنچایا جاتا ہے اس کے ساتھ کالعدم سپاہ محمد کو کراچی میں فعال کرنے کے لئے ڈالروں کی صورت میں رقم ایران میں موجود کالعدم سپاہ محمد کے تین کمانڈروں کو فراہم کی جاتی ہے جو کراچی کے اندر دہشت گردی کے 6 گروپ چلا رہے ہیں ان لوگوں نے مفتی نظام الدین شامزئی ، مولانا ہارون قاسمی ، مفتی جمیل ، مولانا نذیر تونسوی اور مفتی عتیق الرحمن سمیت سپاہ صحابہ کے کئی درجن علماء اور کارکنوں کو شہید کرنے کا اعتراف کیا ہے یہ انکشافات کراچی پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گردوں سید حماد ریاض نقوی اور سید علی مہر عرف سلمان نے تفتیش کے دوان کئے ہیں ۔ حماد رضا نے بتایا تھا کہ اس کا اصل نام سید حماد ریاض نقوی عرف حماد رضا عرف ضیاء ولد سید ریاض حسین نقوی ہے حماد ریاض نے بتایا کہ اس کے نیٹ ورک میں ممتاز بھائی، منتظر امام، آصف زیدی، یاور عباس اور محسن نامی لڑکے کام کرتے ہیں جنہیں مولانا ذوالقرنین حیدر رقم اور اسلحہ فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں مولانا ذوالقرنین کے رابطے ایرانی خفیہ ایجنسیوں کے ساتھ ہیں جو وہاں سے رخسار امام کے ذریعے پیغام بھیجتے ہیں حماد ریاض نے انکشاف کیا کہ اس دوران ہماری ملاقاتیں رؤف اور عسکری کے ساتھ بھی ہوتی تھیں جو غیر علاقوں سے اسلحہ لا کر کراچی میں کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گردوں کو تقسیم کرتے تھے ، یہ لوگ اسکاؤٹس کے روپ کے اندر وارداتیں کرتے ہیں انہوں نے حسینی مشن امام باڑہ میں معصومیہ اسکاؤٹس کے نام سے گروپ بنایا ہوا ہے جس کا انسٹرکٹر وقار حسین نقوی کو مقرر کیا گیا اس دوران ہمارے گروپ کے ایک دہشت گرد سلیم حیدر کا لاہور جانا ہوا جہاں اس کی ملاقات ڈاکٹر منتظر امام کے ساتھ ہوئی جس نے ہمیں اسلحہ اور ڈالر دینا شروع کر دیئے انہوں نے اپنی جگہ پر ایک ساتھی امجد عرف آفتاب شاہ کو پنجاب میں سپاہ صحابہ کے علماء کو ٹارگٹ کرنے کی نگرانی پر مقرر کر کے کراچی کا رخ کر لیا تھا منتظر امام نے کراچی میں سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کو ٹارگٹ کرنے کے لئے ایران جانے کا پروگرام بنایا جہاں اس نے رضا ایرانی سے ملاقات کر کے نئے ٹارگٹ کا پیغام لے کر کراچی آ گیا جہاں آمد کے تقریباً ایک ہفتہ بعد کراچی پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔

کراچی میں سپاہ محمد کے دہشت گردوں کو ایرانی خفیہ ایجنسی کا ایک اہلکار رضا ایرانی اسلحہ اور ڈالر مہیا کرتا ہے۔

سمندری شہر میں اہلِ سنت والجماعت کی دینی درسگاہ

بانی: مورخ اسلام شہید ملت اسلامیہ حضرت العلامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

جامعہ عمر فاروق رضی اسلامیہ

تعلیمی درسگاہوں کی ضرورت

جب سے **گلشن فاروقی شہید جامعہ عمر فاروق اسلامیہ** کا مکمل انتظام **صاحبزادہ ریحان محمود ضیاء** نے سنبھالا ہے جامعہ کا تعلیمی معیار بہت ہی بہتر ہو چکا ہے اسی وجہ سے جامعہ میں طلبہ کی کثیر تعداد داخلہ کی خواہش مند ہے اس وقت درجہ حفظ و کتب کی پرانی درسگاہیں طلبہ کی کثیر تعداد کا بوجھ برداشت کرنے سے قاصر ہیں مدرسہ کی انتظامیہ نے ہنگامی طور پر جامعہ کی **دوسری منزل** کی تعمیر کا فیصلہ کیا ہے۔

درجہ کتب کی دوسری منزل کی تعمیر کا کل رقبہ 2260 مربع فٹ اور درجہ حفظ کی نئی درسگاہ کا کل رقبہ تقریباً 1200 مربع فٹ ہے۔

مخیر احباب ریت، سیمنٹ، بجری، سریا اور نقدی کی صورت میں تعاون کر سکتے ہیں دونوں درسگاہوں کی تعمیرات کا تخمینہ تقریباً تیس لاکھ روپے ہے

منجانب

ریحان محمود ضیاء

مہتمم و اراکین انجمن جامعہ عمر فاروق اسلامیہ

0300-7693296
041-3420896

سمندری فیصل آباد پاکستان

امیر المؤمنین
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
عظیم حکمران

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا تاریخی خطاب

ترتیب: مولانا رحمت اللہ تونسوی لاہور

خطبہ مسنونہ کے بعد! محترم سامعین اہل سنت کا ادنیٰ سا کارکن اتنا عرض کرسکتا ہوں کہ آج کی رات معاویہ بن ابی سفیان ؓ کے فضائل و مناقب آپ کی عفت ختم نہ ہو؟ ضروری سی گزارش۔۔۔ایک بنیادی اور اصولی بات۔۔۔۔اگر آپ نے اس کو یاد کرلیا تو ان شاء اللہ معاویہ بن ابی سفیان ؓ کی حیثیت اور قدر و منزلت سمجھ میں آجائے گی۔

میں نے عرض کیا ہے کہ ظلم کی طرف جھکومت اگر جھک گئے تو جہنم لازمی ہے اگر تم ٹکرا نہیں سکتے تھے زمین میں مجبور ہو کر ظلم کا مقابلہ نہیں ہوسکتا تو تمہارے لئے تمہارے رب کا حکم ہے تم ہجرت کر جاؤ اس اصول کو سامنے رکھ کر اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ایک طبقہ شب و روز معاویہ بن ابی سفیان ؓ پر اس لئے نالاں ہے اس کی غلیظ زبان رات دن یہ تبرا کرتی ہے کہ

معاویہ ؓ ظالم تھا

معاویہ ؓ نے فلاں فلاں کے حقوق غصب کر لئے

معاویہ ؓ نے وہ کیا

معاویہ ؓ نے سیدنا علی ؓ سے لڑائی کی

بہر حال جو منہ میں آتا ہے وہ بکا جاتا ہے

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان ؓ کے خلاف غلیظ سے غلیظ ترین زبان استعمال کی جاتی ہے یہ تمام تر تبرا ہوتا ہے اور گلی گلی کوچہ کوچہ پروپیگنڈہ اس صحابی رسول ﷺ کے خلاف کیا جاتا ہے

جھنگوی کا انداز:

میں آج اس انداز اور اس طرز سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں جس طرز کو دنیائے رفض بھی کسی قیمت پر مسترد نہ کرسکتی ہو اسے مجبور ہو کر ہمارے اس موقف کو تسلیم کرنا پڑ جائے اس انداز سے میں کہنا چاہتا ہوں اگلی بات آپ یہ سمجھیں اور اس پر غور فرمائیں کہ حسن بن علی ؓ نے، سیدہ زہرہ ؓا کے لخت جگر نے، نواسۂ پیغمبر ﷺ نے، جن کو خاتم الانبیاء ﷺ نے کہا تھا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے، جو دو مسلم جماعتوں کے مابین صلح کروائے گا وہ حسن ؓ بن علی ؓ کہ جو نبوت کو اتنا پیارا ہے نبوت کے ہاں گویا اس کی قدر و منزلت یہ کہ یہی حسن و حسنین رضی اللہ عنہما دونوں بچپن میں تشریف لا رہے تھے کہ بچپنی کی حالت میں پاؤں اٹک گیا گر گئے نبوت نے خطبہ چھوڑ کر دونوں کو اٹھایا، اصحاب پیغمبر نے عرض کی آقا ہم نوکر اور غلام حاضر تھے ہم اٹھا کے لاتے امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ میں اتنی دیر برداشت نہیں کرسکا کہ میں تمہیں کہوں کہ تم جاؤ اور اٹھا کے لاؤ میرے دل میں ان کا اتنا پیار تھا کہ میں نے خطبہ قطع کر کے ان کو فوری اٹھانے کے لئے اپنے آپ کو مجبور پایا اس لئے میں اٹھا کے لایا ہوں اس سے آپ

> **خداوند کریم کا ارشاد ہے ظلم کی طرف جھکومت اگر جھک گئے تو جہنم لازمی ہے ورنہ ہجرت کر جاؤ۔**

ان کی قدر و منزلت معلوم کرسکتے ہیں یہ نواسہ رسول زہرہ ؓا کا جگر پارہ حیدر کرار ؓ کا نور نظر اور جس کو دنیائے رفض گویا دوسرا معصوم امام تسلیم کرتی ہے معصوم کا معنی ہوتا ہے جس سے غلطی نہ ہو جس سے خطا نہ ہو جس سے گناہ سرزد نہ ہوسکے گویا ان سے کوئی گناہ کوئی غلطی سرزد ہو ہی نہیں سکتی یوں سمجھ لیجئے کہ ایک عقیدہ تو یہ اپنا لیا گیا کہ تقیہ شریعت میں جائز ہے

روافض کا عقیدہ کفر:

میں اس بحث میں جائے بغیر کہ تقیہ جائز ہے یا ناجائز ہے لیکن تقیہ کی صورت میں بھی کسی معصوم سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی معصوم نے تقیہ کر کے زنا کرلیا کہ اس پر دباؤ ڈالا گیا اس کو ڈنڈا دکھایا گیا اس کو طاقت دکھائی گئی اور اسے مجبور کیا گیا کہ یہ بداخلاقی کر ورنہ ہم تجھے جان سے ماردیں گے قطعاً یہ دنیا میں گوارہ نہیں ہے کہ کسی معصوم کو کسی گناہ پر مجبور کردیا جائے اور وہ مجبور ہو کر تقیہ کر کے وہ گناہ کرلے اس لئے کہ معصوم ہوتا ہی وہ جو گناہ نہ کرسکتا ہو جس سے گناہ کا صدور ہو نہیں سکتا ہو چاہے اس پہ جبر کیا جائے تب بھی گناہ کی قدرت ہی نہیں رکھتا بلاتشبیہ یوں سمجھیں چار سال کا ایک بچہ ہے وہ زنا پر قادر نہیں ہے آپ اس کو ماریں اس کو پیٹیں وہ زنا نہیں کرسکے گا اس لئے کہ ابھی اس میں وہ

> **اگر حضرت امیر معاویہ ؓ ظالم اور منافق تھے تو سیدنا حسن ؓ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کیوں کی؟ 1400 سال سے تم نے اپنے شیعہ کو دھوکہ میں رکھا ہوا ہے اب یہ دجل نہیں چلے گا۔**

طاقت ہی نہیں آئی کہ جس کی بنیاد پر وہ اس جرم کا مرتکب ہوسکے آپ مارتے رہیں پیٹتے رہیں دبدبہ دیتے رہیں لیکن وہ سکت نہیں رکھتا کہ وہ یہ بداخلاقی کر گزرے اس میں وہ طاقت نہیں اس میں وہ جرات نہیں وہ اس جرم سے ابھی تک قبل از بلوغت معصوم ہے یہ کام نہیں کرسکتا اسی طرح بلاتشبیہ کہتا ہوں کہ معصوم سے کوئی گناہ قطعاً نہیں ہوسکتا......جبر کرو تب بھی نہیں ہوسکتا رعب سے کہو تب بھی نہیں ہوسکتا اس لئے کہ وہ گناہ پر قادر ہی نہیں ہے وہ گناہ کرسکتا ہی نہیں تم مارو گے تب بھی نہیں کرسکے گا تم ڈراؤ گے تب بھی نہیں کرسکے گا تم چاہے تقیہ کی آڑ لو چاہے نہ لو یہ ماننا پڑے گا کہ جو معصوم ہے وہ گناہ نہیں کرسکتا کیونکہ گناہ پر قدرت نہیں رکھتا گناہ کر نہیں سکتا ہے

اسی اصول کو مدنظر رکھ کر میں کہنا چاہوں گا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دنیائے رفض دوسرا معصوم امام مانتی ہے اور میں نے قرآن سے ایک اصول بتلایا کہ قرآن کہتا ہے ظلم کی طرف جھکو مت اگر جھک گئے تو تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور دوسری آیت بتلاتی ہے کہ اگر تم مجبور ہو گئے تم مقابلہ نہیں کرسکتے تو پھر ہجرت کر جاؤ پھر بھی ظلم کی آنکھ میں آنکھ ڈالنے کی ہمت نہیں اگر تم میں بات کرنے کی جرأت نہیں رہی تو ہجرت ضروری ہے اس ظلم کی وادی میں رہنے کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ قرآن نے کوئی تیسرا رستہ بتایا ہے دو راستے بتلائے یا ٹکرا جاؤ یا ہجرت کر جاؤ

ان دونوں آیات کو سامنے رکھ کر اور دنیائے رفض کے اس عقیدہ کو سامنے رکھ کر امام معصوم ہوتا ہے میں پوچھنا چاہوں گا کہ تاریخ کا ایک ایک ورق کہتا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے سیدہ زہرہ ؓا کے لخت جگر نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا بیعت کی مقتداء اور امام مانا اپنی خلافت چھوڑ کے معاویہ ؓ کے حوالے کی تاریخ کی ایک ایک کتاب کہتی ہے ایک ایک ورق کہتا ہے اور صرف تاریخ ہی نہیں شیعہ کی معتبر کتابیں اقرار کرتی ہیں جلاء العیون اقرار کرتی ہے ملا باقر مجلسی کی متعدد کتابیں اقرار کرتی ہیں مولوی مقبول حسین شیعہ مجتہد وہ اقرار کرتا ہے اپنے ضمیمہ مقبول ترجمہ میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر بیعت کی اور لفظ بیعت اگر ان کتب سے نہ دکھایا جاسکے تو میں لکھ دیتا ہوں کہ مجھے گولی ماردی جائے اگر لفظ بیعت موجود ہو اور کتاب شیعہ کی ہو اور سیدنا معاویہ ؓ کے ہاتھ پہ ہو تو مجھے سوال کرنے کا حق ہے کہ جو نقشہ آج تم اس کاتب وحی کا پیش کرتے ہو جو تبرابازی تم اس صحابی رسول پر کرتے ہو اگر وہ اپنی جگہ درست ہے سیدنا معاویہ ؓ معاذ اللہ واقعی ظالم تھا سیدنا معاویہ ؓ واقعی ایک منافق تھا (معاذ اللہ) وہ صحابی پیغمبر نہیں جو نقشہ تم پیش کرتے ہو معاویہ ؓ کا جو نقشہ تم اپنی اولاد کے ذہن میں اتار رہے ہو اگر

معاویہ ؓ کا وہی نقشہ ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا جرم ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا گناہ ہے اس کی طرف جھکاؤ بھی جائز نہیں تھا قرآن نے منع کیا ہے اگر تم اس نقشے کو برقرار رکھتے ہو تو مجھے سوال کا حق ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی پوزیشن صاف کیجئے انہیں تو آرڈر تھا ظلم کی طرف جھکئے مت...... انہیں تو آرڈر تھا...... نہیں ٹکرا سکتے تو نکل جاؤ علاقہ چھوڑ جاؤ...... اگر معاویہ ؓ طاقتور بن گیا ہے یہ نہیں ٹکرا سکے تو ہجرت کر جاتے اس کا تو کوئی جواز نہیں تھا کہ یہ معاویہ ؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کر لیتے اگر تم معصوم مانتے تو معاویہ ؓ کی بیعت جائز ماننا پڑے گی اور اگر تم معاویہ ؓ کی بیعت جائز نہیں مانتے تو پھر یہ فتویٰ لگانا پڑے گا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے جرم کیا گناہ کیا اور جرم و گناہ کرنے والا کبھی معصوم نہیں کہلا سکتا دونوں باتوں میں ایک منتخب کیجئے تا کہ قوم پر تمہارا دجل تمہارا فریب تمہاری بے حیائی تمہاری غنڈہ گردی طشت از بام ہو جائے

اصول سمجھ آ گیا ہے؟ (آ گیا ہے) اگر آپ نے یہ اصول ذہن میں رکھ لیا ظلم کی بات یہ ہے کہ آپ اپنے موقف کے دلائل یاد ہی نہیں کرتے اگر آپ یاد کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ رفض آئے دن پنپتا رہے کوئی وجہ نہیں کہ رفض آپ کے ایمان پر ڈاکہ ڈال سکے بشرطیکہ آپ اپنے موقف کے دلائل جانتے ہوں

خیر میں بہت دور نکل گیا عرض یہ کر رہا تھا کہ اصول ذہن میں بٹھا لیجئے کہ ظلم کی طرف جھکنے کی اجازت نہیں اگر انسان میں جرات نہیں رہی اگر طاقت نہیں رہی ٹکرا نہیں سکتا ظلم سے جبر سے تو کو قرآن حکم دیتا ہے ہجرت کر جاؤ علاقہ چھوڑ جاؤ۔

دوسری بات یہ کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو تو بھی ہم مجرم حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے معاویہ ؓ کو سلطنت نہ سونپی ہو تب بھی ہم مجرم حسن بن علی ؓ نے سیدنا معاویہ ؓ ابن ابی سفیان سے سالانہ وظائف نہ لئے ہوں تب بھی ہم مجرم۔ معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی ہے اپنی سلطنت اور خلافت چھوڑ کے خلافت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے حوالے بھی کی ہے تو اگلا سوال یہ ہے کہ اگر معاویہ ؓ مومن نہیں تھا حسن ؓ نے بیعت کیوں کی؟ سیدنا معاویہ ؓ صادق نہیں تھا سیدنا حسن ؓ نے بیعت کیوں کی؟ سیدنا معاویہ ؓ امین نہیں تھا سیدنا حسن ؓ نے بیعت کیوں کی؟ سیدنا معاویہ ؓ سچا نہیں تھا سیدنا حسن ؓ نے بیعت کیوں کی؟ سیدنا معاویہ ؓ صحیح حکمران نہیں تھا سیدنا حسن ؓ نے بیعت کیوں کی؟ معاویہ ؓ صحیح نہیں تھا سیدنا حسن ؓ نے وظیفہ کیوں لیا معاویہ ؓ غلط تھا سیدنا حسن ؓ نے خلافت کیوں دی؟ معاویہ کے متعلق اگر یہ تھا کہ آئندہ یہ آنے والے حالات میں خطرناک ہوگا تو بقول رافضی امام عالم الغیب ہوتا ہے پھر بھی یہ چاہئے تھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سیدنا معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے اور یہ سمجھ لیتے کہ آنے والے حالات میں اس سے نقصان ہوگا لیکن سب کچھ ہونے کے باوجود حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ان کو مقتداء مانتے ہیں ان کو امیر المؤمنین مانتے ہیں ان سے سالانہ وظائف لیتے ہیں تو میرا ایمان

> **اگر سیدنا حسن ؓ کو دل سے امام معصوم تسلیم کرتے ہو تو پھر ماننا پڑے گا کہ سیدنا امیر معاویہ ؓ کی بیعت حق تھی اب وقت آ گیا ہے تمہارے مکروہ چہرے سے منافقت کا پردہ ہٹا دیا جائے۔**

ہے کہ سیدنا حسن ؓ نے جو کیا صحیح کیا جو کیا درست کیا جو کیا قوم ملک ملک اہل سنت کے مفاد میں کیا۔

او ظالمو! معاویہ ؓ میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے او دنیائے رفض الٹی لٹک جائے میرا چیلنج ہے اگر جلاء العیون میں یہ لفظ نہ ملے کہ "معاویہ ؓ دنیا و مافیہا سے میرے لئے بہتر ہے" یہ لفظ نہ ہوں تو مجھے گولی مار دو یہ لفظ حسن ؓ کے نہ ہوں تو مجھے جوتے مار اور یہ الفاظ جلاء العیون شیعہ کی کتاب میں نہ ہوں میری وہ سزا جو چور کی سزا اگر لفظ بھی سیدنا حسن ؓ کے ہوں موجود بھی شیعہ کی کتاب میں ہوں تعریف بھی سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی ہو تو جو آج سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے خلاف زبان نکالے گا میں اسے طوائف کی نسل تو کہہ سکتا ہوں میں اسے حیض کا ناپاک خون تو کہہ سکتا ہوں میں اسے ملک و ملت کا غدار تو کہہ سکتا ہوں ملت کی تباہی کا سبب تو کہہ سکتا ہوں اس کو اسلامی فرقے میں شامل کر کے میں مسلم قوم کی توہین نہیں کر سکتا۔

کتنی دوٹوک بات ہے پڑھئے جلاء العیون جو اقرار کر رہی ہے سیدنا حسن بن علی ؓ نے فرمائی ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، سیدنا معاویہ ؓ قربان تیرے تدبر، پر قربان تیرے کمال، پر کہ جس کمال نے جس تدبر نے، جس بصیرت نے، سیدنا حسن بن علی ؓ کو بھی اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہ سلطنت کو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہی سنبھال سکتا ہے بعض پیش رو خطباء فرما رہے تھے کہ حضرت معاویہ ؓ کی خلافت بیس یا انیس سال ہے وہ اپنی جگہ درست فرما رہے تھے بیس یا انیس سال تو ہیں آپ کے بحیثیت خلیفہ اور امیر المؤمنین ہونے لیکن اقتدار میں آئے ہوئے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو اکیس سال کا عرصہ گزر

> **جو کوئی سیدنا امیر معاویہ ؓ کے خلاف زبان درازی کرے گا اسے طوائف کی نسل اور ملک و ملت کا غدار کہا جائے گا دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس موقف سے باز نہیں رکھ سکتی۔**

چکا ہے امیر المؤمنین معاویہ ؓ حضرت عمر بن الخطاب ؓ کے دور میں گورنر رہے، عثمان بن عفان ؓ کے دور میں گورنر رہے اور پھر بذات خود امیر المومنین رہے اکتالیس سال کی طویل مدت میں سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے کسی علاقہ میں تحریک چلی ہو، کسی نے آواز اٹھائی ہو، کوئی واویلا ہوا ہو کسی نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے خلاف میٹنگ کی ہو یا سوچا ہو آپ کا تختہ الٹنے کا پروگرام بنایا ہو تو آئیے پیش کیجئے اگر نہیں بنایا تو پتہ چلا کہ تاریخ میں مقبول ترین خلیفہ ہے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کہ جس کے اکتالیس سال کے دور میں کوئی تحریک نہیں چلتی کوئی فتنہ نہیں اٹھتا حتیٰ کہ اتنا لوگوں کے دلوں میں اثر رکھتا ہے اتنا ہر دل عزیز ہے کہ "نہج البلاغہ" میں حیدر کرار ؓ کا فیصلہ نقل کیا گیا ہے کہ آپ (حضرت علی ؓ) نے اپنی قوم کو کہا میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم میں سے دس دوں اور معاویہ (سیدنا معاویہ ؓ) سے ایک لے لوں تم پاگل ہو تم غلط کار ہو تم نافرمان ہو تم خطان ہو تم شرارتی ہو سب کچھ کہا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ تم اتنے غلط کار ہو معاویہ ؓ اگر اپنے ایک ساتھی کو کہتا ہے کہ آگ میں کود جاؤ تو وہ کود جاتا ہے وہ کہے دریا میں چھلانگ لگا دو وہ چھلانگ لگا دیتا ہے وہ کہتے کھڑا رہ کھڑے رہتے ہیں وہ کہتے بیٹھ جا بیٹھ جاتے ہیں اور تم میری ایک بات نہیں مانتے گویا حیدر کرار ؓ نے اقرار کیا کہ معاویہ ؓ اتنا ہر دل عزیز ہے کہ اس کے ساتھی اس کا ہر حکم مانتے ہیں ان کے ساتھی ان پہ جان دیتے ہیں ان کے ساتھی ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور کسی بھی ظالم کے ساتھ اتنی محبت نہیں ہو سکتی کہ قابلہ میں ایک آدمی بھی موجود ہو حیدر کرار ؓ جیسا موجود ہو دن میں اگر ان پر ظلم کرتے تو سیدنا معاویہ ؓ بن ابی سفیان ؓ تو ایک نکل کے سیدنا علی ؓ کی فوج میں بھرتی ہوتے کہ معاویہ ؓ کے ظلم سے بچ جائیں جب دو طاقتیں ایک دوسرے کے مقابلے پر آئیں اگر سیدنا معاویہ ؓ اپنے ساتھیوں پر ظلم کرتے ان پر ان کی طرف سے تشدد ہوتا وہ معاذ اللہ غلط کار ہوتے آج وہ وقت تھا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی فوج کا ایک ایک آدمی ٹوٹ کے علی بن ابی طالب ؓ کی فوج سے ملتا اور معاویہ ؓ کا تختہ الٹ دیتے ان کو شہید کر دیتے ہیں کچھ کر ڈالتے

لیکن ایک بھی نہیں ٹوٹا بلکہ اس کے برعکس حیدر کرار ؓ اقرار کرتے ہیں کہ معاویہ ؓ کہتا ہے کہ آگ میں کود جاؤ اور اس کے ساتھی کود جاتے ہیں معاویہ ؓ کہتا کہ دریا میں چھلانگ لگاؤ اس کے ساتھی دریا میں چھلانگ لگا دیتے ہیں یہ مقبولیت کی دلیل ہے، جس کا اقرار "نہج البلاغہ" کر رہی ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکے تھے ان کی بصیرت ان کا تدبر اتنا اعلیٰ تھا کہ خاتم الانبیاء ﷺ نے سیدنا ابوبکر ؓ و سیدنا عمر فاروق ؓ سے مشورہ طلب کیا۔

ایک موقع پر مسئلہ نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکا تو خاتم الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ادعو معاویہ معاویہ کو بلائیے سوال یہ ہے کہ آقا ﷺ قریش کے اتنے بڑے بڑے آدمی سیدنا ابوبکر ؓ و سیدنا عمر فاروق ؓ کی موجودگی میں پھر آپ ﷺ نے قریش کے نوجوان کو طلب کر رہے ہیں؟ آہا آہا پیغمبر ﷺ قربان تیرے ارشاد پر فرمایا ادعو معاویہ بلائیے معاویہ کو آقا ﷺ کیوں؟ فرمایا فان

سیدنا حسن ؓ نے فرمایا معاویہؓ میرے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے (جلاء العیون)

ھو قوی علیھم وہ عظیم ترین قوت رکھتا ہے امین ہے وہ جورائے دے گا صحیح دے گا اور رائے دینے میں جو قوی ہے صاحب تدبر ہے اور جب فاروق اعظم ؓ تشریف لے گئے تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے استقبال کیا اور بڑی ٹھاٹھ سے استقبال کیا فاروق اعظم ؓ نہایت سادگی پسند تھے کپڑوں کو پیوند لگے ہوا کرتے تھے مشہور تاریخی واقعات ہیں تو وہ بھر گئے ناراض ہو یمعاویہ ؓ یہ کیا کردیا تو نے، اتنا پرتپاک استقبال کس نے اجازت دی؟ حضرت فاروق اعظم ؓ امیر المؤمنین تھے معاویہ ماتحت گورنر ہیں فاروق اعظم ؓ نے جھنجھوڑا ڈانٹ دی کیوں کیا ہے حضرت معاویہ ؓ نے احترام سے گردن جھکا کر کہا کہ عمر ؓ بہت بڑی محترم شخصیت ہے سیدنا عمر ؓ طلب پیغمبر ﷺ ہے سیدنا عمر ؓ تمنائے مصطفیٰ ﷺ ہے سیدنا عمر ؓ مراد مصطفیٰ ﷺ ہے سیدنا عمر ؓ فاروق اعظم ہے سیدنا عمر ؓ پیغمبر ﷺ کے اس ارشاد کا مصداق ہے کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر ؓ اس عمر کے سامنے گردن کیسے اٹھاتے جھکالی سن لیا قبلہ اگر اجازت ہو تو میں بھی اپنا موقف پیش کروں فرمایا بے شک عرض کیا میں دشمن کی سرحد پر بیٹھا ہوں اس لئے میں نے ٹھاٹھ سے استقبال کیا کہ دشمن کے دل میں اسلام کا رعب بیٹھ جائے میں نے دکھاوا نہیں کیا میں نے تکبر نہیں کیا دشمن کے دل میں رعب ڈالا ہے جیسے آقا نے فرمایا تھا کہ بیت اللہ کا طواف کرنے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد جب صحابہ آئے بیمار ہوئے کمزور ہو گئے آقا ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا طواف کرو گے بیماری کی وجہ سے مدینہ کی آب وہوا سے کمزوری ہے اگر تم کمزوری دکھا کے چلو گے تو کفر کا رعب بڑھ جائے گا طواف تو اللہ کے گھر کا کرتا ہے جہاں سراپا عجز ہے سراپا جھکنا ہے تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ وہ اکڑ کے چلئے جسے رمل کہا جاتا ہے صحابہ اکڑ کے چلے تاکہ دشمن کو یہ محسوس نہ ہو یہ کمزور ہو گئے ہیں۔

سیدنا معاویہ ؓ نے استدلال پیش کیا فاروق اعظم ؓ نے تھپکی دی شاباش دی اور فرمایا سیدنا معاویہ ؓ تیری بصیرت تیرے تدبر کا قائل ہو گیا ہوں میں یہ، یہ وہ معاویہ ؓ بن ابی سفیان ہیں جن کو خاتم الانبیاء ﷺ نے طلب کیا

آقا کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اور دوستوں سے وامرھم شوریٰ بینھم اس آیت کے تحت مشورہ لیا کرتے تھے اس لئے حضرت معاویہ ؓ کو بلایا اور مشورہ لیا یہی وہ معاویہ ؓ ہیں جو آقا دو عالم ﷺ کے ساتھ سواری سوار تھے آقا ﷺ تشریف لے جارہے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بطن مبارک خاتم الانبیاء ﷺ کی پشت مبارک سے مس ہے آقا ﷺ چلتے ہوئے گویا سوال کرتے ہیں معاویہ ؓ تیرے جسم کا کونسا حصہ میرے وجود سے مس ہے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے کاتب وحی نے سیدہ ام حبیبہ ؓ کے حقیقی بھائی نے اور سرتاج انبیاء ﷺ کے انتہائی مدبر صحابی نے جواب عرض کیا آقا ﷺ میرا پیٹ ہے جو آپ ﷺ کے جسد اقدس سے مس کرتا ہے خاتم الانبیاء ﷺ نے معصوم ہاتھ اٹھالئے مقدس ہاتھ اٹھالئے مطہر ہاتھ اٹھالئے خالق ارض وسما کی بارگاہ میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ استدعا کی ''اللہ معاویہ ؓ کے پیٹ کو علم سے بھر دے'' اتنا مقدس صحابی خاتم الانبیاء ﷺ کا اتنا لاڈلا اور پیارا صحابی جبرائیل علیہ السلام قرآن لے کے اترتا ہے خاتم الانبیاء ﷺ سیدنا معاویہ ؓ کے ہاتھ میں قلم دان دے دیتے ہیں کہ وحی لکھتے جایئے۔

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ سیدنا معاویہ ؓ معمولی شخصیت کا آدمی ہے آج پروپیگنڈہ کی نظر کر دیا، آپ نے، جگہ جگہ رفض ان کے خلاف تبرا بازی پر اتر آیا، آپ لوگ اپنے بچوں کا نام معاویہ ؓ رکھنے کو تیار نہیں ہوتے کچھ لوگ حضرت معاویہ ؓ سے نفرت کرتے ہیں اور نفرت دلانے کے لئے یہ اس سرگرمی میں بھی ملوث ہیں توبہ، توبہ! سیدنا معاویہ ؓ نام رکھ دیا ہے تو نے۔ بیٹے کا کئی لوگ آپ ؓ کو گالیاں دیتے ہوئے نظر آئیں گے جب کوئی گالی دینی ہو تو سیدنا معاویہ ؓ کے نام سے بلاتے ہوئے آپ کے شہر میں لوگ مل جائیں گے او معاویہ ؓ! بات سن بطور گالی کے گویا اس نام کو استعمال کیا جارہا ہے سنیت کی غیرت کا وقت ہے

تیرے بچے کا نام معاویہ ؓ کیوں نہ ہو الحمد اللہ ترغیب دلانے کے لئے عرض کرتا ہوں میں نے اپنے ایک بیٹے کا نام حسنین معاویہ ؓ رکھا ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر رکھا ہے اور یہ سمجھ کر رکھا ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ ایک صادق اور امین صحابی تھا پیغمبر ﷺ کا کاتب وحی تھا خاتم الانبیاء ﷺ کا مدبر صحابی تھا اور یقیناً اس صحابی کے نام پر نام رکھنے چاہئیں تاکہ آنے والی نسلیں اس صحابی سے نفرت نہ کریں ان کے دلوں میں اس صحابی کی محبت ہو پیار ہو انس ہو

میں عرض یہ کررہا ہوں کہ سیدنا معاویہ ؓ

> **اپنے بچوں کے نام سیدنا امیر معاویہ ؓ کے نام پر اس نیت سے رکھنے چاہئیں تاکہ آنے والی نسلیں اس صحابی رسول سے نفرت نہ کریں اس عمل سے آپ کا ثواب کئی گناہ بڑھ جائے گا۔**

پیغمبر ﷺ کا انتہائی قریب ترین صحابی ہے کاتب وحی ہے جس کی موت کے دن تیرے محلوں میں تیرے شہر میں کونڈا پکتا ہے آپ نے کبھی اس لفظ پر غور نہیں کیا دنیا میں کوئی خیرات دنیا میں کوئی حلوہ دنیا میں کوئی پلاؤ دنیا کا کوئی کھانا ''کونڈے'' کے نام سے یاد نہیں کیا جاتا لوگ اپنے مُردوں کو جمعراتیں کرتے ہیں لفظ ''کونڈا'' کوئی استعمال نہیں کرتا لوگ عیدین پر حلوہ تیار کرتے ہیں کوئی اس کا نام کونڈا نہیں رکھتا لوگ اپنی میتوں کی خیرات کے لئے دیگیں پکاتے ہیں کوئی اس کا نام کونڈا نہیں رکھتا حتیٰ کہ دنیا میں کوئی ایسی خیرات نہیں جو خیرات رات کی تاریکی میں ہو جو خیرات چھپ کے ہو جو خیرات اعلانیہ نہ ہوتی ہو ایسی کوئی خیرات دنیا میں قطعاً نہیں ہے سوائے ایک خیرات کے جس کا نام خیرات رکھا گیا وہ جو ۲۲ رجب المرجب کو سرانجام دی جاتی ہے یہ چھپ کے ہوتی ہے رات کی تاریکی میں ہوتی ہے اور تاریکی میں بھی وہ ٹائم جب سناٹا چھایا ہوا ہو کوئی ایک شخص بھی سڑکوں پر پھرتا نظر نہ آرہا ہو رات کے آخری حصہ میں جب پوری دنیا سو جائے اس وقت یہ حلوہ پکتا ہے پھر اس کے لئے ہدایات ہیں یہ مکان کی چوکھٹ سے باہر نہ آئے قریبی قریبی لوگ بلائیں جائیں اور ساتھ ہی اس کا نام رکھا گیا ہے

کونڈے شریف

میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ لفظ کونڈا آپ کی زبان کا یہ لفظ ہے عربی نہیں ہے فارسی نہیں ہے یہ سعودیہ سے نہیں آیا آپ کی زبان کا لفظ ہے اور آپ کی زبان میں جب یہ کبھی استعمال ہوا ہے تباہی اور بربادی کے لئے استعمال ہوا ہے کاروبار کا کونڈا ہو گیا اس کے معنی یہ نہیں کہ کاروبار بہت اچھا ہے دکان کے کونڈے ہو گئے اس کے مطلب یہ نہیں لیا جاتا کہ دکان پروان چڑھ رہی ہے اور حکومت کا کونڈا ہو گیا اس کے معنی یہ نہیں لئے جاتے کہ فلاں حکومت بڑی مضبوط ہے فلاں جماعت کا کونڈا ہو گیا اس کے یہ معنی کبھی نہیں ہوتے کہ وہ جماعت بڑی منظم ہے یہ لفظ کونڈا جہاں استعمال ہو گا وہاں مفہوم بربادی اور تباہی ہو گا آخر آپ کی عقلیں کہاں گئیں میری سنی ماں، بہن کی مت کیوں ماری گئی اس کے خاوند اس کے بھائی اس کے رشتہ دار مردوں کی عقلوں پر پردے کیوں پڑ گئے آپ چھوڑیں سیدنا معاویہ ؓ کے دشمن کو میں سنی کی بات کرتا ہوں کہ لفظ کونڈے سے یہ حلوہ پکتا ہے تو اس کی بیک گراؤنڈ کیوں نہیں دیکھتا کہ یہ کونڈا ہی استعمال اس لئے ہوا کہ جب بائیس رجب کو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی وفات ہے رافضی نے اس وفات کو بربادی کے نام سے تباہی کے نام سے کونڈے کے لفظوں میں بیان کیا کہ کونڈا ہو گیا وہ اگلا لفظ استعمال ہی نہیں کرتا وہ اگلا نام نہیں لیتا کونڈا کس کا؟ مراد اس کی کاتب وحی ہے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہے مراد اس کی معاویہ ؓ پیغمبر ﷺ کا سالا ہے مراد اس کی وہ انسان ہے وہ شخصیت ہے وہ مقدس بندہ ہے جس نے سب سے پہلے بحری بیڑا تیار کیا۔ جس نے قبرص جیسا جزیرہ لے کے دیا مسلمانوں کے قدموں میں ڈال دیا اس کی مراد کونڈے اور تباہی سے اس شخص کی موت ہے جسے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جس نے رومی حکمران کے جواب میں کہ جس نے سیدنا علی ابن ابی طالب ؓ کو دھمکی دی تھی کہ میں

تیرے ساتھ لڑائی لڑنا چاہتا ہوں یا میری بیعت کرلے اس وقت دھمکی دی جب سیدنا معاویہ ؓ اور سیدنا علی ؓ کی آپس میں چپقلش تھی تو بجائے اس کے سیدنا علی بن ابی طالب ؓ جواب دیتے جواب رومی سلطنت کو سیدنا علی ؓ کی طرف سے نہیں دیا گیا اس سے پہلے ابوسفیان کا بیٹا بولا اس سے پہلے قبرص کا فاتح بولا اس سے پہلے بحری بیڑا تیار کرنے والا بولا اس سے پہلے وہ بولا جس کو حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے دنیا و مافیہا سے بہتر کیا اس سے پہلے کہ سیدنا علی ؓ بولتے وہ سیدنا معاویہ ؓ بولا جس کے ہاتھ پر سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیعت کی اس سے پہلے سیدنا معاویہ ؓ بولا کون معاویہ ؓ بن ابی سفیان جس نے کتابت وحی کی کون معاویہ ؓ جس کے لئے؟ پیغمبر ﷺ نے دعا کی اللھم اجعل معاویۃ ھادیا مھدیا کون معاویہ ؓ جس نے استدعا کی اللہ معاویہ ؓ کے پیٹ کو علم سے بھردے اور کون معاویہ ؓ جس کی ہمشیرہ پیغمبر ﷺ کا حرم ہے اور کون معاویہ ؓ جس کے لئے نبوت نے کہا ادعوا معاویۃ فان ھوا قوی علیھم وہ بولا اور رومی کتے! خبردار! اگر سیدنا علی ؓ کی طرف انگلی اٹھے گی تو سیدنا معاویہ ؓ وہ ہاتھ تن سے جدا کردے گا۔

کتنا بڑا کمال ہے سیدنا معاویہ ؓ کی للکار کا...... اس کے بعد اس رومی بدمعاش کو سیدنا علی ؓ کی دھمکی دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی یہ آج کا سیدنا معاویہ ؓ کا لعین دشمن ان کی موت کو تباہی سے تعبیر کرتا ہے اور واضح لفظوں میں سیدنا معاویہ ؓ کا نام لے کر سنی کو دھوکا نہیں دے سکتا تھا اس لئے لفظ کونڈا رکھا۔

میں نے عرض کیا ہے کہ کسی بھی خیرات کا نام کونڈا نہیں ہوتا آج بائیس رجب المرجب کو اس کا نام کونڈا کیوں رکھا گیا اس لئے کہ چونکہ حضرت معاویہ ؓ کی وفات ہے ان کی اس وفات کو بربادی اور تباہی گویا سیدنا معاویہ ؓ کی بربادی مراد لینا چاہتا ہے اس بنیاد پر کونڈے کا لفظ استعمال کرتا ہے اور تو بڑی ٹھاٹھ سے کھاتا ہے تیرا ملاں بڑی ٹھاٹھ سے ختم پڑھتا ہے تو بڑی ٹھاٹھ سے بھاگتا ہے رات کے آخری حصے میں اس حد تک گویا تیرے پیٹ نے ایمان کو خیرباد کہا ہے اس حد تک تیرا ضمیر خرید لیا گیا ہے اس حد تک تو اپنے عقائد و نظریات سے اپنے موقف سے غافل ہو چکا ہے اللہ کی قسم! اگر جھنگ کا سنی حق نواز کو موقع دیتا ہر مسجد میں بولنے کا ہر چوک میں بولنے کا اور ہر بازار میں بولنے کا تو مدت ہوئی ہوتی کہ رفض کا ستیاناس کردیا جاتا ایک محدود حلقے میں مجھے بولنے کا موقع ملتا ہے باقی لوگ سوائے تبرابازی کے کچھ نہیں کرتے۔

کونڈا نہ عربی زبان کا لفظ ہے نہ فارسی کا بلکہ یہ لفظ کسی کی بربادی کے لئے بولا جاتا ہے آج سیدنا امیر معاویہ ؓ کے دشمن نے ان کی وفات کے دن کونڈا شریف کے ختم کے نام سے مسلمانوں کے اندر یہ رسم جاری کردی ہے ہم لاعلمی کی وجہ سے ثواب سمجھ کر اس کی پیروی کررہے ہیں۔

ابھی وقت ہے کہ؟

واللہ! آپ موقع دے دیتے میں جنازہ نکال دیتا رفض کا اللہ کے فضل وکرم سے دنیائے رفض چیخ اٹھتی اب بھی وہ چیختی ہے اب بھی الحمدللہ بہت سارے مقامات میرے سامنے ملک میں ایسے

اگر جھنگ کا سنی حق نواز کو ہر مسجد، ہر چوک، ہر بازار میں بولنے کا موقع دیتا تو بہت مدت پہلے ہی جھنگ سے رفض کا خاتمہ کردیا جاتا۔

آئے اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں رافضی گیا ذکر رافضی اس کو لوگوں نے کہا زبان سنبھال کے بولنا اگر تیری زبان میں کوئی ایسی بات آگئی تو اگلے دن سنی حق نواز کو بلالیں گے الحمدللہ اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں یہ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں ایسے بعض مقامات آئے کہ صرف میرا نام لیا گیا تو دشمن سیدنا صدیق ؓ و سیدنا معاویہ ؓ کی زبان بند رہی اور وہ بول نہیں سکا

پوری جرات کے ساتھ میں نے اس موقف کو بیان کیا اور آخری بات کہتا ہوں اللہ رب العالمین تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے

- عرصہ تین سال سے میں مناظرہ حسینیہ جو سرگودھا سے کتاب چھپی ہے اس کے خلاف احتجاج کررہا تھا آج بھی میری کیسٹیں موجود ہیں احتجاج کیا قراردادیں موجود ہیں احتجاج کیا کتاب ضبط نہیں ہوئی، چلتی رہی تا آنکہ پچھلے ہفتے مجھے لاہور میں ایک جگہ تقریر کرنے کا موقع مل گیا میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا

"مناظرہ حسینیہ" پر احتجاج:

لاہور کہ تاریخی شہر ہے صوبائی دارالحکومت ہے یہاں پوری صوبائی گورنمنٹ موجود ہے مختلف قسم کی انٹیلی جنسیں وہاں موجود تھیں اللہ کے فضل وکرم سے اللہ کے گھر میں کھڑے ہو کے کہتا ہوں جتنا مجھ سے اس مجمع میں اشتعال پھیلایا جاسکتا تھا وہ میں نے پھیلا دیا اور مستقبل سے بے نیاز ہو کر پھیلایا یہ نہیں سوچا کہ انجام کار میرے ساتھ کیا بیتے گی یہ سب کچھ پس پشت ڈال کے لاہور کے اس اجتماع میں اس کتاب کے خلاف اشتعال تھا کہ اگر اس وقت میں اس مجمع کو کہتا کہ فلاں عمارت کو آگ لگادیجئے بہرحال یہ اشتعال انگیز مطالبہ ہوا کہ کل یا پرسوں تک یہ کتاب ہمیں مارکیٹ میں نظر نہیں آنی چاہئے یہ مطالبہ تھا لوگوں نے ہاتھ بلند کرکے مطالبہ کیا کھڑے ہو کر آواز بلند کی صوبائی دارالحکومت تھا اگلے سے اگلے روز ایک دن چھوڑ کے وہ مناظرہ حسینیہ کتاب صوبائی گورنمنٹ نے ضبط کرلی اور اخبارات میں چھپی آپ نے بھی اس کو پڑھا ہوگا

میں نے اس لئے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ ہمارا بازو بن جائیں تو کیا ہی کہنے خدا کی قسم دنیائے رفض دم دبا کے بھاگ جائے لیکن جب آپ ٹانگ کھینچتے ہیں تو دکھ ہوتا ہے اصحاب پیغمبر اس ملک میں انتہائی مظلوم چلے جارہے ہیں کیوں ان کی اولاد نہیں دفاع کرتی ان کی قوم نہیں، دفاع کرتی آج اگر آپ دفاع چھوڑ گئے آپ بتلائیں وہ جماعت جس نے تیرے پیغمبر ﷺ کے لئے لہو دیا جس نے تیرے نبی ﷺ کے اشارے ابرو پر اپنے بچے نیزوں کی انیوں کے سامنے رکھ دیئے جس جماعت نے تیرے پیغمبر ﷺ کے حکم پر پیٹ پر پتھر باندھ کر غزوات میں حاضری دی ہے جس جماعت نے درختوں کے پتے کھا کے شعب بن ہاشم کی قید کاٹی جس جماعت نے وطن سے بے وطنی اختیار کی جس جماعت نے پیغمبر ﷺ کے حکم پر اپنے رشتے داروں کی گردنیں کاٹیں جس جماعت نے بیڑیاں پہنی جس جماعت کے ہاتھ میں کیل گاڑھ کے دھوپ پہ لٹا دیا جاتا تھا جس جماعت کے بعض افراد کو انگاروں پہ لٹا دیا جاتا تھا اس کا جرم کیا ہے کہ آج اس کے خلاف ایک طوائف کا بیٹا زہر اگلے اور سنیت لمبی تان کر سو جائے میری صرف آپ سے درخواست یہ ہے کہ اصحاب پیغمبر ﷺ مظلوم ہیں آپ اٹھیں اور صرف ویسے نہیں سر بکف اٹھیں غیرت کا پتلا بن کر اٹھیں جرات بن کر اٹھیں طاقت بن کے اٹھیں سنیت کا پتلا بن کے اٹھیں سنی نوجوان اپنی جان اپنا مال اس کے لئے قربان کرنے کو تیاری کرلیں اللہ کے فضل وکرم سے مجھے امید کہ دنیائے رفض کبھی بھی کسی صحابی ؓ کے خلاف نہیں بک سکے گی......صرف تجھ سے یہ درخواست ہے کہ ذرا سنبھل اور عقیدے کو سمجھ

میری گذارشات پہ کان دھریں اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین ان نوجوان عزیز بچوں کو مزید کام کی توفیق دے اور ساتھ ہی دلی تڑپ کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جو نوجوان کسی دشمن کے ہاتھ کا شکار ہو گئے ہیں ان سے درخواست ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ نے تو تمہارا کوئی جرم نہیں کیا سیدنا معاویہ ؓ وہی ہے جو پچھلے سال تھا سیدنا معاویہ ؓ وہی ہے جو اس سے پہلے تھا حضرت معاویہ ؓ کے لئے تمہیں کوئی اختلاف کوئی انتشار نہیں رکھنا چاہئے کسی بھی صحابی کی عزت و ناموس کے لئے تم اپنے اختلافات کو مٹا کر اتحاد و یکجہتی کے ساتھ میدان میں آنے کی کوشش کرو!!!!

وہ مولا کیسی سزا ہے قتل حسین کی
اپنا ہی سینہ پیٹتے ہیں عقیدت کے نام پر

امام تدبر سیاست، کاتب وحی، فاتح عرب وعجم، خال المؤمنین، راز دار نبوت، برادر نسبتی رسالت، امیر المؤمنین

امیرالمؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

محمد عرفان الحق اسلام آباد

طبقۂ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خلاق عالم کی تمام مخلوقات میں افضل واشرف ہے اوراس بہترین طبقہ میں سب سے افضل واشرف،اطیب واعلیٰ جناب خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ اللہ رب العزت کی اشرف مخلوق انسان، کے اعلیٰ ترین طبقۂ انبیا علیہم السلام کے بعد سب سے افضل طبقہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے، جس کے تاجدار اور سرخیل اول الصحابہ، اول المسلمین، خلیفۂ بلا فصل سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

کاتبین وحی کی جماعت میں شامل ہونے کا معیار عادل اور امانت دار ہونا تھا یہی وجہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبین وحی میں شامل کیا گیا۔

رجب المرجب کا مہینہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ نبی علیہ السلامﷺ کے لائق صد عزت وتکریم صحابۂ کرامؓ میں انتہائی اہم مقام ومرتبہ کے حامل، برادر نسبتیٔ رسول، راز دار نبوت، امام تدبر وسیاست، خال المؤمنین، فاتح عرب وعجم، کاتب وحی، امیر المؤمنین یعنی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ، کی وفات کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی 22 تاریخ کو حضرت امیر معاویہؓ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے بعد اسلام کے دامن میں ایسا خلا چھوڑ گئے جو تا قیام قیامت پر نہ ہو سکے گا اور نہ ہی یہ امت سیدنا امیر معاویہؓ کے احسانات سے کبھی سبکدوش ہو سکتی ہے۔

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں اہل مکہ میں قبیلہ قریش کے صرف چند افراد نوشت وخواند جانتے تھے۔ نیز مورخین نے لکھا ہے کہ جب اسلام آیا تو قریش مکہ میں سترہ آدمی ایسے تھے جو تحریر اور نوشت وخواند کا فن جانتے تھے۔ ان افراد میں حضرت سیدنا عمرؓ بن الخطاب، حضرت سیدنا عثمانؓ بن عفان، حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ، حضرت سیدنا ابوعبیدہؓ ابن الجراح، حضرت سیدنا طلحہؓ بن عبیداللہ، حضرت سیدنا ابوسفیانؓ بن صخر بن حرب، حضرت سیدنا یزیدؓ بن ابی سفیانؓ اور حضرت سیدنا امیر معاویہؓ بن ابی سفیانؓ شامل تھے۔

رسول اکرم ﷺ کی جناب میں جہاں دیگر کاتب حضرات تھے وہاں حضرت امیر معاویہؓ کو بھی ان کے خاندانی وقار کے پیش نظر کتابت کے منصب سے سرفراز کیا گیا تھا۔ اور آپ ﷺ کے کاتبوں میں ان کا خاص مقام تھا۔ یہ چیز حضرت امیر معاویہؓ کی صلاحیت وصداقت اور امانت کی دلیل ہے۔ اور یہ ان کے حضورﷺ کے ہاں معتمد ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

قرآن مجید کی حفاظت میں ایک اہم سبب ''کتابتِ وحی'' ہے۔ حضورﷺ نے جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی جو کہ ''کاتبین وحی'' تھے۔ ان میں سیدنا امیر معاویہؓ کا چھٹا نمبر تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی 'ازالۃ الخفاء' میں لکھتے ہیں کہ ''حضورﷺ اسی کو کاتب بناتے تھے جو ذی عدالت اور امانت دار ہوتا تھا''۔

ابن عساکر نے حضرت علیؓ اور حضرت جابرؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول خداﷺ نے حضرت معاویہؓ کو کاتب وحی کے منصب پر مقرر کرنے کے لیے جبریلؑ سے مشورہ کیا۔ حضرت جبریلؑ نے فرمایا ''انہیں کاتب مقرر فرمالیں کہ وہ امین ہیں''۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت معاویہؓ حضرت زیدؓ بن ثابت کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ کتابت وحی کا اہم فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات دن رات آپﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور اس کے سوا کوئی کام نہ کرتے تھے۔

محدثین کرامؒ اور ان کے ساتھ ساتھ کبار علماء نے یہ تصریح بھی ذکر کر دی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ جناب نبی اقدسﷺ کی خدمت میں کتابت وحی کا فریضہ بھی دیگر کاتبین وحی کی معیت میں ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت امیر معاویہؓ کی علمی پختگی اور شیفتگی حق ہی کے باعث دربار رسالت میں آپؓ کو خاص مقام حاصل تھا۔ اسلام لانے کے بعد مستقلاً آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے۔ جلد ہی آپؓ کو صحابہ کی ایسی مقدس اور خوش نصیب جماعت میں شامل کر لیا گیا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی کے لیے مامور فرمایا تھا۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے خاندانی وقار کے پیش نظر کتابت وحی کے منصب سے سرفراز کیا گیا۔

کاتبان وحی کو درج ذیل قرآنی صراحت کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی صداقت کے لیے یہی ایک چیز کافی ہے۔

ترجمہ: ''یہ قرآن رفعت و بزرگی والے صفحات میں ہے۔ پاکیزہ ہاتھوں میں اور بہترین افراد اس کے لکھنے والے ہیں'' (عبس) حضورﷺ کے تیرہ کاتبین تھے۔ ان میں حضرت معاویہؓ اور حضرت زیدؓ سب سے زیادہ کام کرتے تھے۔

سیدنا معاویہؓ عہد صدیقی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت معاویہؓ اور آپ کے والد گرامی قدر حضرت ابوسفیانؓ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ عہد صدیقی میں حضرت معاویہؓ کا شمار خلافت کے اولین افراد میں ہوتا تھا۔ تذکرہ نگاروں کا کہنا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں حضرت معاویہؓ روایت، حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس زمانے میں آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ اور اپنی بہن ام حبیبہؓ سے احادیث راویت کیں۔

عہد صدیقی میں مسئلہ ختم نبوت حل کرنے کے لئے مدعی نبوت کے ساتھ خون ریز جنگ کی گئی جس میں مسلمانوں کو فتح وکامیابی نصیب ہوئی۔

جنگ یمامہ میں شرکت:

عہدی صدیقی میں ایک اہم غزوہ ربیع الاول ۱۲ھ میں پیش آیا۔ جسے جنگ یمامہ کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ جنگ عقیدہ ختم نبوت پر واقع ہوئی۔ رسول اکرمﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو چکا تو اس دور میں مسیلمہ بن حبیب نامی ایک کذاب نے یمامہ کے علاقہ میں اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو صحابہ کرامؓ نے اس کذاب کو ختم کرنے کیلئے اس کے ساتھ ایک خون ریز جنگ کی۔ جنگ یمامہ میں بڑے اکابر صحابہؓ شریک ہوئے اور مسئلہ ختم نبوت کو ان حضرات نے کسی زبانی بحث و مباحثہ یا کتابی مناظرہ کے ذریعے نہیں بلکہ تیغ وسنان اور قوت بازو سے حل کیا۔ اور باطل نبوت کے مدعی کو اور تبعین کو تہ تیغ کر کے ان کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ جنگ یمامہ میں حاضر ہوئے اور مسیلمہ کے قتل میں بھی شامل تھے۔

جہادشام:

صدیقی دور میں علاقہ شام کی طرف مسلمانوں کے مختلف جیوش اور عساکر وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ارسال کئے گئے۔ چنانچہ حضرت ابوسفیانؓ کے بڑے فرزند یزید بن ابی سفیانؓ کو شام کی طرف صدیقی دور میں مہمات سر کرنے کے لئے بھیجا گیا اور ان کے ساتھ دیگر صحابہؓ بھی ان مہمات میں شامل تھے۔ بعض دفعہ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو مزید کمک کی ضرورت پیش آئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت معاویہؓ کو ایک دستہ کا امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ فتوح البلدان کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ اپنے بھائی کے بعد دوسرے شامی لشکر کے امیر بنائے گئے غرض حضرت معاویہؓ ان خوش نصیب مجاہدوں سے ایک ہیں جن کو صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کی نگاہ انتخاب نے امت مسلمہ کی قیادت کے لیے چنا۔ شام جانے والا یہ پہلا لشکر تھا جسے مشہور سپہ سالاران ابوعبیدہ بن الجراحؓ، خالد بن ولیدؓ اور عمرو بن عاصؓ سے بھی پہلے دس ہزار سپاہ کی معیت میں روانہ کیا گیا۔ حضرت معاویہؓ حدود شام میں داخل ہوئے آپؓ کی پہلی مڈبھیڑ اردن کے آدمیوں سے ہوئی یہاں آپؓ نے اپنی حربی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور فتح ونصرت حاصل کی۔

سیدنا معاویہؓ عہد فاروقی میں:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دور حکومت صرف دو سال تین ماہ دس دن پر مشتمل تھا۔ اس لیے جولانی طبع کے جوہر دکھانے کا صحیح موقع عہد فاروقی میں آپؓ کو ملا فتح مرج کے بعد آپؓ نے اپنے بھائی یزیدؓ بن سفیانؓ کے ساتھ شام کے مضبوط قلعے قلعہ صیداء، عرفہ، جبیلی اور بیروت کی تسخیر کے لئے پیش قدمی کی عرفہ کے قلعہ کو فتح کرنے کے لے حضرت معاویہؓ جان جوکھوں میں ڈال دی ان قلعوں کی فتح نے حضرت عمر فاروقؓ کو بہت متاثر کیا انہوں نے خوش ہوکر آپؓ کو اردن کا گورنر مقرر کر دیا۔ قبل ازیں جو علاقے رومیوں کے قبضے میں چلے گئے تھے آپؓ نے وہ دوبارہ چھین لیے اور وہاں اسلامی شوکت وحشمت کا پھریرا لہرادیا۔

فتح اردن:

علاقہ شام کی فتوحات میں فتح اردن ۱۵ھ میں ہوئی یہ ایک مشکل مہم تھی۔ اس موقع پر لشکر اسلام کے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ تھے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ اس موقعہ پر امیر الافواج تھے لیکن ابوعبیدہ بن الجراحؓ امیر الامراء تھے۔ جب سواحل اردن کا معاملہ پیش آیا تو حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو کمک بھیجنے کے لئے لکھا تو حضرت ابوعبیدہ نے یزیدؓ بن ابی سفیانؓ کو ان کی طرف بھیجنے کے لئے آمادہ کیا اور ان کے ساتھ جو دستہ روانہ کیا اس کے مقدمہ الجیش پر حضرت معاویہؓ نگران تھے۔

سواحل دمشق:

فتح دمشق کے ساتھ ہی اس علاقے کے سواحل صیداء، عرفہ، جبیل بیروت وغیرہ کی طرف اسلامی فوجوں نے توجہ کی اور ان علاقوں کو بڑی کوششوں سے فتح کیا۔ اس موقع پر لشکر کے مقدمۃ الجیش پر حضرت امیر معاویہؓ تھے۔ اور ان کی کمان میں یہ فتوحات کثرہ ہوئیں۔ خصوصاً عرفہ کی فتح حضرت امیر معاویہؓ کی کوشش سے ہوئی یہ ان کی فہم وتدبیر کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ مختصر یہ کہ دمشق اور اس کے ملحقات کی فتوحات میں حضرت معاویہؓ نے مع دیگر صحابہ اکرامؓ کے بڑی قابل قدر مساعی کیں اور شاندار کارنامے بجالائے اور ان تمام ممالک پر عظمت اسلام کا پرچم لہرایا۔

فتح قیساریہ:

امیر المومنین حضرت عمرؓ نے قیساریہ کی مہم سر کرنے کے لیے حضرت معاویہؓ کا انتخاب فرمایا قیساریہ بحیرہ روم کے ساحل پر بڑا عظیم الشان شہر تھا اس کی عظمت کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے شہر پناہ پر ایک لاکھ سپاہی رات کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ اور اس میں تین سو بازار تھے چنانچہ اس عظیم شہر کو فتح کرنے کے لئے حضرت معاویہؓ کی طرف سے

قیساریہ بحیرہ روم کا سب سے بڑا شہر تھا جس کی حفاظت کے لئے ایک لاکھ سپاہی مقرر تھے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے یہ شہر چند روز میں فتح کرلیا۔

۱۵ ہزار کا لشکر پہلے ہی سے خیمہ زن تھا چونکہ حضرت معاویہؓ اول درجہ کے منتظم جنگ تھے۔ اس لیے فوج کی ترتیب اس انداز سے کی گئی کہ رومی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ غرضیکہ جنگ چھڑی، گھمسان کا رن پڑا اور چند روز کی لڑائی کے بعد انہیں پسپا کر دیا گیا۔ اور وہ شکست کھا کر شہر بند ہوگئے حضرت معاویہؓ نے بڑھ کر شہر کا محاصرہ کرلیا۔ آخر ایک دن رومی بڑے جوش و خروش کے ساتھ ایک لاکھ کا لشکر لے کر نکلے اور بڑی خون ریز جنگ کے بعد وہ میدان جنگ سے ہٹے اور حضرت معاویہؓ نے قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ چونکہ یہ ایک مشہور مقام تھا اس لیے اس کی فتح سے گویا شام کا مطلع صاف ہوگیا۔ اس جنگ میں ۸۰ ہزار رومی مارے گئے اور اس کے فتح ہونے کی خبر امیر المومنینؓ نے سنی تو زبان مبارک سے بے ساختہ اللہ اکبر کا نعرہ نکل گیا۔ تذکرہ نگار لکھتے ہیں کہ اس فتح سے رومیوں کے دلوں میں حضرت معاویہؓ کی دھاک بیٹھ گئی اور وہ دوبارہ سر اٹھا نہ سکے۔

فتح عسقلان:

فاروقی دور میں فلسطین کے علاقہ میں فتوحات کا سلسلہ جاری رہا اور بہت سے علاقے اہل اسلام نے فتح کیے۔ ان مواضعات میں عسقلان کی فتح کے متعلق مؤرخین نے لکھا ہے کہ مرکز اسلام مدینہ طیبہ سے حضرت عمر فاروقؓ نے والی شام حضرت امیر معاویہؓ کو ایک مکتوب ارسال کیا کہ فلسطین کے باقی علاقوں میں سے عسقلان کی طرف توجہ دیں اور اسے فتح کرنے کی سعی کی جائے۔ چنانچہ حضرت معاویہؓ نے امیر المومنین کے اس حکم کی تعمیل میں عسقلان کی طرف پیش قدمی کی اور اسے فتح کرلیا۔ اور بعض مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت عمروؓ بن العاص نے عسقلان کو فتح کیا تھا اور جب آپؓ اسے فتح کرنے کے بعد واپس ہوئے تو اہل عسقلان کی روم نے مدد کی اور انہوں نے نقض عہد کردیا اور باغی ہوگئے۔ ان حالات کے بعد حضرت امیر معاویہؓ نے عسقلان کی طرف پیش قدمی کی اور اسے دوبارہ فتح کیا۔ پھر وہاں اپنی افواج کو ٹھہریا اور حفاظتی دستے متعین فرمائے۔ حضرت معاویہؓ کے ساتھ دیگر صحابہ کرامؓ جو بلاد روم کی فتوحات میں شامل تھے ان مین حضرت عبادہؓ بن صامت، حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت شداد بن اوسؓ زیادہ قابل ذکر ہیں۔ ان حضرات نے حضرت امیر معاویہؓ کی نگرانی مین ان مہمات کو سر کیا اور ان مقامات کو اسلامی حکومت کے دائرہ میں شامل کیا۔

سیدنا معاویہؓ عہد عثمانی میں:

۲۴ ھ میں حضرت عثمانؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپؓ نے بھی امیر معاویہؓ کو دمشق کا عامل بنائے رکھا بلکہ ان کی ذہانت وفراست اور حربی صلاحیت دیکھ کر پورے شام کا گورنر بنادیا۔ حضرت معاویہؓ نے بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے فتوحات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کردیا اور آزمودہ جرنیلوں کو فوج کی کمان سپرد کی اور ان کو مختلف مقامات پر فوج کشی کرنے کا حکم دیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے طرابلس اور شام فتح ہوا۔ اس کے بعد خود ۲۵ھ ایک لشکر جرار کے ساتھ آگے بڑھے اور انطاکیہ، طرطوس، شمشاط، اور ملعلیہ تک کے علاقے فتح کرتے ہوئے عموریہ تک چلے گئے اور ان علاقوں کی فتوحات کے بعد یہاں نئی بستیاں سائیں، متعدد قلعے تعمیر کرائے، فوجی چھاؤنیاں بنوائیں اور مسلمانوں کو لاکر بسایا۔

سب سے پہلے بحری بیڑے کے موجد:

کم لوگوں کو علم ہوگا کا اسلام میں بحری بیڑے کے موجد حضرت معاویہؓ ہیں۔ ایک سیرت نگار لکھتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی فطرت عالمگیر تھی۔ ان کی ہمت عالی کا تقاضا یہ تھا کہ ایشیاء سے نکل کر یورپ وافریقہ پر حملہ ممکن نہ تھا جب تک کہ بحری بیڑہ نہ ہو۔ آپؓ کی دور اندیشی اور فراست ایمانی کا یہ فیصلہ تھا کہ اگر اسلام کو بہ حیثیت ایک نظام حیات دنیا پر

غالب کرنا اور روم کی غیر اسلامی شوکت وسطوت کو اپنے پاؤں تلے کچلنا ہے تو اس کے لیے بحری بیڑہ وجود میں لانا پڑے گا۔ چنانچہ آپؓ نے عہد فاروقی میں اس کا اظہار کیا تھا۔ جسے بعض وجوہ کی بنا پر حضرت عمرؓ نے منع کیا۔ پھر آپؓ نے عہد عثمانیؓ میں پہلا اسلامی بیڑہ بحیرہ روم میں اتارا اور کچھ ہی دنوں میں افریقہ اور یورپ کی وسیع سرزمین پر اسلامی جھنڈا لہراتا ہوا نظر آیا۔

فتح بلاد روم میں مرکز کی طرف سے امیر معاویہؓ کی معاونت:

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ۲۴ھ میں اہل روم نے ایک عظیم لشکر تیار کیا جس سے اہل شام خائف ہو گئے اور انہوں نے مرکز اسلام میں امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی خدمت میں اس امر کی اطلاع بھیجی اور امداد اور تعاون کی درخواست کی۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے کوفہ کے حاکم ولید بن عقبہ کو تحریری حکم بھیجا کہ یہ مکتوب پہنچتے پر آپ ملک شام میں مسلمان بھائیوں کی امداد کیلئے ایک امانت دار اور بہادر شخص کی ماتحتی میں ۸ یا ۹ ہزار مجاہدین بھیج دیں۔ چنانچہ ولید بن عقبہؓ والی کوفہ نے مرکز کی جانب سے مکتوب ملنے پر لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا۔ اور ان کو امیر المومنین کے فرمان کی اطلاع دی اور مسلمانوں کو جہاد کی اس مہم میں شرکت کی دعوت پر آمادہ کیا اور حضرت معاویہؓ کی معاونت اور اہل شام سے تعاون کی ترغیب دلائی اور تین دن کے اندر قریباً ۸ ہزار مجاہدین کا لشکر تیار کر کے سلمان بن ربیعہ کی سرکردگی میں ملک شام روانہ کیا وہاں لشکر اسلام مجتمع ہوئے تو انہوں نے اجتماعی طور پر بلاد روم پر حملہ کیا اور فتح حاصل کر کے بے شمار لوگوں کو قیدی بنا لیا۔ بہت سے غنائم حاصل کئے اور متعدد قلعوں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

فتح قبرص (سائپرس):

۲۵ھ میں حضرت معاویہؓ نے قلعوں کو فتح کیا اور مورخین لکھتے ہیں کہ ۲۷ھ میں آپؓ نے قنسرین کو بھی فتح کر لیا اور بعض مورخین کا قول ہے کہ ۲۷ھ میں امیر معاویہؓ نے قبرص کی طرف پیش قدمی کی اور اسے فتح کر لیا تھا۔

واقعہ شہادت ام حرامؓ اور جنت کی بشارت:

اکابر علماء نے لکھا ہے کہ معرکہ قبرص میں حضرت معاویہؓ نے بذات خود شرکت فرمائی آپؓ کی اہلیہ فاختہ بنت قرظہؓ بھی تھیں۔ اس معرکہ میں آپؓ کے ساتھ اکابرین صحابہؓ جن میں ابوذر غفاریؓ، ابودرداؓ، شداد بن اوسؓ اور عبادہ بن الصامتؓ، حضرت مقداد بن اسودؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ بھی شریک تھے۔ حضرت عبادہ بن الصامت کی اہلیہ ام حرامؓ بنت ملحان ان کے ساتھ تھیں جن کے متعلق حدیث صحیح میں ایک پیش گوئی جناب نبی کریم ﷺ کی موجود ہے۔ آپ ﷺ نے خواب سے بیدار ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو بحری غزوات کرے گا انہوں نے اپنے اوپر جنت کو واجب کر لیا۔ اس ارشاد کے سننے پر حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان میں داخل ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کے دو حصے ہیں ایک ام حرامؓ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق ہے کہ اس میں شامل لوگوں کو جنت نصیب ہوگی۔ یہ واقعہ ۲۷ھ میں حضرت امیر معاویہؓ کی سرکردگی میں اہل اسلام کو کی افواج کو پیش آیا۔ اور اس کا دوسرا حصہ مدینہ قیصر قسطنطنیہ کے غزوہ کے متعلق ہے جو ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں پیش آیا جب حضرات صحابہ کرام قبرص کی مہم سے فارغ ہو کر واپسی کا سفر اختیار کرنے لگے تو حضرت ام حرامؓ ایک خچر پر سوار ہوئیں مگر اس سے گر پڑیں اور وہیں انکا انتقال ہو گیا۔ علماء نے ذکر کیا ہے کہ جزیرہ قبرص میں ان کی قبر مبارک ہے وہاں کے لوگ ان کا بہت احترام کرتے ہیں اور بعض اوقات بارش طلب کرنے کیلئے ان سے توسل کرتے ہیں وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک صالحہ خاتون کی قبر ہے۔ اس واقعہ سے جناب نبی کریم ﷺ کی مذکورہ پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی کیونکہ ام حرامؓ پہلے بحری غزوہ میں شریک ہوئیں اور وہیں انتقال کر کے جنت میں خیمہ زن ہوئیں۔ مختصر یہ کہ جزیرہ قبرص کی فتح حضرت معاویہؓ کی مساعی سے ہوئی اور دیگر اکابر صحابہ کرامؓ بھی اس مہم میں ان کے ساتھ شامل تھے۔ اور اس غزوہ کے اہل جیش کے حق میں نبی کریم ﷺ کی طرف سے جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ پس حضرت معاویہؓ کے سمت یہ حضرات اس بشارت کے حق دار ہوئے یہ ایک بڑی خوش نصیبی ہے اور یہ بحری جنگیں مذکورہ پیش گوئیوں اور بشارتوں کے اعتبار سے حضرت معاویہؓ ﷺ کے بہترین فضائل وکمالات میں شمار کی جاتی ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ کی شہادت ایک شیعہ عبدالرحمن بن ملجم کے ہاتھوں سے ہوئی

> **انگریز مورخین کا یہ قول "مسلمانوں نے نصف صدی میں نصف دنیا پر حکومت کی" صرف سیدنا امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں پورا ہوتا ہے**

سیدنا معاویہؓ عہد علوی میں:

اسلام دشمنی سے لبریز یہودی شرارتی ذہن کی ناپاک سازشوں اور چالوں کی وجہ سے حضرت سیدنا علی مرتضیٰؓ اور حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کے مابین اختلاف رائے کو کافی حد تک بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا حالاں کہ بات صرف یہ تھی کہ سیدنا علیؓ کا خیال تھا کا بیعت خلافت کے قیام کے بعد قاتلین عثمان غنی کی سرکوبی کی جائے جب کہ سیدنا امیر معاویہؓ اس حق میں تھے کہ پہلے قصاص عثمان غنی لیا جائے پھر بیعت لی جائے۔ اس اختلاف میں کافی عرصہ گزرا اور کئی شورشیں دشمنوں کی طرف سے کی گئیں جس کے نتیجہ میں تاریخ میں کئی ایسے واقعات درج کر لیے گئے کہ جو ناموس صحابہؓ کے بالکل بر عکس ہیں۔ انہی سازشوں کی بدولت خوارج کا فتنہ اٹھا اور سیدنا علیؓ کی شہادت بھی ایک خارجی ابن ملجم کے ہاتھوں ہوئی۔ شہادت علی کے بعد سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما چھ ماہ کے لیے خلافت پر متمکن ہوئے مگر اپنی دور اندیشی اور صحابیت کے مقام کی سربلندی اور دانائی کے باعث آپؓ نے سیدنا امیر معاویہؓ سے صلح کر لی اور "فتح الباری" میں تحریر نبی ﷺ کی یہ پیشن گوئی پوری ہوئی:

"یہ میرا بیٹا سید ہے۔ خدا اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا۔"

ابتداء عہد خلافت اور فتوحات معاویہؓ

یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ خلافت راشدہ کے مبارک دور کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کا عہد خلافت اسلام میں بڑا اہم دور ہے۔ اس دور میں اسلام کو کامل فروغ حاصل ہوا۔ دین وشریعت کے تمام شعبوں میں ترقی ہوئی اور اس عہد کے باقی مخالف ادیان یہود ونصاریٰ وغیرہ پر اسلام غالب آ گیا اور انکی مخالفت پر کمربستہ عظیم سلطنتوں کا زور ٹوٹ گیا۔

چنانچہ اس زریں عہد کے حالات اور واقعات لاتعداد طور پائے جاتے ہیں۔ ان پر نظر غائر کرنے سے اس دور کی قدر ومنزلت اور اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اور حضرت معاویہؓ کی ملی خدمات کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور خلافت عادلہ کا بہترین نقشہ سامنے آتا ہے۔

سیدنا معاویہؓ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ان کی اوصاف حمیدہ سے عبارت مبارک زندگی کے تمام حالات خصوصاً فتوحات معاویہ کا مکمل تذکرہ ان قلیل صفحات میں کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لہٰذا مختصراً جناب امیر معاویہؓ کی فتوحات کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے امیر المومنین سیدنا معاویہؓ نے خوارج کا قلع قمع فرمایا۔

اور پھر شرقی ممالک، خراسان، ترکستان، بجستان، سمرقند وبخارا جیسے اہم علاقوں اور خطوں کو فقط اعلاء کلمۃ اللہ کے جذبۂ ایمانی سے فتح کیا اور یہاں خلافت اسلامیہ کا پرچم لہرایا۔ پھر قندھار، ہندوستان کے کئی علاقوں کو خلافت اسلامیہ میں ضم کیا۔ پاکستان میں چارسدہ کے علاقہ میں "اصحاب بابا" کے نام سے مشہور قبر سیدنا معاویہؓ کے دور میں یہاں بھیجے ہوئے ایک مشہور صحابیؓ کی ہے۔ فتوحات کا سلسلہ بڑھتا گیا اور بلاد روم، قسطنطنیہ، روڈس، قلعہ کمخ، بلاد افریقہ، قیروان، جلولاء، قرطاجنہ اور جزیرۂ قبرص جیسے اہم

CamScanner

علاقے خلافت اسلامیہ میں شامل ہوتے چلے گئے۔ اور اپنی وفات تک سیدنا امیر معاویہؓ نے 65 لاکھ 64 ہزار مربع میل کے رقبہ پر دین اسلام کا جھنڈا گاڑا۔ اور اسی لیے انگریز یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ "مسلمانوں نے نصف صدی تک نصف سے زائد دنیا پر حکومت کی"۔ اگر سیدنا معاویہؓ کے تابناک دور کو اسلامی تاریخ سے جدا کر دیا جائے تو یہ قول ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

کیا رفعت و عظمت اور شان بے نیازی ہے قافلۂ صحابیت کے اس عبقری صفت انسان کی کہ غیر مسلم بھی انگشت بدنداں ہے اور تعریف کیے بناء نہیں رہتا۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں صحابۂ کرامؓ کی شان میں تقریباً 750 آیات نازل فرمائیں ہیں۔ سیدنا ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور دیگر صحابۂ کرامؓ کے ساتھ ان آیات کا مصداق سیدنا معاویہؓ بھی ہیں۔ اور عمومی طور پر عظمت صحابیت کے حق میں جو احادیث نبویہ ہیں سیدنا معاویہؓ بھی دیگر صحابۂ کرامؓ کی طرح ان احادیث مبارکہ کے اہل ہیں۔ اور کئی احادیث مبارکہ خاص طور پر سیدنا امیر معاویہؓ کے لیے لسان نبوت سے صادر ہوئیں۔ جن احادیث کے مطابق سیدنا معاویہؓ اس حال میں روز قیامت تشریف لائیں گے کہ آں جنابؓ پر نور ایمان کے چادر ہوگی، امت میں سب سے حلیم الطبع سیدنا معاویہؓ ہیں۔ نطق پیغمبرؐ نے امیر معاویہؓ کو اپنا رازدار قرار دیا ہے۔ سیدنا امیر معاویہؓ سے تقریباً 133 احادیث روایت ہیں۔

حضرت معاویہؓ نے اپنی تجہیز و تدفین کے متعلق ہدایات دیں کہ "مجھے رسول اللہؐ نے ایک کرتا مرحمت فرمایا، جسے میں نے اپنی جان کے برابر حفاظت سے رکھا ہے۔ اب یہی میرا کفن ہوگا۔ حضور انورؐ کے کچھ تراشے ہوئے ناخن اور ریش مبارک کے کچھ بال میں نے شیشی میں حفاظت سے رکھ چھوڑے ہیں۔ یہ آنکھوں پر رکھ دینا بس یہی میرے لیے کافی ہیں۔ یہ فرما ہی رہے تھے کہ کلمہ توحید زبان پر آ گیا اور 22 رجب 60ھ مطابق 17 اپریل 680ء کو فضل و کمال اور رشد و ہدایت کا یہ آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت معاویہؓ کو غسل دیا گیا اور حسب وصیت اور تبرکات جو آپؓ نے محفوظ کیے ہوئے تھے۔ کفن میں شامل کیے گئے جب تجہیز و تکفین کے مراحل طے ہوچکے تھے تو نماز ظہر ادا کرنے کے بعد حضرت ضحاک بن قیسؓ نے نماز جنازہ جامع مسجد دمشق میں پڑھائی اور انہیں دارالامارۃ دمشق جسے الخضراء کہتے ہیں، میں دفن کیا گیا۔

☆☆☆

سیاست امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا انداز

فخر معاویہ لالیاں چنیوٹ

امام قرطبیؒ اپنی تاریخ کی کتاب میں بیان کرتے ہیں: حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں ایک مسلمان کو گرفتار کر کے رومیوں کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں پہنچا دیا گیا، اس مسلمان نے رومی بادشاہ کے سامنے جرأت کے ساتھ بات کی تو سپہ سالار نے اسے تھپڑ مارا، اس قریشی قیدی کی زبان سے نکلا اے معاویہؓ ہمارا اور آپ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ آپ ہمارے امیر ہیں اور ہم اس طرح سے ضائع کیے جا رہے ہیں، یہ بات

جب حضرت امیر معاویہؓ تک پہنچی تو آپ نے فدیہ بھجوا کر اس قیدی کو آزاد کروالیا اور اس سے رومی سپہ سالار کا نام پوچھ لیا جس نے اسے تھپڑ مارا تھا، پھر حضرت امیر معاویہؓ نے بہت غور و فکر کے بعد اپنے ایک نہایت معتمد، صاحب فراست اور تجربہ کار عسکری قائد کو اس کام کے لئے منتخب کیا اور اسے کہا تم کسی تدبیر سے اس سپہ سالار کو پکڑ کر لے آؤ، اس قائد نے کہا کہ اس کے لئے میں پہلے ایک ایسی کشتی بنانا چاہتا ہوں جس کے چپو خفیہ ہوں اور وہ بے حد تیز رفتار ہو، حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا تمہیں جو سمجھ آئے وہ کرو اور آپؓ نے اسے ہر طرح کے اسباب فراہم کرنے کا حکم جاری فرما دیا، جب کشتی تیار ہوگئی تو آپؓ نے اسے بے شمار مال و دولت اور تحفے تحائف دے کر فرمایا کہ تم ایک تاجر بن کر قسطنطنیہ جاؤ اور کچھ تجارت کرنے کے بعد بادشاہ کے وزیروں سپہ سالاروں اور خصوصی درباریوں کو تحفے تحائف دینا مگر اس سپہ سالار کو کچھ نہ دینا جب وہ تم سے شکوہ کرنے لگے تو کہنا کہ میں آپ کو نہیں پہچانتا تھا، اب میں نے آپ کو پہچانا ہے اگلی بار آپ کے شایان شان تحفے لے آؤں گا، فی الحال تو آپ کے مناسب میرے پاس کچھ نہیں ہے چنانچہ اس قائد نے ایسا ہی کیا اس کے بعد وہ قائد واپس آ گیا اور اس نے پوری کارگزاری حضرت امیر معاویہؓ کو سنائی، انہوں نے پہلے سے کئی گنا زیادہ مال و دولت اور تحفے تحائف دے کر اسے کہا کہ روم واپس جاؤ، دوسروں کے ساتھ ساتھ اس سپہ سالار کو بھی تحفے دینا اور واپسی کے وقت اسے کہنا کہ میں تم سے خصوصی مگر خفیہ دوستی رکھنا چاہتا ہوں تمہیں جو چیز ضرورت ہو مجھے بتا دو، میں تمہارے لئے لے آؤں

گا تا کہ پہلے والی کمی کی تلافی ہو سکے، اس سپہ سالار نے ایک رنگ برنگی ریشمی چادر کی فرمائش کی اور اس کی لمبائی چوڑائی بھی بتائی وہ قائد جب واپس آئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے مطلوبہ چادر تیار کروانے کا حکم دیا اور ایسی چادر تیار کروائی جسے دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔

حضرت امیر معاویہؓ نے یہ چادر اسے دے کر فرمایا کہ جب تم قسطنطنیہ کے ساحل کے قریب پہنچنا تو اس چادر کو کشتی کے اوپر بچھا دینا اور اسے کسی طرح اپنی کشتی میں بلوا لینا، جب وہ آجائے تو اسے یہ چادر اور دوسرے تحفے دے کر باتوں میں لگا دینا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دے دینا کہ وہ خفیہ چپو چلا کر کشتی کو کھلے سمندر میں لے آئیں، وہاں آ کر کشتی کے بادبان کھول لینا اور سپہ سالار کو باندھ کر میرے پاس لے آنا، عسکری قائد چادر لے کر روانہ ہوگیا، رومی سپہ سالار کو جب کشتی کے آنے کی اطلاع ملی تو اسے دیکھنے کے لئے نکل آیا جب اس نے وہ ریشمی چادر دیکھی تو اس کی عقل اڑ گئی اور وہ خود اس کشتی پر جا پہنچا، خفیہ چپو چل رہے تھے اور رومی کو کچھ پتہ نہیں تھا جب کشتی کے بادبان کھلے تو اس نے حیرانی سے پوچھا یہ کیا ہوا؟ مسلمانوں نے اس کو اسکے ساتھیوں سمیت باندھ دیا اور حضرت امیر معاویہؓ کے پاس لے آئے، آپؓ نے اس قریشی مسلمان کو بلوایا اور فرمایا کیا اس نے تمہیں تھپڑ مارا تھا؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا کہ اٹھو اور ویسا ہی تھپڑ تم بھی مار لو مگر اس سے زیادہ نہیں، قریشی نے اٹھ کر تھپڑ مار دیا، تو آپ نے عسکری قائد سے کہا کہ اب رومی کو وہ چادر دے کر واپس چھوڑ آؤ اور اس رومی سے کہا کہ اپنے بادشاہ کو کہہ دینا کہ مسلمانوں کا خلیفہ اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ تمہارے تخت پر بیٹھنے والے تمہارے سپہ سالاروں اور سرداروں سے اپنے ایک مسلمان کا بدلہ لے سکے، جب کشتی والے اسے لے کر قسطنطنیہ پہنچے تو دیکھا کہ رومیوں نے ساحل پر حفاظتی زنجیریں لگا دی ہیں چنانچہ انہوں نے اس رومی سپہ سالار کو وہیں پھینکا اور اسے چادر بھی دے دی، جب یہ واقعہ رومی بادشاہ تک پہنچا تو اس کے دل میں امیر معاویہؓ کی عظمت و ہیبت اور زیادہ بڑھ گئی۔

سیدنا امیر معاویہؓ کے دور میں ایک مسلمان نے رومی بادشاہ کے سامنے جرات سے بات کی تو سپہ سالار نے اسے تھپڑ مار دیا حضرت معاویہؓ اس وقت چین سے نہیں بیٹھے جب تک اس زیادتی کا بدلہ نہیں لے لیا۔

امیر المؤمنین

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اصلاحات

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں عوام کی بہتری کے بہت سے کام کیے، اس کے باوجود، وہ زیادہ تر فاروقی رضی اللہ عنہ اور عثمانی رضی اللہ عنہ اصولوں پر عمل کرتے رہے۔ رعایا کے بچوں کی پرورش کے لئے وظائف سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے تھے۔ خلافت عثمانی میں بھی اسی طرح عمل ہوتا رہا۔ مگر وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ آپ نے بھی اپنے زمانہ میں اس چیز کو قائم رکھا، البتہ اس میں یہ تبدیلی اور ترمیم فرمائی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بچہ پیدا ہوتے ہی وظیفہ شروع ہو جاتا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ چھڑانے کے بعد اس کا وظیفہ جاری فرمایا۔ (فتوح البلدان ۲۶۴)

علاوہ ازیں آپ نے متعدد سرکاری کارکن مقرر فرمائے جو روزانہ قریہ بہ قریہ اور شہر بہ شہر پھر کر اس بات کا پتہ چلاتے کہ کس کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ وہ سرکاری ملازمین نہ صرف بچوں کی پیدائش ہی کا پتہ چلاتے بلکہ یہاں تک خبر رکھتے کہ کسی کے ہاں کون مہمان آیا ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ اور ان سب حالات سے حکومت کو روزانہ باخبر رکھتے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۱۳۲)

مساجد کی تعمیر:

آپ نے اپنے عہد خلافت میں کثرت سے نئی مساجد اور بہت سی پرانی مساجد کو شہید کرا کر از سر نو تعمیر کروایا۔ چنانچہ زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے بصرہ کی جامع مسجد جو کہ بہت پرانی تھی اور چھوٹی بھی، شہید کروا کر از سر نو اینٹ اور چونے سے نہایت وسیع اور خوبصورت شکل میں بنوایا اور اس کی چھت ساگوان جیسی قیمتی لکڑی کی بنوائی گئی تھی۔

(فتوح البلدان بلاذری ص ۵۵، معجم البلدان لیاقوت الحموی جلد ۲ ص ۳۲۳-۳۲۴)

عبدالرحمٰن بن سمرہ نے بصرہ میں کابلی طرز کی ایک مسجد تعمیر کروائی۔ مصر میں مساجد کی تعمیر میں میناروں کا بالکل رواج نہ تھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گورنر سیدنا مسلمہ بن مخلد نے تمام مساجد کے مینار تعمیر کرائے۔

(الاصابہ لابن حجر جلد ۳ ص ۴۱۹ تذکرہ مسلمہ بن مخلد مقریزی جلد 2)

قبرص جس کو خلافت عثمانی میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہی نے فتح کیا تھا۔ بہت سی مساجد تعمیر کروائی گئیں۔ (فتوح البلدان ص ۱۶۰)

سیدنا عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے قروان کی آبادی میں ایک بہت بڑی جامع مسجد تعمیر کروائی۔

(فتوح البلدان ص ۲۳۰ معجم البلدان ذکر قیروان)

مصر میں مسجدوں کے میناروں کا رواج بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔ (مقریزی جلد ۲ ص ۲۴۸)

اور عراق کی بصرہ مسجد میں بھی زیاد بن ابی سفیان نے سب سے پہلے پتھر کے مینار بنوائے۔

(فتوح البلدان ص ۳۵۶)

غلاف کعبہ:

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانوں میں بیت

امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت، بحری جنگوں کے عروج کا زمانہ تھا اس میں جو لڑائیاں ہوئیں ان کی مثال نہیں ہے۔

اللہ پر معمولی قسم کا غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قیمتی غلاف چڑھانا شروع کیا۔ لیکن سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک تو خانہ کعبہ کی خدمت کے لئے متعدد غلام مقرر فرمائے۔ دوسرے دیبا اور حریر کا بہترین غلاف بیت اللہ پر چڑھایا۔ (یعقوبی جلد ۲ ص ۲۸۳)

غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یوحنا کے گرجے کے پاس ایک مسجد بنائی گئی تھی۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں مسجد کو وسیع کرنے کے خیال سے گرجا کو بھی مسجد میں شامل کرنا چاہا۔ لیکن عیسائی گرجا کی زمین دینے پر راضی نہ ہوئے۔ لہٰذا آپ نے مسجد کی وسعت کا ارادہ ترک فرما دیا اور زبردستی گرجا کو مسجد میں شامل نہ کیا تا کہ ان کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔

(فتوح البلدان ص ۲۳۱)

آپ نے ہر ممکن کوشش کی کہ غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت ہو اور ان کے گورنروں اور حکام کے ہاتھوں کسی غیر مسلم کی جان اور مال کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔ چنانچہ آپ نے ایک مرتبہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ صحابی رسول کو مصر کا گورنر مقرر فرمایا۔ وہ مصر کے ایک گاؤں میں اپنا رہائشی مکان بنوانا چاہتے تھے۔ اس غرض کے لئے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہزار جریب زمین دی۔ انہوں نے ایک غیر آباد زمین اس مقصد کے لئے منتخب فرمائی۔ آپ کے خادم نے کہا۔ حضرت! یہ جگہ غیر آباد ہے۔ مکان کی تعمیر کے لئے یہ جگہ اچھی نہیں۔ اس لئے آپ کوئی عمدہ قطعہ زمین منتخب فرمایئے۔ سیدنا عقبہ بن عامر نے فرمایا! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کسی ذمی کی زمین اس کے قبضہ سے نکال کر اپنا مکان تعمیر کروں۔

(مقریزی جلد ۱ ص ۲۰۸)

زراعت اور اس کے وسائل کی ترقی:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے زراعت اور اس کے وسائل کی طرف بھی خاص توجہ فرمائی تھی، زرعی وسائل کی ترقی کے لئے نہریں کھدوائیں۔ جن سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایکڑ اراضی سیراب ہوتی تھی۔ جس سے ملک کی پیداوار میں بہت ترقی ہوئی۔ چنانچہ مدینہ کے قرب و جوار میں نہر کظامہ نہر ارزق اور نہر شہداء وغیرہ متعدد نہریں کھدوائیں۔

(وفاء الوفا للسمودی جلد ۲ ص ۱۱۷ خلاصۃ الوفاء ص ۱۳۶)

زیاد بن ابی سفیان نے نہر معقل کو جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے کھدوائی تھی، دوبارہ کھدوا کر صاف کروایا۔ (فتوح البلدان ص ۳۶۶)

بخارا کے کوہستان سے عبیداللہ بن زیاد نے ایک نہر کھدوائی۔ (طبری جلد ۷ ص ۱۶۹)

نہروں کی کھدوائی کے علاوہ پہاڑوں کی گھاٹیوں کے گرد بند بندھوا کر بڑے بڑے تالاب بنوائے گئے۔ جن میں موسم برسات میں پانی جمع ہوتا اور ضرورت کے وقت آب پاشی اور دیگر کاموں میں لایا جاتا۔ (وفاء الوفاء جلد ۲ ص ۲۲۱)

پانی کی اس فراوانی سے ملک کی زرعی حالت میں کافی حد تک ترقی ہوئی صرف مدینہ کے قرب و جوار میں نہروں سے ڈیڑھ لاکھ وسق کھجوریں اور ایک لاکھ دس وسق گندم پیدا ہوتی تھی۔

(وفاء الوفاء جلد ۲ ص ۲۳۷)

لوگ اس منصوبے کو حیرت و استعجاب کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس کی عرب لوگ تکمیل کو بالکل ناممکن خیال کرتے تھے

نہروں کی کھدائی کے علاوہ پہاڑوں کی گھاٹیوں کے گرد بند بنا کر بڑے بڑے تالاب تیار کیے گئے جن میں پانی جمع کر کے آب پاشی اور دیگر ضرورتوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

نئے شہروں کی تعمیر:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا جو علاقہ فتح کرتے وہاں نئے شہر آباد فرماتے تھے، آپ نے شہروں کی تعمیر کا بہت بڑا منصوبہ ترتیب دیا تھا۔

ایک روز سیدنا عقبہ رحمۃ اللہ علیہ بن نافع گورنر افریقہ نے جنگل کے ایک

کنارے کھڑے ہوکر ان جنگلی جانوروں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اے سانپوں اور درندو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ تم یہاں سے چلے جاؤ، کیونکہ ہم اس جنگل کو اپنا ٹھکانہ بنانا چاہتے ہیں اور اس کے بعد جس جانور کو ہم اس جنگل میں دیکھ لیں گے۔ اس کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔" (ابن الاثیر جلد ۳ ص ۲۱۳)

اس روز لوگوں نے دیکھا کہ جنگل کے سانپ درندے اور دوسرے موذی جانور اپنے بچوں کو چمٹائے اس جنگل کو چھوڑ رہے تھے اور اسی روز وہ جنگل ان موذی جانوروں سے یک قلم خالی ہوگیا۔ یہ دیکھ کر بربروں کی کثیر تعداد خلوص دل سے مسلمان ہوگئی۔

(ابن الاثیر جلد ۳ ص ۲۳۰ معجم البلدان جلد ۷ ص ۱۹۴ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۴۵، ہسٹری آف دی سیرسنز ص ۷۹)

جنگل کے خالی ہونے کے بعد وہاں قیروان نامی ایک شہر آباد کیا گیا ایک جامع مسجد تعمیر کی گئی۔ لوگوں نے بھی اپنے مکانات تعمیر کئے اور اپنے محلوں میں مساجد بنائیں۔ جس سے ان کو پانچ وقتی نماز میں سہولت ہوگئی۔ شہر کی وضع اس طرز کی تھی کہ شہر کے عین وسط میں دارالامارت تھا اور اس کے گرد چاروں طرف مسلمانوں کے محلے بنائے گئے۔ اس کی تکمیل ۵۵ھ میں ہوئی۔

یہ شہر صرف اس لئے بسایا گیا تھا تاکہ افریقی بربروں کو مطیع ومنقاد رکھا جاسکے۔ کیونکہ وہ ایسی قوم تھے کہ جب ان کے سروں پر فوجی طاقت مسلط نہ رہتی وہ بغاوت سے باز نہ آتے تھے۔ یہاں ایک فوجی چھاؤنی بھی قائم کی گئی۔ اس شہر نے بعد کے زمانے میں اس قدر ترقی کی کہ یہ شمالی افریقہ کا ایک بہت بڑا شہر بن گیا۔

رعایا سے سلوک

بیت المال کا منہ رعایا اور اس کے آرام وآسائش کے لئے کھول دیا گیا تھا اور اہل نبوت پر تو ہر وقت داد ودہش ہوتی رہتی تھی۔ چنانچہ دس لاکھ درہم سالانہ سیدنا حسن ؓ، سیدنا حسین ؓ، سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ اور سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار کو دیا جاتا تھا۔

(شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ ص ۸۲۳)

اس کے علاوہ ان بزرگوں کو عطیات اور ہدیوں کی شکل میں بھی بہت کچھ دیا جاتا تھا۔

(مقتل ابی مخنف ص ۷ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۱۳۷، ص ۱۵۰، ص ۱۵۱)

بلکہ ایک مرتبہ تو سیدنا حسن ؓ کو چالیس لاکھ درہم دیئے اور ایک دفعہ دونوں بھائیوں کو بیس بیس لاکھ درہم عطا فرمائے

(البدایہ جلد ۸ ص ۱۳۷)

بیت المال کے سابق مصارف کو اسی طرح قائم رکھا۔ اکابر صحابہ ؓ کے جو وظائف جاری تھے ان کو بھی برابر جاری رکھا بلکہ اضافہ بھی کیا۔ سیدنا امیر معاویہ ؓ بھی دوسرے تمام خلفاء راشدین کی طرح امہات المؤمنین ؓ کی خدمت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے تھے۔

اکثر دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ انہوں نے کئی کئی لاکھ کی رقم سیدہ عائشہ ؓ اور دوسری امہات المؤمنین ؓ کو پیش کی۔

(مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۲۵)

اگرچہ آل ابی طالب اور دوسرے کئی اعیان واشراف آپ کے خلاف رہے تھے۔ لیکن آپ کی فیاضی کا ابر ہمیشہ ان پر برستا رہا۔ (الفخری ص ۵۵)

ایک دفعہ سیدنا عقیل ؓ کو جو سیدنا علی ؓ کے بڑے بھائی تھے۔ چالیس ہزار کی رقم دے دی۔

(اسد الغابہ لابن الاثیر تذکرہ عقیل ؓ)

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ جو کسی زمانہ میں سیدنا علی ؓ کے ساتھیوں میں سے ہونے کی وجہ سے آپ کے مخالف تھے ہمیشہ آپ کی تعریف کے گن گایا کرتے تھے کہ "لوگ معاویہ سے بحر بے کراں کی طرح مستفیض ہوتے ہیں۔"

(طبری جلد ۲ ص ۱۸۸)

سیدنا امیر معاویہ ؓ نے افریقہ کے جنگل کٹوا کر اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا بحری بیڑا تیار کیا جس میں سات سے زیادہ جہاز تھے۔

عسکری نظام:

آپ نے نہ صرف اندرون ملک ہی رفاہی امور کی طرف توجہ دی بلکہ ایک بہترین عسکری نظام قائم فرما کر ملک کے دفاع کو مضبوط سے مضبوط تر بنادیا۔ سپہ سالاری کا عہدہ کئی پشتوں سے بنی امیہ میں چلا آرہا تھا۔ خود آپ کے والد ماجد سیدنا ابوسفیان ؓ ساری عمر فوج کے سپہ سالار رہے اور آپ نے بھی کئی مواقع پر فوج کی سپہ سالاری کے فرائض انجام دیئے۔ اس وجہ سے آپ کے زمانہ میں فوج کے صیغہ میں خاصی ترقی ہوئی۔

افواج:

بری فوج کا انتظام سیدنا عمر الفاروق ؓ ہی کے زمانہ سے بڑا مستحکم تھا۔ لیکن آپ نے پھر بھی اس میں بہت اضافے کئے۔ فوجیوں کی تنخواہیں دگنی کردی گئیں اور ان کی ادائیگی میں خاص تاریخ کا تعین کردیا گیا۔

(الاسلام والحضارۃ العربیہ ج ۲ ص ۱۵۸)

فوج دو حصوں میں تقسیم تھی۔ تنخواہ دار فوج اور رضا کار فوج کو بھی باقاعدہ تنخواہ دار فوج میں منتقل کیا۔

آپ کے عہد میں باقاعدہ فوج کی تعداد ۲ لاکھ بیس ہزار تھی جو کہ حسب ذیل چھاؤنیوں میں رہتی تھی۔

کوفہ کی چھاؤنی میں	۶۰ ہزار
بصرہ کی چھاؤنی میں	۷۰ ہزار
مصر کی چھاؤنی میں	۴۰ ہزار
اور شام میں	۶۰ ہزار

(التمدن الاسلامی از جرجی زیدان جلد ۱ ص ۱۳۶، ص ۱۲۸)

موسموں اور ملکوں کے اختلاف کی وجہ سے فوج کے دو حصے کردیئے گئے تاکہ فوجی مہموں میں کوئی مزاحمت پیش نہ آئے۔

(۱) شتائیہ (سرمائی فوج)

(۲) صائفہ (گرمائی فوج)

(محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ جلد ۲ صفحہ ۴۹۲)

علاوہ ازیں ایک ریزرو (RESERVE) فوج کی تشکیل کی گئی۔ اس فوج کے سپہ سالار سیدنا معاویہ کے خصوصی فوجی مشیر تھے۔ ریزرو فوج کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

(۱) بری (زمینی فوج)

(۲) بحری (سمندری فوج)

فوج میں زیادہ تر دو قبیلوں کے لوگ تھے۔

(یمنی) اور (قیسی)

یمنیوں کو بحری ریزرو فورس میں اور قیسیوں کو بری ریزرو فورس میں شامل کیا گیا۔

بعد ازاں ان دونوں کو یکجا کردیا گیا۔

(التمدن الاسلامی جرجی زیدان جلد ۱ ص ۱۳۶)

فوج کے اسلحہ میں بھی اضافہ کیا گیا اور منجنیق (ایک توپ جس میں پتھر استعمال ہوتا تھا اور ذریعہ سنگ باری کرکے شہر پناہ کو مسمار کیا گیا۔

(ابن الاثر جلد ۳ ص ۱۲۷، یعقوبی جلد ۲ ص ۲۵۸)

اسلامی بحریہ:

بحریہ فوج کی اگرچہ خلافت عثمانی میں آپ ہی نے تشکیل کی تھی، لیکن اپنے دور خلافت میں اس میں بہت اضافہ کیا۔ سیدنا عثمان ؓ کے دور ہی میں پانچ سو جہازوں کے بیڑے کے ساتھ قبرص پر حملہ کیا گیا تھا، لیکن اس زمانہ میں مسلمانوں کا بحری بیڑہ اس قدر طاقتور ہوچکا تھا کہ بازنطینی بیڑا جو کہ دنیا کا سب سے بڑا بیڑہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے سامنے بالکل گرد تھا۔ چنانچہ روڈس اور ارواڈ وغیرہ جزائر کی مہمات پر اسلامی بحریہ ۱۷۰۰ جنگی جہازوں پر مشتمل تھی۔

(الاسلام والحضارۃ العربیہ جلد ۲ ص ۱۵۸)

مسلمانوں نے بحریہ کا مرکز بحر روم کو ٹھہرایا۔ بحری فوج میں شامی، افریقی اور اندلسی مسلمان شریک ہوئے۔ اسلامی، بحری کشتیاں بازنطینی کشتیوں سے ضخیم ہوا کرتیں لیکن رفتار میں ان سے کم تھیں۔ ہر جنگی جہاز کا ایک قائد ہوتا تھا جسے "مقدم" کہا جاتا تھا۔

(النظم الاسلامیہ ص ۲۴۵، ص ۲۵۴)

جہاز سازی کے کارخانے:

اسلامی بحریہ کی مزید ترقی کے پیش نظر ملک کے ساحلی علاقوں میں متعدد جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے گئے۔ پہلا کارخانہ ۵۴ھ میں مصر میں قائم ہوا۔

(حسن المحاضرہ جلد ۲ ص ۱۹۱)

بعد ازاں اردن میں عکا کے مقام پر ایک عظیم الشان کارخانہ قائم ہوا۔ ملک کے تمام کاریگر اور بڑھئی جمع کرکے ان کو تمام ساحلی مقامات پر بسایا گیا، تاکہ ان کارخانوں کے لئے لیبر کی

بقیہ صفحہ 34 پر

سائیں طوطا چشم

شاہین پروازی

قد از حد رفتہ، چہرہ سیاہی مائل۔ ناک نقشہ سے جنوبی پنجاب کی حاضر جواب قوم کے فرزندِ دل بند معلوم ہوتے ہیں۔ پیشانی مناسب حد تک کشادہ مگر اکثر عرق آلود، آنکھیں چار، چاروں مستعار۔ دو اُلو کی، دو شِکرے کی۔ لیکن ان کے عقیدت مند انہیں پیار سے نورِ چشم کی بجائے "سائیں طوطا چشم" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ غضب کی نگاہ رکھتے ہیں:

اُٹھے تو بچے پناہ مانگیں
گرے تو خانہ خراب کر دے

عقابِ شب زندہ دار اور انتھک ہیں۔ تاریک سناٹوں میں دیکھنے کیا تاڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اندھیرا ہو یا اجالا، شکار سے نہیں چوکتے۔ اپنے "حیضہ علمی" سے باہر نکل آئیں تو مغنیجانِ شہر اُن سے چُھپتے پھرتے ہیں۔ بزبانِ خود "آہوانِ شہر کو دیکھ لیں تو اُن کی آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے" اندھے سے کام لینے میں مشاق اور اُسے گھر پہنچانے میں طاق ہیں۔

زبان کالی ہے، دمِ گفتگو بچھو جھڑتے ہیں۔ چال فتنہ، ڈھال تقیہ اور حال خستہ ہے۔ منافقت کو حکمت اور غیبت کو صحت کا راز قرار دیتے ہیں۔ بولیں تو ضلع جگت، چپ رہیں تو بگلا بھگت۔ سینہ، کینۂ معاصرت کا خزینہ و دفینہ

اِک طرفہ تماشا ہے "حضرت" کی طبیعت بھی

ہمہ پہلو شخصیت، لیکن دو رخی نمایاں ہے۔ چہرۂ اسود سے جو اسیس العلماء کا گشتہ اور دیدۂ مُدوّر سے تاریخ کی غیر مجلد کتاب کا پشتہ معلوم ہوتے ہیں۔ طبیب حاذق بھی ہیں۔ اُن کی طب میں نسوار کا استعمال انسدادِ نزلہ و زکام کے لیے اکسیر ہے اور بیت الخلاء میں سگریٹ پینا ازالۂ غم اور قبض کشائی کے لیے تیر بہدف ہے۔ ایک واقفِ اسرار دروں کا کہنا ہے کہ حضرت خود اس پر عامل ہیں۔ بقول اُن کے "ایک مرتبہ حضرت حوائجِ ضروریہ سے فارغ ہو کر باہر آئے تو دھواں بھی اُن کے ساتھ نکل رہا تھا۔ وہ گنگنا رہے تھے......

سگریٹ سلگایا تھا غم بھلانے کے لیے
دھواں جو نکالا تیری تصویر بن گئی

انہیں انجمن دین دارانِ قدیمی رجسٹرڈ کے لیے مضافاتِ ریاست بہاول پور کی سوغات حسرت آیات سمجھ لیجیے۔ اللہ قبول فرمائے! زندگی کی بیسیوں بہاریں اِسی انجمن کے دستر خوان پر گزاری ہیں۔ اللہ کا شکر ہے قادیانیوں کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں اور کئی قادیانیوں کی پشت پر فتح کے جھنڈے گاڑے ہیں لیکن امامت کو نبوت سے اعلیٰ ماننے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ
حضرت اقدس کی "عین غین" سے یاری بھی دیکھ
اہلِ دیں میں دین کی ارزاں تجارت کا طریق
علم و فہم و عقل کی کساد بازاری بھی دیکھ

محدود سوچ، محدود دماغ اور محدود فکر کے باوجود ان کا کام قدرے غیر محدود ہے۔ ہر دم سرگرم عمل رہنے کی وجہ سے ہر وقت سر "گرم" رہتا ہے۔ دماغ چھوٹا، عمامہ بڑا ہے۔ ذہن سازشوں کی شرم گاہ اور دل آتشِ بغض وحسد کے الاؤ سے روشن ہے۔ خوردوں میں بزعم خود بزرگ ہیں اور بزرگوں کے استعمال کے فن میں اتارو ہیں۔ بقولِ خود......

"بزرگوں کو سٹیج پہ بٹھا کے خود پیچھے بیٹھ کر گیم بناتے اور جلیبی تلتے ہیں"

وقت کے نام ور سرقہ باز، قینچی مار اور چربہ ساز مصنف ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی صفیں کھانے کے بعد سینکڑوں صفحات اُگل کر جگالی کر رہے ہیں۔ زندگی بھر کا تحریری سرمایہ "وسایا شریف" کا جدید ایڈیشن اور گھاس پھوس کا ڈھیر ہے۔ جوش میں لکھتے اور جوش میں بولتے ہیں۔ پکڑے جائیں تو مُکر جاتے ہیں یا معذرت کر لیتے ہیں بقولِ غالب:

پکڑے جاتے ہیں "بزرگوں" کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

خطیب شرر بار ہیں، ان کی خطابت بلبلاتے اونٹ کی صدائے بازگشت ہے۔ سٹیج پر تشریف لائیں تو سامعین آئندہ مقرر کے انتظار میں گوارا کرتے ہیں۔ شعلہ بیانی کی جھاگ سے مجمع مدہوش ہو جائے تو "شہر سدوم" پڑھ کر مجمع "مشہوت" کر دیتے ہیں۔ اُن کے علم و فضل اور ترتیب و تحقیق کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ لیکن معلومات دیدہ شنیدہ اور چیدہ چنیدہ ہیں، فہرست کتب کے نام ور عالم اور ہر دستر خوان کے خوشہ چین ہیں۔ ہاضمولا نہیں فارمولا استعمال کرتے ہیں۔ جہالت کا کوہِ استقامت ہیں ...... "جہاں روزِ اوّل کھڑے تھے کھڑے ہیں"

کسی زمانے میں اُن کی تقریر سن کر مرزا ناصر کو دل کا دورہ پڑ گیا تھا، پروفیسر ظفر اللہ شفیق کو خدشہ ہے کہ یہ حادثہ ان کے ساتھ بھی پیش آ سکتا ہے۔ دیرینہ ہم مزاجی، ہم ذوقی اور ہم جنسی کے باوجود "دستکار پروفیسر" کے ہاں عرصہ دراز سے اُن کی تقریروں کا سماع متروک ہے۔ معاصر دینی تحریکوں اور شخصیات کے خفیہ ایجنسیوں سے تعلق کے حوالے سے اُن کی تحقیق درست مان لی جائے تو خود اندر کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ اُن کی تحقیق کے مطابق مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ تک تمام شہداء ناموسِ صحابہ اور اُن کی جماعت سپاہ صحابہ "موساد" کے ایجنٹ ہیں۔ قائد اہلِ سنت مولانا محمد احمد لدھیانوی اور ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کو بھی ایجنسیوں کا آلۂ کار بتاتے ہیں۔

پسندیدہ غذا سپاہِ صحابہ کے شہیدوں کا زندہ اور تر و تازہ گوشت ہے۔ کبھی تفنّنِ طبع کے لیے مُردہ گوشت کھانے کو جی چاہے تو "فراقِ یاراں" اور "یادِ دلبراں" سے ذائقہ بدلتے اور پیٹ کا دوزخ بھر لیتے ہیں۔ لیکن...... ھل من مزید کی صدائے حق بھی بلند کرتے رہتے ہیں۔ الغرض اِک بجھارت، اِک فسانہ، اِک معمّہ، اِک پہیلی ہیں:

مزاجِ شاہی، ذوقِ عجمی، طبیعت "خاکساری" ہے
"یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے"

☆☆☆☆☆☆

تبصرہ کتب

☆ اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی موثر ترسیل ممکن نہیں ہو سکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ تبصرہ کتب کے نام سے شروع کر رہے ہیں جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔

☆ اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا وہ بھی ہم شائع کر سکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے دو عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان

0300-7916396

امیر المسلمین، خال المومنین، راز دار نبوت، کتابت وحی کا بے تاج بادشاہ، امام تدبر و سیاست سیدنا امیر معاویہ ؓ کی شخصیت ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

تابعین نے بھی دم عثمانی کے قصاص کا مطالبہ کیا، ان حضرات کی رائے یہ تھی کہ پہلے ان قاتلین سے قصاص لیا جائے اس کے بعد خلیفہ کی بیعت تسلیم کی جائے گی اس کے بغیر ہم آپ کی بیعت

معاویہ ؓ سے ملاقات ہوئی اور سب معاملات طے کر لئے گئے اور اس طرح حضور ﷺ کی آپ کے حق میں دی گئی پیشن گوئی پوری ہوئی، حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور پاکؐ

کاتبِ وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اعجاز احمد عثمانی
سیالکوٹ

سیدنا امیر معاویہ ؓ امت مسلمہ کے ماموں ہیں بایں طور پر کہ آپ ؓ کی بہن سیدہ ام حبیبہؓ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں اور نص قرآنی:

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہتہم

حضرت محمد ﷺ کی جتنی بھی ازواج ہیں سبھی مومنوں کی مائیں ہیں، جب وہ عورتیں جو آقا ﷺ کے نکاح میں آ کر ہماری مائیں بن گئیں تو ان عورتوں کے جو بھائی ہوں گے تو لامحالہ ہمارے ماموں ہوئے اور آقا ﷺ کے رشتے میں سالے ہوئے اس بناء پر سیدنا امیر معاویہ ؓ مومنین کے ماموں ہوئے اسی لئے آپ ؓ کو خال المسلمین کہا جاتا ہے۔

آقا ﷺ کو سیدنا امیر معاویہ ؓ پر اتنا اعتماد تھا کہ سرور کونین ﷺ ہر دل و راز کی بات سیدنا امیر معاویہ ؓ کو بتا دیتے تھے۔ دور نبوت میں آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کو آقا ﷺ کے حکم پر لکھنے کا اعزاز بھی حضرت معاویہ ؓ کو حاصل ہے، حضرت امیر معاویہ ؓ کے دست مبارک پر امام حسن ؓ نے خلافت سے دستبردار ہو کر بیعت کر کے حضرت امیر معاویہ ؓ کو خلافت کا منصب سونپ دیا جس کی وجہ سے آپ نے امیر المومنین بننے کا اعزاز حاصل کیا اور پھر اپنے دور خلافت میں اس تدبر و تفکر، سیاست و امارت کے ساتھ اسلام کا پرچم لہرایا کہ آپ کے بعد کسی حکمران میں سیدنا امیر معاویہ ؓ کی سیاست اور تدبر کی مثال قائم کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

دورِ خلافت...... ضروری وضاحت:

شہادت سیدنا عثمان غنی ؓ کے بعد شہادت کے واقعہ کے اثرات اکابر صحابہ اور تابعین میں نمایاں تھے نعمان بن بشیر اور دیگر حضرات ملک شام چلے گئے وہاں ملک شام کے گورنر سیدنا معاویہ ؓ تھے، ان حضرات نے شہادت عثمانی کے دردناک مناظر ذکر کئے، پھر قاتلین کا حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی بیعت کرنا اور انکے ساتھ مجتمع ہونا بیان کیا اور انکی شر انگیزیاں اور سرگرمیاں بیان کیں، ان واقعات کو معلوم کرنے کے بعد سیدنا معاویہ ؓ اور باقی صحابہ و

> سیدنا امیر معاویہ ؓ امت مسلمہ کے ماموں ہیں وہ اس طرح کہ...... حضرت محمد ﷺ کی جتنی بھی ازواج ہیں وہ مومنوں کی مائیں ہیں اور ان کے بھائی لامحالہ طور پر امت مسلمہ کے ماموں ہوئے اس لئے آپ ؓ کو خال المسلمین بھی کہا جاتا ہے۔

تسلیم نہیں کریں گے، اس مسئلہ میں حضرت معاویہ ؓ کے ساتھ متعدد کبار صحابہ کرام ؓ مثلاً سیدنا عبادہ بن الصامت ؓ، حضرت ابو درداء ؓ، حضرت ابو امامہ ؓ اور حضرت عمرو بن عبسہؓ کے علاوہ اکابر تابعین بھی شامل تھے۔ دشمنان معاویہ نے یہ افواہ پھیلا دی کہ حضرت امیر معاویہ ؓ نے اس موقع پر اپنی خلافت کا دعویٰ کیا تھا، یہ سراسر جھوٹ، کذب و افتراء ہے اور حضرت امیر معاویہ ؓ پر بہتان ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کا ساتھیوں سمیت یہ مطالبہ تھا کہ دم عثمانی کا اگلے قاتلوں سے

> **امام باقر ؓ کا بیان ہے کہ امام حسن ؓ بن علی ؓ نے جو کچھ کیا وہ اس امت کے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر بھی سورج طلوع ہوا۔**

قصاص لیا جائے پھر خلیفہ کی خلافت تسلیم ہوگی۔

خلافت تسلیم کرنے آئے تھے مگر شرط یہ تھی کہ دم عثمانی کا قصاص مقدم ہے نہ کہ اپنی خلافت منوانے آئے۔

اسی کی تصریح کی ہے حافظ ابن کثیر نے (البدایہ لابن کثیر صفحہ 127 جلد نمبر 7 طبع اول مصری تحت واقعات بعد از بیعت ؓ)

امیر المومنین حضرت سیدنا علی ؓ کی شہادت کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت حسن ؓ کو مسلمانوں کا اتحاد بہت عزیز تھا اور آپ اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو بھی تیار تھے، آپ جنگ و جدل سے کوسوں دور تھے، مسلمانوں کی آپس میں لڑائی کو بہت بڑی آفت گردانتے تھے، چنانچہ ایک وقت آیا کہ آپ چند شرائط پر حضرت امیر معاویہ ؓ کے حق میں خلافت سے دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے کوفہ تشریف لے گئے۔ سیدنا امیر

> **نبی کریم ﷺ جس طرح خاتم النبیین ﷺ ہیں اسی طرح خاتم المعصومین ﷺ بھی ہیں جس طرح پیارے آقا ﷺ کے بعد نبوت کے دعویدار کذاب اور اس کے ماننے والے کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اسی طرح خاتم المعصومین کے بعد کسی کو معصوم ماننے والے بھی مرتد، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔**

منبر پر تھے، امام حسن ؓ آپ ﷺ کی ایک جانب بیٹھے تھے تو خاتم المعصومینؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

ان ابنی سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظمتین من المسلمین

(البدایہ صفحہ 16 جلد نمبر 8 سنن کبریٰ للنسائی صفحہ 49 جلد 5)

"بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح صفائی کروائے گا۔"

حضرت حسن ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ سے صرف صلح ہی نہیں کی بلکہ آپ ؓ اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت حسینؓ نے سیدنا امیر معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی تھی چنانچہ حضرات حسنین کریمین ؓ نے بھرے دربار میں کھڑے ہو کر سیدنا امیر معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت کی رجال کشی میں حضرت امام جعفر صادق کے بیان کے یہ الفاظ موجود ہیں:

ملا باقر مجلسی شیعی نے اپنی کتاب بحار الانوار میں اسے نقل کیا ہے دیکھئے (بحار الانوار صفحہ 124 جلد نمبر 10 طبع ایران)

حضرت حسن ؓ کے اس طرز عمل سے ان کے بہت سے ساتھی شیعہ ناراض تھے اور آپ کو طعنے دیتے تھے، ابو عامر سفیان بن ابی لیلیٰ نامی (شیعہ) شخص نے امام حسن ؓ کو مخاطب کر کے اس طرح سے سلام کیا:

اسلام علیک یا مذل المؤمنین

ذلیل کرنے والے مومنوں کو

اس کے جواب میں حضرت حسن ؓ نے فرمایا ابو عامر ایسا نہ کہو میں نے مسلمانوں کو کبھی ذلیل نہیں کیا حضرت حسن ؓ سے محبت کے جھوٹے دعویدار (حقیقت میں گستاخ) لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ امام حسن ؓ نے حضرت معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے صریح غلطی کی، اب سوال یہ ہے کہ بارہ ائمہ تو ویسے بھی شیعہ نظریہ کے مطابق معصوم ہیں نہ ان سے کوئی گناہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی غلطی تو پھر امام حسن ؓ سے غلطی کیسے ہوئی (ہوئی بھی نہیں بلکہ آپ کے بقول کی ہے) جبکہ انہی معصوم اور گناہوں، غلطیوں سے پاک 12 ائمہ میں سے اول حضرت علی ؓ اور دوم

حضرت حسن ؓ ابن علی ؓ ہیں، میری گزارش ہے اہل تشیع سے کہ وہ اپنا نظریہ بدلیں کہ ان سے غلطی ہوئی، یا اپنا عقیدہ بدلیں کہ ائمہ معصوم ہوتے ہیں پھر بھی اگر ائمہ کرام کو معصوم مانتے ہو تو پھر تم پر لازم ہے کہ جس طرح تمہارے معصوم امام حضرت حسن ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ سے صلح کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اسی طرح تم بھی امام معصوم کی اقتدا کرتے ہوئے یہ اعلان کر دو کہ ہم نے حضرت امیر معاویہ ؓ سے صلح بھی کر لی ہے اور انکا زمانہ خلافت تسلیم کر کے انکو اپنا امام، مقتدا، پیشوا اور امیر المؤمنین بھی تسلیم کر لیا ہے۔

اہل سنت کا عقیدہ:

نبی الانبیاء ﷺ جس طرح خاتم النبیین ﷺ ہیں، اسی طرح خاتم المعصومین ﷺ بھی ہیں، جس طرح پیارے آقا ﷺ کے بعد نبوت کا دعویدار کذاب اور اس کے ماننے والے کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اسی طرح خاتم المعصومین ﷺ کے بعد کسی کو معصوم ماننے والے بھی مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں جس طرح سرور کونین خاتم الانبیاء ﷺ پر نبوت ختم ہے بعینہ اسی طرح خاتم النبیین والمعصومین ﷺ پر عصمت بھی ختم ہے۔ نبی ہمیشہ وہ بنتا ہے اور نبوت اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسے عطا فرماتے ہیں جس میں دو صفات بیک وقت، اکٹھی پائی جاتی ہوں، عصمت و بشریت، کیونکہ اگر عصمت ہو بشریت نہ ہو تو وہ نبی نہیں بلکہ فرشتہ ہوتا ہے اور اگر عصمت نہ ہو صرف بشریت ہو تو وہ بھی نہیں ہوتا بلکہ صحابی رسول یا آقا ﷺ کا عام امتی ہوتا ہے۔

دنیا والوں سے کہنا چاہتا ہوں آؤ اس عقیدے پر اتفاق کر لو دو جہاں کی کامیابیاں تمہارا مقدر بن جائیں گی کیونکہ یہ عقیدہ جب بن جائے تو بہت سے غلط نظریات اور باطل عقائد سے نجات مل جائے گی۔

حضرت حسن بن علی ؓ کا (سیدنا امیر معاویہ ؓ کی بیعت کرنا) عمل کسی بھی طرح غلط ہوتا تو اس زبان نبوت سے بشارت نہ ہوتی جس زبان کے متعلق رب کعبہ نے فرمایا:

وما ینطق عن الھویٰ ان ھوا الا وحی یوحی

میرا محبوب پیغمبر ﷺ تو اپنی مرضی سے اپنی مبارک زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکالتا جب تک کہ اللہ کی طرف سے وحی نازل نہ ہو جائے۔

معلوم ہوا کہ یہ بشارت سید ہونے اور صلح کروانے کی خود رب یزل کی طرف سے حضرت حسن ؓ کو حضور ﷺ کے واسطے سے ملی اور اس کے بعد ذرا غور کیجئے گا کہ جس چیز کی بشارت اللہ نے دی ہو جب وہ بشارت پوری ہو جائے تو اس کے بعد یوں کہنا کہ کہنے والا یا کرنے والا غلط کر رہا ہے تو ایمانداری سے بتاؤ یہ بشارت پوری کرنے والے کے عمل کی تردید ہے یا بشارت جس نے دی ہے اس کی بے حرمتی ہو رہی ہے...... ذرا انصاف کرنا......

امام باقر ؒ کا بیان:

اب آیئے ذرا بارہ ائمہ میں سے ایک امام حضرت امام باقر کا فرمان پڑھ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

والذی صنعہ الحسن بن علی کان
خیر الھذہ الامۃ مما طلعت علیہ الشمس

(بحارالانوار صفحہ 146 جلد نمبر 10)

امام حسن بن علی ؓ نے جو کچھ کیا وہ اس امت کے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر کبھی سورج طلوع ہوا۔

مرزا محمد تقی سپر کی زبانی:

شیعہ مؤرخ مرزا محمد تقی سپر نے لکھا ہے کہ حضرت معاویہ ؓ کا معمول تھا کہ وہ ہر سال ہزار ہزار درہم بیت المال سے حضرت حسین ؓ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے، علاوہ ازیں بیش قیمت تحفے تحائف بھی کثرت سے روانہ فرماتے تھے۔

(ناسخ التواریخ صفحہ 78 جلد نمبر 6)

شیعوں کا نظریہ ہے کہ امام حسن ؓ نے حضرت معاویہ ؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے صریح غلطی کی، حالانکہ ان کے بارہ معصوم آئمہ میں اول حضرت علی ؓ اور دوم حضرت حسن ؓ ہیں میری التماس ہے اہل تشیع سے کہ وہ اپنا نظریہ بدلیں کہ ان (حضرت حسن ؓ) سے غلطی ہوئی یا اپنا عقیدہ بدلیں کہ آئمہ معصوم ہوتے ہیں ---

حضرت امیر معاویہ ؓ کا فرمان:

سیدنا امیر معاویہ ؓ نے امام حسن ؓ کے بارے میں فرمایا کہ جن ہونٹوں اور زبان کو رسول اللہ ﷺ نے چوسا ہو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کیونکر دے گا۔

قارئین کرام! ان واقعات کو جاننے، پڑھنے اور پرکھنے کے بعد کوئی منصف مزاج فرد یہ کہہ سکتا ہے کیا؟ کہ حضرت امیر معاویہ ؓ کے تعلقات حسنین کریمین ؓ کے ساتھ آل نبی ﷺ اولاد علیؓ کے ساتھ بہتر نہ تھے یا یہ کہ حضرت امیر معاویہ ؓ اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ میں دشمنی تھی، ہرگز نہیں بلکہ آل نبی ﷺ اور اولاد علی ؓ کے ساتھ محبت بھرے واقعات آپ حضرات نے پڑھے اب آپ فیصلہ فرمائیں جو شخصیت ہر سال دراہم، تحفے تحائف روانہ فرمائے اور جن کو تحفے ملتے تھے وہ اس سے قبل اسی شخصیت کے ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں امیر المومنین کے لقب سے ملقب بھی فرمائیں تو پھر بھی کیا وہ شخصیت ان احباب یا انکے والد گرامی کے ساتھ دشمنی رکھ سکتی ہے۔ فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں۔

سیدنا امیر معاویہ ؓ پر قاتلانہ حملہ:

برک بن عبداللہ خارجی ملک شام (دمشق) پہنچا اور سیدنا امیر معاویہ ؓ کو فجر کی نماز کے لئے تشریف لاتے دیکھ کر اس خارجی نے اپنی تلوار نیام سے باہر نکالی اور حضرت کے قریب ہو کر آپ پر حملہ کیا، جس کی وجہ سے حضرت معاویہ ؓ شدید زخمی ہوئے، بعد ازاں خارجی کو پکڑ لیا گیا اور اس خارجی نے اپنے دیگر ساتھیوں کے حملہ کا پروگرام بتایا، پھر اس برک بن عبداللہ خارجی کو قتل کر دیا گیا سیدنا امیر معاویہ ؓ علاج و معالجہ کے بعد صحت یاب ہو گئے

(بحوالہ مجمع الزوائد للہیثمی صفحہ 144-143 جلد نمبر 9)

22 رجب المرجب 60ھ کو حضرت امیر معاویہ ؓ نے 78 سال کی عمر پا کر اس دار فانی کو ترک کیا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت جیسے عظیم مشن کے لئے قبول فرمائیں۔ آمین یارب العالمین

یا اللہ مدد
مکتبہ امیر معاویہ والرحمن کیسٹ سی ڈی سنٹر
ہمارے ہاں عالمی شہرت یافتہ نعت خواں، علماء کرام کی سی ڈیز، دینی کتب اور رسالہ "نظام خلافت راشدہ" دستیاب ہیں
0334-7826295
عبدالحکیم ضلع خانیوال
مکتبہ رشیدیہ
ہمارے ہاں، ٹوپی، عطر، بیگ، مسواک، اسلامی کیسٹ سی ڈی، اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
قاری زاہد اختر: 0300-7814588
مقبول مارکیٹ خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور

امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ ؓ
کا پیغام پوری دنیا میں منظر عام کرنے کے لئے
یہودیت اور رافضیت کے عزائم خاک میں ملانے کے لئے
ماہانہ صحابہ ڈائجسٹ لاہور
مدیر اعلیٰ مولانا مسعود الرحمن عثمانی
کا مطالعہ فرمائیں
خاص شمارہ منظر عام پر آ چکا ہے
رابطہ کے لئے: 0300-4443817

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

حلیم و بُردبار و صاحبِ جود و سخا عظیم صحابی رسول کاتبِ وحی

تحریر: ڈاکٹر محمد جمیل عبدالحکیم

صحابہ کرام ؓ دین کی اساس ہیں جن کے بغیر دین کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی...... صحابہ کرام ؓ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کی مثال چشمِ فلک نے کبھی نہیں دیکھی...... وہ مقدس ہستیاں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کسی مقام پر "مفلحون" کسی مقام پر "راشدون" کسی مقام پر "فائزون" کسی مقام پر "مومنون حقا" کہہ کر اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا کیا کہ وہ مجھ سے راضی ہوگئے اور میں ان سے راضی ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، حضرت جابر ؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا میرے صحابہ کو دیکھا اور اسی پر فوت ہوا اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔" امام احمد بن حنبل ؒ فرماتے ہیں کہ کسی کیلئے جائز نہیں کہ صحابہ کرام کو برا کہے، امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام محمدی شریعت کی بنیاد ہیں، امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ دین کی اساس صحابہ کرام ہیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ اہل جنت ہیں۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ صحابہ کی ہر بات قابل اعتبار ہے وہ عادل اور امین ہیں، امام سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے حضور ﷺ کے صحابہ کی تعظیم نہ کی وہ صحیح طور پر حضور ﷺ پر ایمان نہیں لایا، امام نسائی فرماتے ہیں کہ کسی صحابی کو برا نہ کہو، امام مالک ؒ فرماتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں کسی کو برا کہا خواہ خلفاء اربعہ ہوں یا امیر معاویہ ؓ اور عمرو بن عاص تو وہ فاسق ہے۔ جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور پھر ایمان کی حالت پر فوت ہوا وہ صحابہ کی مقدس جماعت میں شامل ہے چاہے وہ کسی بھی قبیلہ یا خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور صحابہ کرام چونکہ دین کی بنیاد ہیں لہٰذا ان میں سے کسی ایک صحابی کا انکار پورے دین کا انکار ہے۔ اس وقت صحابہ کرام میں سے ایک عظیم صحابی سیدنا امیر معاویہ ؓ کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو تاریخ اسلام کے اتنے مظلوم ہیں کہ ہر کوئی بڑی آسانی سے اس صحابی رسول کا انکار کر دیتا ہے اور انکار کرنے والے کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ ایمان سے خالی ہو چکا ہے اور کفر کا مرتکب ہو چکا ہے، اور اگر صحابہ میں سے کسی کی زندگی کو پرکھنا ہو تو قرآن و حدیث کی روشنی میں پرکھنا چاہیے نہ کہ کسی مورخ یا کسی امام کی ذاتی رائے سے کیونکہ صحابہ کرام دین کی اساس ہیں۔ لہٰذا ان کے سامنے مورخ یا امام کی کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کی کسی ایسی بات کو قبول کرنا چاہئے جس سے کسی صحابی کی توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

سیدنا امیر معاویہ ؓ خاندان بنوامیہ سے تعلق رکھتے تھے آپ ؓ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے، حضور نبی اکرم ﷺ کو آپ سے اتنا پیار تھا کہ آپ ﷺ نے سیدنا امیر معاویہ ؓ کو ایمان لاتے ہی کتابت وحی پر مامور فرمایا۔

> اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ خاندانِ بنوامیہ اسلام کے دشمن تھے یہ محض گمان ہے حقیقت نہیں--- حضور ﷺ کی چار بیٹیاں پیدا ہوئیں جن میں سے صرف ایک کا نکاح بنو ہاشم جبکہ باقی تین کا نکاح خاندانِ بنوامیہ میں کیا یہ رشتہ داری ثابت کرتی ہے کہ بنو ہاشم اور امیہ میں کوئی ذاتی یا دینی اختلاف نہ تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں کھیل رہا ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ مجھے بلا کر فرماتے کہ معاویہ کو بلاؤ کہ وحی لکھیں۔ حضرت امیر معاویہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قرآن مجید لکھا کرتے تھے، قرآن مجید کو لکھنے والے اور ہم تک محفوظ حالت میں پہنچانے والے صحابہ کرام ہی ہیں، اگر صحابہ کرام کی عظمتوں کا انکار کر دیا جائے تو قرآن مجید کے بارے شہادت کون دے گا کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے؟ سیدنا امیر معاویہ ؓ پر حضور نبی اکرم ﷺ کو اتنا اعتماد تھا کہ آپ ﷺ نے وحی کی کتابت کے ساتھ عرب کے دوسرے قبائل یا ملوک کے مابین خط و کتابت کا کام بھی حضرت امیر معاویہ ؓ کے ذمہ لگا دیا تھا یعنی مختلف قبیلوں اور بادشاہوں کی طرف سے جو بھی خطوط حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے حضرت امیر معاویہ ؓ انکا جواب لکھا کرتے تھے۔ یہ بہت بڑا اعتماد ہے جو تاجدار مدینہ ﷺ کو حضرت معاویہ بن ابی سفیان پر تھا۔

> حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا جنت اس پر واجب ہوگی اور تاریخ کے اوراق بتلاتے ہیں کہ سب سے پہلا لشکر جس نے قبرص کو فتح کیا وہ سیدنا امیر معاویہ ؓ کی قیادت میں تھا۔

تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امیر معاویہ ؓ میری امت میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار اور صاحب جود و سخا ہے حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت معاویہ ؓ بن ابی سفیان کے جود و کرم سے، بحر بیکراں کی طرح مستفید ہوتے ہیں، ایک مرتبہ امام الانبیاء ﷺ نے اپنے نبوت والے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی کہ اے اللہ، امیر معاویہ کو ہادی بھی بنا، مہدی بھی بنا اور معاویہ کو لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنا، رسول اللہ ﷺ کے ایک محبوب صحابی حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم معاویہ ؓ کو دیکھ لیتے تو پکار اٹھتے کہ یہی مہدی ہے، حضرت امیر معاویہ ؓ ہی تاریخ اسلامی کے وہ واحد حکمران ہیں جو 23 سال گورنر رہے اور 20 سال بحیثیت خلیفہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے معاویہ ؓ سے زیادہ امور مملکت کے لائق اور کسی کو نہیں دیکھا، سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد معاویہ ؓ سے زیادہ امور مملکت میں ماہر کسی کو نہیں دیکھا، حضرت امیر معاویہ ؓ کے فضائل و مناقب کے ساتھ ساتھ آپ کی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قریبی رشتہ داری بھی تھی، حضرت امیر معاویہ ؓ باپ کی طرف سے اموی اور ماں کی طرف سے ہاشمی تھے، امیر معاویہ ؓ کی والدہ حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا کے پوتے کی بیٹی تھی، اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ بنوامیہ اسلام کے دشمن تھے یہ محض گمان ہے حقیقت نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بنوامیہ کے سپہ سالار حضرت ابی سفیان کی بیٹی اور امیر معاویہ ؓ کی بہن ام حبیبہ ؓ سے نکاح کیا، اور حضرت خدیجہ ؓ کی طرف سے حضور ﷺ کی طرف نکاح کا پیغام لے کر آنے والی اور نکاح کروانے والی عورت نفیسہ حضرت ابوسفیان کی سگی پھوپھی تھی اور پھر حضرت خدیجہ ؓ کے بطن سے چار بیٹیاں پیدا ہوئیں، حضور ﷺ نے اپنی چار میں سے صرف ایک بیٹی فاطمۃ الزہراء ؓ کا نکاح بنو ہاشم میں کیا اور باقی تین بیٹیوں کا نکاح خاندان بنو امیہ میں کیا، یہ رشتہ داری ثابت کرتی ہے کہ بنوامیہ اور بنو ہاشم میں کوئی ذاتی یا دینی اختلاف نہ تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ ایک روز حضرت ام حرام ؓ کے مکان پر آرام فرما رہے تھے کہ مسکراتے ہوئے اٹھے، ام حرام ؓ نے مسکرانے کا سبب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ

سمندر میں جہاد کے ارادہ سے سوار ہیں پھر فرمایا کہ "میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا اس پر جنت واجب ہوگی۔" یہ الفاظ بخاری، مسلم، ابی داؤد، ترمذی میں موجود ہیں اور امام نسائی نے بھی نسائی شریف جلد 2 صفحہ 53 پر یہی الفاظ نقل کئے ہیں اور پھر صحیح بخاری میں اور عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے اور تاریخ کے اوراق بتلاتے ہیں کہ سب سے پہلا بحری لشکر جس نے قبرص کو فتح کیا وہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں تھا تو اس بحری جہاد کی وجہ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنت کا سرٹیفکیٹ عطا فرمادیا، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امیر معاویہ کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ ان پر ایمان کے نور کی چادر ہوگی۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ جنتی ہیں کیونکہ انہیں اللہ کے قرآن نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے اب اگر کوئی مورخ، کوئی مجدد، کوئی امام ذاتی رائے یا عقلی دلائل سے کسی بھی صحابی کے بارے میں کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اس صحابی کی توہین کا پہلو نکلتا ہو تو اس مورخ، مجدد اور امام کے قول کو دیوار پر مار دیا جائے گا اور صحابی کی توہین سے احتراز کیا جائے گا کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے صحابہ کی بدگوئی کی ان پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہو قیامت کے دن انکا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔"

ڈھلوں اہل سنت والجماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں تو بے جا نہ ہوگا

باقی ہمارے قائدین کے قاتل ایران میں پناہ لیے ہیں

سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کے اجراء کے لئے ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے بہت محنت کی ہے ذمہ داری سے کہتا ہوں سپاہ صحابہ کی تاریخ میں ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کا کردار نا قابل فراموش رہے گا۔

☆ حرمین شریفین کے محافظین کے خلاف ایرانی حکومت کی ایماء پر پاکستان کے در و دیوار پر قابل اعتراض چاکنگ اور مکروہ پروپیگنڈہ جاری ہے اسی طرح بحرین میں شیعہ باغیوں کو ایرانی حکومت اسلحہ اور دولت کے ذریعے امداد فراہم کررہی ہے چونکہ دونوں ملکوں کی حکومتوں کا تعلق اہل سنت مسلک سے ہے اس لئے ایران ان کو غیر مستحکم کرنے کے لئے یہ سازشیں کررہا ہے۔ ہم حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور ایرانی و پاکستانی شیعہ کی حرمین شریفین کے خلاف مظاہرے اور پروپیگنڈہ مہم کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ سعودی حکومت پاکستان کی دیرینہ دوست ہی نہیں بلکہ اس نے ہر آڑے وقت میں پاکستان کی بھرپور مدد کی ہے۔

☆ مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کے ساتھ میرا اس وقت سے تعلق ہے جب وہ سپاہ صحابہ پنجاب کے صدر ہوا کرتے تھے، مولانا محمد احمد لدھیانوی اہل سنت والجماعت کے انتہائی شفیق قائد کی حیثیت سے حکمت و تدبر کے ساتھ کام کررہے ہیں انہوں نے

سپاہ صحابہ پر پابندی کے بعد مولانا محمد احمد لدھیانوی نے انتہائی نا گفتہ بہ حالات میں جماعت کی قیادت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ انہوں نے نہ صرف حکومتی جبر کا رخ موڑنے میں کامیابی حاصل کی بلکہ سال ہا سال سے جیلوں میں پڑے ہوئے بے گناہ کارکنوں کی رہائی کے لئے زمین ہموار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

سپاہ صحابہ پر پابندی کے بعد انتہائی نا گفتہ حالات میں جماعت کی قیادت سنبھالنے کا بیڑا اٹھایا تھا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کے بل بوتے پر مشن جھنگوی آگے بڑھا رہے ہیں انہوں نے انتہائی نازک اور مشکل ترین حالات میں نہ صرف کارکنوں پر حکومتی جبر کا رخ موڑنے میں کامیابی حاصل کی بلکہ سال ہا سال سے جیلوں میں پڑے ہوئے بے گناہ کارکنوں کی رہائی کے لئے زمین ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کیا، یہی وجہ ہے کہ درجنوں کارکن جو بے گناہ ہونے کے باوجود سنگین جرائم میں ملوث کردیئے گئے تھے آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں یہ سب مولانا محمد احمد لدھیانوی کی اعلیٰ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

☆ اسامہ بن لادن کی شہادت کا ڈرامہ امریکیوں نے پاکستانی افواج کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کے لئے رچایا تھا اسامہ بن لادن کی میت کو جس طرح سمندر برد کرنے کی چال چلی گئی یہ کسی اتحادی ملک کا نہیں بلکہ مکار دشمن کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے موجودہ واقعہ میں اسامہ بن لادن کی شہادت کی کسی ذمہ دار ذرائع نے تصدیق نہیں کی ہے اور نہ ہی امریکہ دنیا کو یہ ثبوت فراہم کرسکا ہے۔

☆ فورتھ شیڈول کالا قانون ہے جو علماء کرام کو پابند کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اس قانون کی کوئی آئینی حیثیت نہیں ہے یہ قانون آئین پاکستان کی کئی شقوں سے براہ راست متصادم ہے ہر پاکستانی کو اپنی مرضی کے ساتھ ملک بھر میں ہر جگہ جانے کی آئینی آزادی حاصل ہے لیکن فورتھ شیڈول کا قانون اس آزادی کو سلب کرنے کے مترادف ہے چیف جسٹس آف پاکستان سے درخواست ہے کہ فورتھ شیڈول قانون کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے ختم کرنے کے احکامات جاری فرمائیں۔

☆ اہل سنت والجماعت کو ہر سطح پر منظم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تربیتی کنونشن منعقد کئے جائیں تمام کارکن اپنے ذاتی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اپنے ذمہ داروں کے ہاتھ مضبوط کریں، ذمہ داران اپنے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کا ہتھیار استعمال کریں، آپس میں اعتبار کی فضا برقرار رکھتے ہوئے دشمنان اصحاب رسول کا قانونی دائرہ میں رہ کر تعاقب کریں اگر کسی جگہ پر صحابہ کرام پر تبرا ہو تو فوراً قانونی کارروائی کے لئے کمر بستہ ہوجائیں، صحابہ کرام کے خلاف چھپنے والے کسی بھی قسم کے لٹریچر کو منظر عام پر لاکر اس کے ذمہ داروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں اس کے ساتھ اہل سنت والجماعت کے لیگل ایڈوائزر کے شعبہ میں بھی اطلاع دیں۔

☆ نظام خلافت راشدہ کے قارئین کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ یہ رسالہ مولانا حق نواز جھنگوی کا مشن پوری دنیا میں پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہے یہ رسالہ بڑے غور سے خود بھی پڑھیں اور دوستوں، عزیز و اقارب کو پڑھنے کے لئے دیں حتیٰ کے اصحاب رسول کے دشمنوں کو بھی یہ رسالہ پڑھانے سے دریغ نہ کریں، ہر ماہ ایک عزم کے ساتھ کم از کم پانچ رسالے خرید کر دوستوں کو تحفہ دیں، یہ عمل صدقہ جاریہ کی حیثیت سے آپ کو فائدہ پہنچائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ تفسیر آیت تطہیر

ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی ہے اس آیت کے آگے پیچھے کی آیتوں کے دیکھنے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یانساء النبی لستن کا حد امن النساء سے لے کر واطعن اللہ بلکہ والحکمۃ تک ازواج مطہرات ہی سے خطاب ہے۔

وامر و نہی بایشاں واقع مے شود پس دراثناء کلام حال دیگر ان مذکور کردن بے تنبیہ انقطاع کلام سابق وافتتاح کلام جدید مخالف روش بلاغت است کہ کلام اللہ راز اں پاک باید دانست

ترجمہ: جو کچھ اس آیت میں امر و نہی ہے وہ انہیں ازواج مطہرات کے متعلق ہے (اگر کوئی مخالف کہے) کہ اس سے پہلے اور پیچھے تو خطاب ازواج ہی سے ہے مگر درمیان میں اتنا جملہ ان چار حضرات کے متعلق ہے تو اس سے کہہ دیا جائے ایک کلام کے درمیان میں بغیر اس بات کے بتائے ہوئے کہ کلام سابق ختم ہوگیا اور نیا کلام شروع ہوتا ہے دوسروں کا حال بیاں کرنے لگنا روش بلوغت کے مخالف ہے۔ (بلکہ عقلاً سخت معبوب ہے)

حضرت سیدہ ہند رضی اللہ عنہا

پر حضرت حمزہ ؓ کا کلیجہ چبانے کے الزام کی حقیقت

(محمد ظفر اقبال)

"کہ اللہ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں مزین کر دیا اور کفر وفسق اور عصیان کو مکروہ اور نامحبوب بنا دیا۔" (القرآن)

"جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے اصحاب کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو چاہئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے، پس جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض، نفل قبول نہ کریگا۔"

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۳، مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۱۱)

سیدہ ہندہ ؓ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائیں، جب آپ ؓ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لے گئیں تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ایک ایسی عورت ہوں جو اللہ پر ایمان لے آئی ہوں اور اس کے رسول کو سچا مانتی ہوں، پھر حضرت ہندہ ؓ نے چہرے سے نقاب الٹ دی اور بولیں میں ہوں ہند بنت عتبہ، آنحضرت نے انہیں:

مرحبا بک

خوش آمدید کہا

(طبقات ابن سعید اردو ج جلد ۸ صفحہ ۳۱۹)

صحیح بخاری کتاب مناقب میں امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا کہ:

"ہندہ بنت عتبہ آئیں اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آج سے پہلے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جو میرے نزدیک آپ کے گھر سے زیادہ ذلیل و ناپسند ہو، مگر آج صفحہ ہستی پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جو میرے نزدیک آپ کے گھرانے سے زیادہ محبوب ہو، اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اس میں ابھی اور ترقی ہوگی۔"

حضرت سیدہ ہندہ ؓ نبی کریم ﷺ کی قریبی رشتے دار تھیں، چوتھی پشت میں آنحضرت ﷺ کے نسب میں شامل ہو جاتی ہیں، سیدہ ہندہ ؓ آنحضرت ﷺ کی ساس لگتی تھیں، آپ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت رملہ ام حبیبہ ؓ آنحضرت کی زوجہ محترمہ تھیں، حضور علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت زینب ؓ انکی بھابھی لگتی تھیں۔

سیدہ ہندہ ؓ حضرت امیر معاویہ ؓ کی والدہ ماجدہ ہیں اور حضرت ابوسفیان ؓ کی بیوی ہیں۔ حضرت امیر معاویہ ؓ نے پوری زندگی مجوسیوں سبائی ٹولہ اور یہودیوں کے خلاف بھرپور کاروائیاں کی تھیں اس کے ساتھ ساتھ مکہ اور مدینہ کے تمام منافقوں کا ناطقہ بند کر دیا تھا، یہی وجہ ہے کہ سبائیت جن کا دوسرا نام رافضیت ہے حضرت امیر معاویہ ؓ کے خاندان پر کیچڑ اچھالنے کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے اپنے زخم چاٹتے رہتے ہیں۔ سیدنا امیر معاویہ ؓ کے خاندان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ شروع اسلام سے جاری ہے رافضیت کے پھیلائے ہوئے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر نام نہاد اہلسنت بھی اعتراضات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔

> سیدنا امیر معاویہ ؓ کی والدہ حضرت ہند ؓ آنحضور ﷺ کی قریبی رشتہ دار تھیں فتح مکہ کے موقع پر اپنے خاوند مکہ کے سردار حضرت ابوسفیان ؓ کے ساتھ مسلمان ہوئیں۔

حضرت ہندہ ؓ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ ؓ نے غزوہ احد کے موقع پر حضرت حمزہ ؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا اور آپ کی نعش کا مثلہ کیا اور آپ کے اعضاء کاٹ کر گلے کا ہار بنایا۔

آیئے آج ہم ان الزامات کا جائزہ لیں کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت حمزہ ؓ کو حضرت وحشی ؓ نے اسلام لانے سے قبل قتل کیا تھا، حضرت وحشی ؓ اس وقت حضرت جبیر بن مطعم ؓ کے غلام تھے جبکہ رافضیت کہتی ہے کہ حضرت وحشی ؓ حضرت ہندہ ؓ کے غلام تھے جو کہ سراسر جھوٹ ہے اسلام لانے سے قبل حضرت وحشی ؓ کو حضرت جبیر بن مطعم ؓ نے حضرت حمزہ ؓ کے قتل پر آمادہ کیا اور غلامی سے رہائی کا وعدہ کیا مگر رافضیت الزام لگاتی ہے کہ حضرت ہندہ ؓ نے غلامی سے نجات دلانے کا وعدہ کیا تھا یہ بھی جھوٹا الزام ہے کیونکہ حضرت وحشی ؓ حضرت جبیر بن مطعم ؓ کے غلام تھے اور وہ ہی آزاد کر سکتے تھے نہ کہ حضرت ہندہ، حضرت وحشی ؓ حضرت حمزہ کو شہید کرنے کا واقعہ خود بیان کرتے ہیں، امام بخاری ؒ نے بخاری شریف کتاب المغازی میں اس کو نقل کیا ہے،

"حضرت وحشی ؓ نے کہا کہ بات یہ تھی کہ حضرت حمزہ ؓ نے بدر میں طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کر دیا تھا میرے آقا جبیر بن مطعم نے کہا اگر سیدنا حمزہ ؓ کو میرے چچا طعیمہ بن عدی کے بدلے میں مار ڈالے تو تم آزاد ہو، پس جب لوگ حنین کے سال جنگ کے لئے نکلے اور احد پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اس کے سامنے احد کی وادی ہے میں بھی لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا جب لڑنے والوں نے اپنی اپنی صفیں درست کر لیں تو سباع بن عبدالعزیٰ صف سے باہر نکلا اور اس نے کہا، ہے کوئی مقابلہ کرنے والا؟ تو حضرت حمزہ ؓ بن عبدالمطلب نے اس کے بالمقابل پہنچ کر کہا اے ام انمار کے بیٹے کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے، پھر حضرت حمزہ ؓ نے اس پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گیا، جیسے گزری ہوئی کل، حضرت وحشی ؓ نے کہا میں ایک چٹان کے نیچے حضرت حمزہ ؓ کی گھات میں چھپا ہوا تھا، جب وہ میرے قریب سے گزرے تو میں نے اپنا حربہ ان پر پھینکا، وہ حربہ انکی ناف میں لگ کر پشت سے باہر نکل گیا، حضرت وحشی نے کہا یہ ان کا آخری وقت تھا، جب لوگ میدان سے واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیا اور مکہ میں ٹھہر گیا یہاں تک کہ مکہ میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف کی طرف نکل گیا جب طائف والوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف قاصد روانہ کئے تو مجھ سے کہا گیا تھا کہ نبی کریم ﷺ قاصدوں سے تعرض نہیں فرماتے لہٰذا میں بھی ان قاصدوں سے مل کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا تم وحشی ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا حمزہ ؓ کو تم نے ہی قتل کیا تھا؟ میں نے عرض کی جو خبر آپ ﷺ تک پہنچی ہے درست ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا سکتے ہو؟ میں یہ بات سن کر باہر آ گیا، پھر آنحضور ﷺ کے دنیا چھوڑ جانے کے بعد جب مسلیمہ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو میں نے سوچا کہ اب میں مسلیمہ کذاب کے مقابلے کے لئے ضرور نکلوں گا ہو سکتا ہے کہ میں اسے قتل کروں اور حضرت حمزہ ؓ کے قتل کا کفارہ ہو جائے، میں مسلمانوں کے ساتھ مسلیمہ کے مقابلے پر نکلا، اچانک میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک دیوار

کی آڑ میں کھڑا ہے گویا وہ ایک سیاہی مائل اونٹ ہے اسکے بال بکھرے ہوئے ہیں میں نے اسے اپنا حربہ مارا حتیٰ کہ وہ حربہ اسکے دونوں شانوں کے درمیان سے پار نکل گیا، اتنے میں ایک انصاری کود کر اسکی طرف گیا اور میں نے اسکی کھوپڑی پر تلوار ماری۔"

یہاں بات مکمل کر سامنے آ گئی کہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے قتل حمزہؓ کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ حضرت جبیر بن مطعم نے دیا تھا، اوپر ہم لکھ آئے ہیں کہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے وقت آنحضورؐ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کو مرحبا بک یعنی خوش آمدید کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں اور اظہار محبت فرما رہے ہیں، آپ کے ایمان کی تصدیق فرما رہے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ آئندہ یہ ایمان محبت تعلق اور بڑھے گا، اسلام لانے کے وقت آنحضرت ﷺ سے ناراض نہیں ہے بلکہ خوش ہیں اور دعائیں دے رہے ہیں اگر قتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے یا کلیجہ چبانے کی وجہ سے ناراض ہوتے تو اس کا اظہار بھی فرماتے جیسے اوپر گزر چکا، حضرت وحشیؓ کا اسلام تو قبول کر لیا مگر کہا کہ تم میرے سامنے چہرہ چھپا لو کیونکہ چچا یاد آ جاتے تھے۔ یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ پیٹ چاک کر کے جگر نکالنا اور پھر اس کو کچا چبا جانا اور نعش کی بے حرمتی کرنا اور اعضاء کا کاٹنا یقیناً قتل کرنے سے بڑا جرم ہے اور نہ بھلانے والا واقع ہے مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے کہ حضرت وحشی کو کہا جا رہا ہے کہ چہرہ چھپا لو اور حضرت ہندہ کو ترقی ایمان کی دعائیں دی جا رہی ہیں آپ کے گھر جا کر تعلق نبھایا جا رہا ہے، حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کے ہدیہ قبول کئے جا رہے ہیں، آپ کے شوہر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا جا رہا ہے، آپ کے بیٹے کو کاتب وحی بنایا جا رہا ہے۔

سبائی ٹولہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خاندان کو بدنام کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی، ان کے زہریلے اثرات کا یہاں تک اثر ہو چکا ہے ہمارے ہاں اپنے بھی اور بیگانے بھی خاندان معاویہ پر تنقید کرتے نہیں سوچتے کہ یہ سب اصحاب رسول ہیں اللہ اور اس کے رسول نے انکو معاف کر دیا، انکے ایمان کی تصدیق کی، انکو پکا مومن کہا، مگر افسوس آج کا مقرر، تاریخ دان، یونیورسٹیوں کا پڑھا لکھا جاہل ان حضرات کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جنگ احد میں خاندان بنو ہاشم، مہاجرین و انصار شامل تھے مگر کسی بھی صحابی رسول ﷺ کے اقوال حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کے کلیجہ چبانے کے نہیں ملتے، جنگ احد کے (۷۰۰) سات سو صحابہ کرام تو موقع کے گواہ تھے آخر اتنا بڑا ظلم ہو جائے نبی کریمؐ کے چچا کا کلیجہ چبایا جائے، سید الشہداء کے رشتے دار بنو ہاشم نہیں بولتے انکے علاوہ ازیں مہاجرین خاموش ہیں، انصار سے کوئی آواز نہیں آتی بلکہ کفار کے لشکر میں شامل بہت سے حضرت بعد میں اسلام لے آئے وہ بھی اس واقع کا ذکر نہیں کرتے، ظاہر ہے اس عرصے کا واقعہ ہوا ہوتا تو ذکر ہوتا، یہ تو سراسر سبائیت، رافضیت کی گھڑی ہوئی روایت ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جنگ احد کا اختتام ہو چکا، حضرت ابوسفیان جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ آپ کو میدان سے مثلہ شدہ نعشیں ملیں گی یہ حکم میں نے نہیں دیا تھا اور نہ مجھے اس کا افسوس ہے (بخاری شریف۔ مغازی) یعنی نعشوں کی بے حرمتی ضرور ہوئی تھی جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کی نعشیں بھی تھیں مگر رافضیت صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتی ہے اور اس کا الزام حضرت ہندہ پر لگاتی ہے اگر ثبوت مانگا جائے تو ابن اسحاق کی من گھڑت روایت پیش کرتی ہے، جس کے ایک کے علاوہ سب راوی ایرانی ہیں اور یہ روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے اس کا تسلسل صحابہ تک نہیں جاتا بلکہ صالح بن کیسان تک ہے، جو کہ جنگ احد کے 70 سال بعد پیدا ہوئے، خود موقع کے گواہ نہیں ہیں اور صالح بن کیسان سے اوپر کوئی راوی ہی بیان نہیں کیا جاتا ہے۔

جبکہ دوسری طرف حدیث اس روایت کو رد کرتی ہے بنو ہاشم خاموش ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خاموش، اور سب سے بڑھ کر خود نبی کریم ﷺ سے بھی کوئی ایک روایت نہیں ملتی تو ہم پھر کس طرح ابن اسحاق کی اس گھڑی ہوئی کہانی کو سچ مان لیں کہ جو سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔

اس بحث کو سمیٹتے ہوئے اب آخر میں سید ابو معاویہ ابو ذر عطاء المنعم صاحب کا سیرت امیر معاویہ سے چند سطریں نقل کی جاتی ہیں امید ہے اس کے بعد مزید کسی تفصیل کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی ہے۔

"(سیدہ ہندہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ) لیکن آج آپ کے اثر کی وجہ سے میں کہتی ہوں کہ خدا اتنا آپ کو معزز کر دے، آپ ﷺ کی آل اولاد کو دنیا اس کو دیکھے اور اس کے تصور میں نہ آئے، اتنی آپ کی اور آپ کی آل اولاد کی عزت ہو تو پتا ہے حضور ﷺ نے آگے کیا فرمایا؟ لوگ سمجھتے نہیں کہ ہم کیوں چیخ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں خدا کی قسم! تمہارے متعلق بھی میرا یہی نظریہ ہے کہ تم بھی پھر دنیا میں اتنے معزز ہو جاؤ کہ دنیا دیکھتی رہ جائے، تمہاری عزت کو پھر کوئی مٹا نہ سکے، بات سمجھے؟ تو فرمایا:

نعم! ایفایا نفسکم

تمہارے وجود کے متعلق اور تمہارے خاندان کے متعلق میرا بھی یہی نظریہ ہے، اللہ کے رسول جن کی عزت چاہتے ہیں ہم چند لوگ یہ کہہ دیں کہ ان کی عزت نہ کریں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جن کے متعلق آنحضرت ﷺ یہ تمنا کر کے جائیں کہ انکی عزت ہو دنیا میں کوئی انکو ذلیل کر سکتا ہے............؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیچ بن کر دفن ہونے والے ختم نہیں ہوتے

تحریر: محمد یونس قاسمی

امریکہ کے ایک اخبار ڈیلی سٹار نے پاکستان کو روگ سٹیٹ قرار دیا ہے، حالانکہ میرٹ پر رینکنگ ہو تو خود امریکہ دنیا میں نمبر ون روگ سٹیٹ قرار پائے گا۔ امریکہ کے ہی ایک صحافی کی کہانی پڑھتے ہیں جس کی ایک کتاب امریکہ کو روگ سٹیٹ قرار دیتی ہے اور امریکہ کی جارحانہ خارجہ پالیسیوں سے پردہ اٹھاتی ہے۔

ولیم بیلم ایک امریکی شہری، متنازعہ سیاسی ادیب اور مصنف ہے جسکی شہرت امریکہ کی خارجہ پالیسیوں پر شدید تنقید کرنے کے حوالے سے ہے، اسکا کہنا ہے کہ امریکہ کی خارجہ پالیسیاں شیطانی سوچ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ولیم بیلم نے اپنی ساری زندگی سخت جدوجہد میں گذاری ہے، اس نے اکاؤنٹنگ کے شعبہ میں تعلیم حاصل کی، تعلیم کے بعد نوکری کی تلاش میں نکلا تو سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا، تنگ آکر امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کرلی، ویت نام کی جنگ شروع ہوئی تو امریکی پالیسیوں پر تنقید کرنے کی وجہ سے خود اپنے آپ پر شرمندگی ہونے لگی یوں 1967 میں امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے اس نے استعفیٰ دے دیا اور دوستوں کے ساتھ ملکر واشنگٹن فری پریس کے نام سے ایک اخبار نکال لیا۔ ولیم کے دل و دماغ میں چونکہ بغاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور وہ امریکہ کے توسیع پسندانہ عزائم کا سخت ناقد تھا لہٰذا یہ اخبار بھی بند ہوگیا۔ اگلے مرحلے میں ولیم نے کتابیں لکھنی شروع کیں اور مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں لکھیں مگر کسی کتاب کو کوئی پذیرائی نہ مل سکی۔ نائن الیون کے چار سال بعد ولیم نے "روگ سٹیٹ" نامی ایک کتاب لکھی، اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس کی فہرست سے لگایا جاسکتا ہے جسکے ابواب کی تقسیم کچھ یوں ہے۔ پہلا باب، دہشت گرد امریکہ کو کیوں نشانہ بناتے ہیں۔ دوسرے باب کا عنوان کچھ یوں ہے، امریکہ نے دنیا کو کیا تحفہ دیا؟ افغانستان میں دہشت گردوں کی یونیورسٹی اس کتاب کا تیسرا باب ہے۔ اقوام متحدہ، امریکہ بمقابلہ اقوام عالم، چوتھے باب کی شہ سرخی ہے۔ ایک باب کا عنوان ہے، سی آئی اے نے نیلسن منڈیلا کو 28 سال تک کیسے پابند سلاسل رکھا۔ ولیم کی اتنی اہم ترین کتاب بھی مقبولیت حاصل نہ کرسکی۔ بالآخر تھک ہار کر اور مایوس ہوکے ولیم نے 74 سال کی عمر کتابیں لکھنے سے

یہ کتاب 5 ہزار 7 سو 65 ویں نمبر پر تھی اب 12 ویں نمبر پر آگئی اور ہاٹ کیک کی طرح فروخت ہونے لگی۔

ریٹائرمنٹ لینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن 2006 میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے ولیم کی کایا پلٹ دی اور اسے شہرت کی بلندیوں پر چڑھا دیا۔ القاعدہ کے سربراہ شیخ اسامہؒ بن لادن کی ایک ویڈیو ٹیپ سامنے آئی جو اس مصنف کی شہرت کا سبب بنی۔ شیخ اسامہؒ نے ولیم کی اس کتاب "روگ سٹیٹ" کا حوالہ دیتے ہوئے امریکہ کو مشورہ دیا کہ وہ اس کتاب سے نصیحت حاصل کرے۔ شیخ اسامہؒ نے اس کتاب کا ایک پیراگراف بھی پڑھ کر سنایا۔ اسامہؒ کی اس ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد ولیم کا ستارہ چمک اٹھا اور ایک دن میں اسے اتنی ٹیلی فون کالز آئیں کہ ٹیلی فون نیٹ ورک جیم ہوگیا۔ امریکی اخبارات اور ٹی وی چینلز میں اس کے کمرے

ولیم بلیم ایک امریکی شہری کئی کتابوں کا مصنف ہے اس کا کہنا ہے کہ امریکہ کی خارجہ پالیسیاں شیطانی سوچ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

ایبٹ آباد آپریشن کے بعد امریکہ اور بھارت کا میڈیا ہمیں جس طرح ذلیل کر رہا ہے شاید ہم اس سے زیادہ مستحق ہیں۔

کے سٹوڈیو فلیٹ کو اتنی کوریج دی گئی کہ واشنگٹن ڈی سی کا وہ علاقہ کنکٹی کٹ ایونیو جہاں وہ رہتا تھا، کی پراپرٹی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ وہ کتاب جو ایک ویب سائٹ پر 2 لاکھ 5 ہزار 7 سو 65 ویں نمبر پر تھی، اب 12 ویں نمبر پر آگئی اور ہاٹ کیک کی طرح فروخت ہونے لگی۔ اسامہ بن لادن نے اس بوڑھے مصنف کی قسمت بدل دی، اسے امریکی خوبرو خواتین کی جانب سے شادیوں کی آفرز ہونے لگیں، جسے کوئی نہیں پوچھتا تھا آج وہ امریکہ کی یونیورسٹیوں میں لیکچر دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ جسکی کتاب شائع کرنے کیلئے کوئی ادارہ تیار نہیں تھا، آج اس کے گھر کے باہر پبلشرز قطار بنائے کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ سب کچھ اس شخص کی وجہ سے ہوا جس کے متعلق یہ خبریں دی جارہی ہیں کہ اسے ایبٹ آباد کے ایک گھر میں امریکی میرینز نے شہید کردیا ہے۔ وفاقی دارالحکومت سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک گنجان آباد شہر جو اپنی فوجی تنصیبات کے حوالے سے مشہور ہے، وہ شہر جہاں عساکر پاکستان کے دوسرے ڈویژن کے انتہائی اہم بریگیڈ کا ہیڈ کوارٹر ہے، وہاں ملٹری اکیڈمی کاکول سے 3 کلومیٹر کے فاصلے بلال ٹاؤن کے علاقے میں دنیا کا خطرناک ترین اور انتہائی مطلوب شخص مقیم تھا اور زمین پر رینگتے کیڑوں کا حساب رکھنے والے خفیہ ادارے لاعلم تھے۔ اس شخص کی اقامت گاہ قرب وجوار کے باقی گھروں سے 8 گنا زیادہ وسیع وعریض تھی، 3 منزلہ عمارت کی 12 سے 18 فٹ اونچی فصیل ایسی دیواریں کسی قلعہ کا منظر پیش کرتی تھیں مگر 2005ء سے یہاں کمپاؤنڈ میں کون رہتا ہے، کبھی کسی انٹیلی جنس نے کھوج لگانے کی کوشش نہیں کی؟ اس عجیب وغریب اور بے ربط کہانی کا دوسرا حصہ اس سے بھی زیادہ حیران کن نظر آتا ہے۔ جلال آباد یا غازی ائیر بیس سے دو ہیلی کاپٹروں میں سوار 40 امریکی کمانڈوز رات کی تاریکی میں اس حساس شہر کی فضاؤں میں منڈلاتے رہے، فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں کئی کلومیٹر دور تک سنائی دیتی رہیں، لیکن ہمارے تمام سیکورٹی ادارے گھوڑے بیچ کر سوتے رہے، شاید انکی چائے میں سی آئی اے نے خواب آور گولیاں ملادی تھیں اور ریڈار خطرے کی نشاندہی اس لئے نہ کرسکے کہ امریکی سی آئی اے نے انہیں جیم کردیا تھا۔

اس گناہ بے لذت سے ہمیں حاصل کیا ہوا ہے؟ کیا اوبامہ کا شکریہ ادا کردینے سے سارے داغ دھل جائیں گے؟ اس واقعہ کے بعد امریکہ اور بھارت کا میڈیا ہمیں جس طرح ذلیل کررہا ہے شاید ہم اس سے زیادہ کے مستحق ہیں مگر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اسامہ بن لادن کو

امریکیوں نے پاکستان کے اندر گھس کر مارا، نہ پاکستانیوں کو علم ہوا اور نہ ہی کوئی انکے راستے کی دیوار بننے کی ہمت کر سکا، ہمارے وزیر اعظم صاحب اس کارروائی کو اپنے سینے کا تمغہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اہم کردار ادا کیا۔ اسامہ بن لادن واقعی کسی دہشت گرد کا نام تھا؟ تو کیا وہ امریکہ سے بڑا دہشت گرد تھا؟ وہ امریکہ جو روز پاکستان میں ڈرونز حملے

اسامہ بن لادن اگر واقعی کسی دہشت گرد کا نام تھا؟ تو کیا وہ امریکہ سے بھی بڑا دہشت گرد تھا؟؟؟؟؟؟؟؟؟

کرتا ہے اور بے گناہ لوگوں کو مارتا ہے۔ وہ دہشت گردی نہیں کیونکہ کسی سیانے نے کہا تھا کہ چند لوگوں کو مارنے والا قاتل کہلاتا ہے اور ہزاروں کو مارنے والا فاتح کہلاتا ہے۔ اسامہ بن لادن ایک کمزور قوم کا باغیرت فرد تھا لیکن وہ یہ بھول بیٹھا تھا کہ کمزوروں میں بسا اوقات تو حمیت ختم ہی ہو جاتی ہے۔

اسامہ بن لادن مرا نہیں بلکہ امر ہو گیا ہے۔ اسے وہ سعادت ملی ہے جس کے حصول کیلئے اس دنیا میں آنے والی بڑی بڑی شخصیات آرزو کرتی رہیں۔ امریکہ یہ سمجھے کہ شاید اسامہ کو مار دینے سے اسامہ کا مشن ختم ہو گیا ہے تو یہ اسکی بھول ہے، یہ لوگ مرتے نہیں بلکہ بیج بن کر دفن ہوتے ہیں اور گندم کے دانے کی طرح دفن ہونے کے بعد پھر جب زمین سے نکلتے ہیں تو اکیلے نہیں بلکہ سینکڑوں، ہزاروں کو ساتھ لیکر آتے ہیں اور زمین پر انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ آج اسامہ اور اس کے ساتھی بھی بیج کا کردار ادا کر رہے ہیں پھر جب یہ زمین سے پھوٹیں گے تو امریکہ جیسی طاقتوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں گے۔ اسامہ کے ساتھ جو کچھ ہوا ،اس سے امریکہ کی نفرت اور اسامہ کی محبت میں اضافہ ہوا ہے۔ اسامہ نے ایک ایسی طاقت کو للکارا تھا جسے اپنے آپ پر بڑا گھمنڈ ہے مگر اسامہ نے اس کے غرور کو خاک میں ملا دیا ۔اب اس واقعہ سے امریکہ کے خلاف نہ جانے کتنے اسامہ نبرد آزما ہو جائیں گے۔ امریکہ جس چیز کے حصول کیلئے یہ جنگ لڑ رہا ہے وہ اس انداز میں ملنا مشکل ہے۔ امریکہ کی یہ معاشی جنگ ہے جسے اس نے صلیبی جنگ کا نام دیا ہوا ہے اور معیشت قتل وغارت سے درست نہیں ہوتی بلکہ بزنس اور کمٹمنٹ سے ٹھیک ہوتی ہے۔ اسامہ امریکہ کی نظروں میں دہشت گرد تھا مگر اپنی کمٹمنٹ کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو ہیرو تھا اور ہیرو رہیگا۔

myqasmi@hotmail.com

باقی سیدنا معاویہ کی اصلاحات

کوئی وقت نہ رہے۔ (فتوح البلدان ص ۱۲۳)

عبداللہ بن قیس الحارثی اور جنادہ بن ابی امیہ امیر البحر ہونے کے علاوہ ان کارخانوں کے نگران بھی تھے۔

قلعوں کی تعمیر:

دفاع کو اور زیادہ مضبوط بنانے کیلئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہت سے قلعے تعمیر کرائے۔ شام کے علاقہ کو جس پر بازنطینی حکومت کے حملہ کا ہر وقت خطرہ رہتا تھا۔ قلعوں سے مضبوط کیا گیا۔ چنانچہ وہاں کئی نئے قلعے تعمیر کیئے گئے اور کئی پرانے اور ویران قلعوں کو از سر نو آباد کیا گیا۔ رومیوں کے پرانے قلعے "جبلہ" کو جو فتح شام کے وقت ٹوٹ گیا تھا۔ دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ روڈس میں ایک قلعہ بنوایا گیا جو تقریباً سات سال تک فوجی مرکز رہا۔

(فتوح البلدان ص۲۳۴)

مدینہ طیبہ میں "قصر خل" کے نام سے ایک قلعہ تعمیر کروایا گیا۔

(فتوح البلدان ص۱۶۰)

نیز اطرطوس، مرقیہ اور بلدیارس میں کئی نئے قلعے تعمیر کیئے گئے۔

(فتوح البلدان ص۱۴۰)

کمانڈر انچیف کا عہدہ:

بحریہ میں اس سے قبل امیر البحر کا عہدہ نہیں ہوا کرتا تھا ۔خلافت عثمانی میں بحری اور بری دونوں افواج کا سپہ سالار ایک ہی فرد ہوا کرتا تھا۔ لیکن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلامی بحریہ کی ترقی کے پیش نظر، بحریہ کے لئے ایک امیر البحر کا الگ عہدہ قائم کیا۔ سب سے پہلے امیر البحر سیدنا عبداللہ بن قیس الحارثی مقرر ہوئے۔ آپ نے کم وبیش پچاس بحری لڑائیوں میں حصہ لیا تھا اور خوبی یہ ہے کہ ان میں ایک بھی مسلمان شہید نہیں ہوا تھا۔

سیدنا عبداللہ بن قیس الحارثی رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ کو امیر البحر مقرر کیا گیا۔ یہ خلافت عثمانی سے دور یزید تک برابر، بحری لڑائیوں میں مصروف ومشغول رہے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت بحری لڑائیوں کے عروج کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں جس قدر، بحری لڑائیاں لڑی گئیں ،ان کی نظیر تاریخ کے اوراق میں بہت کم ملتی ہے۔

"سیدنا معاویہ کا رعایا سے سلوک بہترین حکمرانوں کی طرح تھا اور آپ کی رعایا کو آپ سے محبت تھی۔ آنحضرت کا ارشاد ہے کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو، وہ تمہارے لئے دعائیں کریں اور تمہارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنتیں بھیجو اور وہ تم پر لعنتیں بھیجیں"۔

(شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ منہاج السنہ ص ۳ ص ۱۸۹)

☆☆☆☆☆

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے۔۔۔۔؟

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ (بانی وسرپرست)

شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)

شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمہ اللہ (سرپرست)

شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمہ اللہ (صدر/ایم این اے)

شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ

شہادت 17 اگست 2009ء خیرپور سندھ (خیرپور جلسہ سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کردیا گیا۔، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا۔۔۔۔؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران ان کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک/پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں"۔

دستخط

CamScanner

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. اما بعد

مکہ مکرمہ میں جو لوگ حضور اکرم ﷺ پر ایمان لائے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اپنی بیدار آنکھوں سے دیکھا، وہ سب شرفِ صحابیت پا گئے۔ ان میں جن حضرات کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے مجلس کرنے اور تربیت پانے کا موقعہ ملا وہ بلند مقام صحابیت پر سرفراز ہوئے۔

ایک مدت تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نشست و برخواست کا موقع ملا ہو، کیونکہ عرف عام میں جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں کا ساتھی یا رفیق ہے تو اس سے صرف یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس نے کافی زمانے تک اس کی صحبت اٹھائی ہے۔"

قاضی ابوبکر محمد بن طیب ؒ کا قول ہے کہ:

"عرفاً صحابی صرف اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس نے کسی کی طویل صحبت اٹھائی ہو، عرفاً اس شخص کو صحابی نہیں کہہ سکتے جس نے کسی

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ اور سیدنا حضرت عمر فاروق ؓ کا صحابی ہونا ہر کسی کو معلوم ہوتا تھا۔ یا کوئی اور صحابی کہے کہ وہ صحابی ہے یا وہ خود اپنے بارے میں کہے کہ میں صحابی ہوں اور اس پر کوئی جرح نہ ہوئی ہو۔"

صحابہ ؓ کا آنحضرت ﷺ کا ہم مجلس ہونا اور آپ ﷺ کی تربیت میں رہنا اور آپ ﷺ کے اعتماد میں آنا یہ وہ امتیازی خطوط ہیں جنہوں نے اجنبی کے طور پر آپ ﷺ کی خدمت

معیار صحابیت

منافقین کی پہچان

قسط نمبر 7

از: علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ

مضامین کا یہ سلسلہ گزشتہ کئی شماروں سے چلا آ رہا ہے جو علامہ ڈاکٹر خالد محمود پی ایم ڈی نے "معیار صحابیت" کے عنوان سے ایک کتاب کے جواب کی شکل میں ممبران پارلیمنٹ کے لئے تیار فرمائے تھے۔ یہ کتاب دراصل سرگودھا کے ایک ریٹائرڈ آرمی کرنل نے ایک ذاکر بشیر حسین طاہر کے ذریعے تیار کی تھی جو قومی اسمبلی میں مولانا محمد اعظم طارق کی طرف سے ناموس صحابہ بل کا جواب تھا جو ممبران پارلیمنٹ کے نام ناموس صحابہ بل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے بھیجی گئی تھی یہ اس کتاب کے جواب کی **ساتویں** قسط قارئین کے افادہ کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرقہ ناجیہ (نجات پانے والے گروہ) کا پتہ دیتے ہوئے۔ جو ما انا علیه واصحابی کی نشاندہی فرمائی اس میں وہی صحابہ مراد ہیں جو آپ ﷺ کے عام ہم مجلس ہوئے اور انہیں بار بار آپ ﷺ کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے آپ ﷺ سے تربیت پائی اور آپ ﷺ نے ان کو اپنے اعتماد میں لے لیا، یہی ہیں جو آسمان ہدایت کے ستارے ہیں اور یہی ہیں، امت اسلامیہ جن کی عزت و ناموس کا تحفظ چاہتی ہے۔ آپ ﷺ کے اس مکی دور میں آپ ﷺ کا صرف اوپر اوپر سے کلمہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا، یہ دور آلام و مصائب کا دور تھا اور ایسا بیوقوف تو کوئی بھی نہ تھا کہ جو محض مار کھانے کے لئے ظاہراً مسلمان ہوا ہو۔

مدنی زندگی کے پیروانِ اسلام:

مدینہ منورہ آنے پر حضور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو ظاہراً اوپر اوپر سے کلمہ پڑھتے اور دل سے مسلمان نہ ہوتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو حکم تھا کہ ان پر کچھ وقت کے لئے پردہ ڈالے رہیں اور انہیں ابھی نمایاں نہ کریں آنحضرت ﷺ نے ان کا پردہ رکھا مگر انہیں کسی اعتماد میں نہ لیا نہ آنحضرت ﷺ ان سے کثیر المخالطت ہوئے اور نہ عام اٹھنے بیٹھنے میں وہ کبھی حضور ﷺ کے ساتھی سمجھے گئے ...... یہ ناممکن ہے کہ حضور ﷺ حقیقت پر اطلاع پا کر ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں اور انہیں اپنے اعتماد میں لیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دے رکھا تھا:

فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین

(پارہ 7 الانعام: رکوع 7: آیت 68)

"سو آپ سمجھا جانے کے بعد ان ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔"

ندوہ کے مشہور فاضل مولانا عبدالسلام لکھتے ہیں:

"محدثین کی ایک جماعت اور جمہور اصولیین نے صحابی ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کو

سے ایک گھنٹہ کی ملاقات کی ہو یا اس کے ساتھ چند قدم چلا ہو یا اس سے کوئی حدیث سُنی ہو۔"

بلکہ حضرت سعید بن المسیب ؒ کے نزدیک صحابی صرف اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو غزوات میں شرکت کا موقع ملا اور کم از کم اس نے دو سال تک آپ ﷺ کے ساتھ قیام کیا ہو۔

> **آنحضور ﷺ کے مکی دور میں اوپر اوپر سے کلمہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ یہ مصائب و آلام کا دور تھا ایسا بیوقوف بھی کوئی ہو سکتا ہے؟ جو محض مار کھانے کے لئے کلمہ پڑھتا، سب منافق مدنی دور میں نمودار ہوئے۔**

بعض لوگوں کے نزدیک صحابی ہونے کے لئے طویل صحبت کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے آپ ﷺ کی صحبت بغرض حصول علم و عمل اختیار کی ہو۔

حضرت علامہ سخاوی ؒ (902ھ) فتح المغیث میں لکھتے ہیں:

قال ابوالحسین فی المعتمد هو من طالعت مجالسته له علیٰ طریق التبع والاخذ عنه.

"صحابی وہ ہے جو حضور ﷺ سے کثیر المخالطت رہا ہو اور وہ بھی اس انداز میں کہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے رہے اور دینی بات آپ ﷺ سے حاصل کرے۔"

دسویں صدی کے مجدد حضرت ملا علی قاری ؒ (1014ھ) لکھتے ہیں:

ثم یعرف کونه صحابیا متواتراً کابی بکر وعمر رضی اللہ عنهما او بالا استفاضة او یقول صحابی غیره انه صحابی او یقول عن نفسه انه صحابی اذا کان عدلاً

(مرقات جلد 1 صفحہ 272)

"اس کا صحابی ہونا تواتر اور استفاضہ سے پہچانا جاتا ہے جیسے

میں آنے والوں کو صحابہ سے ممتاز کر رکھا تھا، ان میں بھی جو مومن تھے وہ حکماً شرف صحابیت پا گئے اور جو منافق تھے وہ نہ صحابی تھے نہ انہیں کسی انداز سے صحابی سمجھا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی سوسائٹی کسی مشتبہ رنگ میں نہیں چھوڑی کہ مدنی زندگی میں آپ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے مومن اور منافق آپس میں مخلوط دکھائی دیں کہ کوئی کسی کو مومن کہے اور کوئی اسے منافق سمجھے۔

آنحضرت ﷺ نے اس طریق سے امت بنائی کہ اس کی راتیں بھی دنوں کی طرح روشن تھیں۔ ارشاد فرمایا کہ:

ترکتم علی البیضاء لیلها کنهارها

"میں تمہیں ایک روشن راہ پر چھوڑ رہا ہوں اس کی راتیں بھی دنوں کی طرح روشن ہیں۔"

یعنی اس میں کوئی ابہام پیچیدگی دورخی اور تقیہ بازی نہیں ہے امت اپنے وجود میں صاف اور واضح کھڑی ہے۔

پاس آنیوالے منفق اور منافق:

حضرات صرف پاس آنے والے کو نہ دیکھیں۔ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں منافقین آتے تو وہ آپ ﷺ کی مالی مہمات پر کبھی کچھ خرچ نہ کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی کہتے کہ:

لا تنفروا علیٰ من عند رسول اللہ حتیٰ ینفضوا (پارہ 28 المنافقون رکوع 1 آیت 7)

"تم ان لوگوں پر جو حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہیں کچھ خرچ نہ کرنا یہاں تک کہ یہ خود اٹھ جائیں۔"

سو یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ منفق (اسلام کی راہ میں خرچ کرنیوالے) اور منافق (مسلمانوں کی باتیں دوسری جگہ پہنچانے والے) کبھی ایک نہ ہو سکتے تھے۔ ان میں زمین و آسمان کا فرق تھا صحابہ ؓ کبھی منافقین کے ساتھ مخلوط نہ ہوتے تھے۔

آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کی مالی مہمات میں دل کھول کر خرچ کرنیوالوں پر نفاق کا کبھی گمان نہیں کیا جا سکتا۔ معیار صحابیت یہی ہے اور

> **حضور پاک ﷺ کی تربیت سے تمام صحابہ کرام پیشوائی پر آ گئے اب کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے تذکرے کرنا شرارت کے سوا کچھ نہیں ہے**

یہی قرآن پاک کی تعلیم ہے۔

ما انا علیه و اصحابی میں صرف معروف صحابہؓ

مذکورہ تفصیلات صحابہ کی عرفی پہچان کے لئے ہیں جو حضرات اس طرح صحابی معروف ہوئے انہی کی اتباع ما انا علیه و اصحابی میں مامور ہیں اور یہ وہ ہیں جو آسمان ہدایت پر روشن ستارے بن کر چمکے جن کو آپ ﷺ کے ساتھ اس طرح رہنے اور اٹھنے بیٹھنے کا موقع نہیں ملا مگر انہوں نے بحالت ایمان حضور ﷺ کو دیکھا گو یا کبھی کبھی۔ انہیں بھی شرف صحابیت حاصل ہے مگر دوسرے درجے میں امام احمد رحمہ اللہ، امام علی بن المدینی رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک ہر وہ شخص شرف صحابیت رکھتا ہے جس نے آنحضرت ﷺ کو بیدار آنکھوں سے حالت اسلام میں دیکھا۔

منافقین کا ظاہر متشابہ کن سے لگ سکتا ہے:

منافقین جو حضور ﷺ کے پاس اسلام کا دعویٰ کرتے تھے وہ کبھی حضور ﷺ کے ساتھ کثیر المخالطت نہیں ہوئے، نہ ان کا آپ ﷺ کے ساتھ عام اٹھنا بیٹھنا رہا، وہ اگر کبھی ظاہراً استشابہ ہو سکتے ہیں تو ان صحابہ کے ساتھ جن کو حضور ﷺ سے عام مجلس ہونے کا موقع نہیں ملا نہ کہ ان حضرات قدسی صفات کے جو عمر بھر حضور ﷺ کے ہم مجلس او رہم وطن رہے اور حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے خاندان کے ساتھ ان کی عام رشتہ داریاں بھی ہوئیں۔

جن مومنین کو آپ ﷺ سے زیادہ ہم مجلس ہونے کا موقعہ نہیں ملا اور انہوں نے صرف آپ ﷺ کی زیارت کی اور کبھی ایک مجلس میں حاضری ہوئی، ہم ان کے شرف صحابیت کے قائل ہیں اور انہیں رضی اللہ عنہ کے لائق سمجھتے ہیں مگر اپنے پیشوا ہونے کا درجہ صرف ان صحابہ کرام کو دیں گے جو عرفاً عادتاً اور عام مشاہدات میں حضور ﷺ کے صحابی سمجھے گئے۔ یہ وہ معروف ہیں جن کے دل سے مومن نہ ہونے کا کبھی کسی کو وسوسہ تک نہیں گزرتا۔

صحابہ کرام ﷺ پیغمبروں کی طرح معصوم نہ تھے:

حضرات صحابہ کرام اس شرف صحابیت اور مقام صحابیت کے باوجود معصوم نہ تھے آنحضرت ﷺ کی تربیت کے دوران ان سے بارہا کمزوریاں ہوتی رہیں اور آپ ﷺ ان کی اصلاح و تربیت فرماتے رہے، جب یہ حضرات تزکیہ کی دولت پا گئے تو اب یہ پوری امت کے لئے نمونہ بن گئے، ان کے لئے ایمان کا معیار ٹھہرے اور دوسروں کا ایمان تبھی قابل قبول ہوا کہ ان کے ایمان کے مطابق ہو۔

ان کی ایک عملی کمزوری پر بحث:

ابتدائے اسلام میں رمضان میں مومنین کو عورتوں کے پاس جانے کی اجازت نہ تھی، عشاء کے بعد سونے سے ان کا روزہ شروع ہو جاتا تھا، بعض صحابہ سے اس دوران اپنی بیویوں کے پاس جانے کی غلطی سرزد ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کوتاہی پر انہیں سرزنش نہ فرمائی بلکہ قانون بدل دیا کہ اب کے بعد تم رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی کے پاس جا سکتے ہو۔ ارشاد فرمایا:

احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم

(پارہ 2 البقرہ: رکوع 23 آیت 187)

"رمضان کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس بے حجاب ہونا حلال کر دیا گیا۔"

حضرات صحابہ کرام عظیم شرف صحابیت کے باوجود معصوم نہ تھے آنحضور ﷺ کی تربیت کے دوران ان سے بارہا کمزوریاں ہوتی رہیں اور آپ ﷺ ان کی اصلاح و تربیت فرماتے رہے جب یہ لوگ تزکیہ کی دولت پا گئے تو پھر پوری امت کے لئے نمونہ بن گئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کا اندازہ کریں وہ حضرات کس عظمت اور سعادت کے حامل تھے کہ ان کی غلطیاں بھی تکمیل شریعت کے اسباب بنتی رہیں، یہ ان حضرات کی تربیت کا دور تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رضی اللہ عنہم کی دستار فضیلت ان کے سروں پر رکھ دی۔

تزکیہ کی دولت پانے کے بعد بھی اگر ان حضرات سے کوئی کوتاہی یا غلطی سرزد ہوئی تو انہیں اس سے رجوع اور توبہ کی توفیق مل گئی اور وہ اپنے بعد آنے والوں کے لئے خواتم اعمال میں زندگی کا ایک اور نمونہ بنے۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ان کی کوتاہی عیب نہ سمجھی جائے گی کہ وہ دوران تربیت کے واقعات ہیں اور آپ ﷺ کے بعد ان کی کوئی کمزوری اس لئے عیب نہ رہے گی کہ بالآخر ان کا اس سے رجوع ہوا ہو اور وہ توبہ کی دولت سے مالا مال ہو کر غلط کو غلط قرار دے کر اس دنیا سے گئے۔

صحابہ آسمان ہدایت کے ستارے ہیں:

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ حضور اکرم ﷺ کے سامنے آپ ﷺ پر ایمان لائے، وہ خیر امت ہیں اور لوگوں کے لئے نمونہ......اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ وہ نفوس قدسیہ آئندہ تمام لوگوں کے لئے آسمان ہدایت کے ستارے ہوں قرآن کریم میں ہے:

كنتم خير امة اخرجت للناس

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے میدان میں لائے گئے ہو۔"

آنحضور ﷺ کی زندگی میں صحابہ کرام کی کوئی کوتاہی عیب نہ سمجھی جائے گی کہ وہ دوران تربیت کے واقعات ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد تزکیہ کی وجہ سے وہ ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہو گئے تھے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ جو ان مومنین کے سوا کسی اور کی راہ پر چلا اس کا ٹھکانہ جہنم کے سوا کہیں نہیں ہے فرمایا:

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ ويتبع غير سبيل المومنين

"اور جو اس رسول کے خلاف چلے بعد اس کے کہ ہدایت اس کے سامنے کھل چکی اور وہ وقت کے موجود مومنین کے سوا کسی اور کی راہ پر چلے ہم اسے ادھر پھیر دینگے جدھر وہ پھرا اور اسے جہنم بھیجیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔"

کیا یہ وہی صحابی کالنجوم والا مضمون نہیں؟ کچھ غور کریں صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضور ﷺ نے صحابہ کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے۔

(دیکھئے صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 308)

صحابہ کی پیروی کرنیوالوں پر بھی رضائے خداوندی کا سایہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مہاجرین ہوں یا انصار۔ یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں کہ ان کی پیروی کرنے والوں پر بھی خدا کی رضا کا سایہ ہے اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ سابقین اولین سب کے سب آسمان ہدایت کے ستارے ہیں جو ان کی پیروی میں چلا رضائے خداوندی پا گیا۔ قرآن کریم میں ہے:

والسابقون الاولون والمهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضو عنهم

"اور ایمان لانے میں پہلے سبقت لے جانے والے مہاجرین اور انصار اور جو نیکی سے ان کے پیچھے آئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔"

اللہ کا ان سے راضی ہونا تو اپنی جگہ رہا اللہ رب العزت ان کی رضا کو بھی قرآن کریم میں نقل کرتے ہیں کہ وہ بھی مجھ سے راضی ہو چکے ہیں ان کی کوئی اور تمنا باقی نہیں رہی۔

صحابہ کرام سابقین اولین ہوں یا فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے ان کے درجات گو مختلف ہیں مگر جنت کا وعدہ ان سب سے ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

لا يستوى منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا و كلا وعدالله الحسنىٰ

(پارہ 27 الحدید: رکوع 1 آیت 100)

"تم میں سے وہ جو فتح مکہ سے پہلے اسلام پر خرچ کرتے رہے اور اللہ کی راہ میں لڑتے رہے ان کا درجہ ان سے زیادہ ہے جو بعد میں اس خرچ کرنے اور جہاد کرنے میں آ لگے اور جنت کا وعدہ تو سب سے ہے۔"

جن سے الحسنیٰ کا وعدہ ہو چکا وہ آگ سے اس طرح دور رکھے جائیں گے کہ ان کو آگ کی آہٹ تک نہ سنی جا سکے گی۔

بقیہ صفحہ 43 پر

خطائے بزرگاں گرفتن خطا است پاک دل، پاک طینت، پاک باز جماعت

بزرگوں کی غلطی پکڑنا بھی غلطی ہے

(محمد شیر حیدری۔ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں)

سرکار دو عالم ﷺ کی ذات مقدسہ شریعت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آئی تھی اس لئے جو چیزیں شان نبوت کے منافی نہ تھیں وہ خود حضور اقدس ﷺ سے صادر کرائی گئیں جیسے لیلۃ التعریس میں حضور ﷺ کا جماعت صحابہ کے ساتھ نماز صبح کیلئے بیدار نہ ہوسکنا۔ جبکہ حضور ﷺ کے غلاموں کا یہ حال ہے کہ رات کے دو بجے کے بعد رب کے حضور دست بدعا نظر آتے ہیں اسی طرح نماز میں بھول جانا، حضور ﷺ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بھولتا نہیں بلکہ جبراً بھلایا جاتا ہوں تا کہ طریقہ بتاؤں، یعنی تمہارے لئے نماز میں بھولنے کے احکام، سجدہ سہو وغیرہ کا طریقہ بتاؤں، اوجز المسالک صفحہ ۳۴۷ باب العمل فی السھو میں اس حدیث کی بڑی تفصیل ہے۔ مولانا زکریا فرماتے ہیں! اسی طرح بعض صحابہ کرام ؓ سے بعض بڑی خطائیں سرزد ہوجانے پر کبھی بھی کوئی خلجان طبیعت میں نہیں آیا جبکہ مشائخ عظام سے ایسی خطاؤں کا صدور بعید تر ہے۔

اور کوئی بڑے سے بڑا شیخ بھی ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا، ان کی معاصی کی روایات پر اللہ کے فضل سے مجھے کبھی اشکال نہیں ہوا، اکابر کی جوتیوں اور احادیث کی برکت سے ان سب کے متعلق ہمیشہ یہی ذہن رہا کہ یہ افعال ان حضرات سے تعلیم کی تکمیل کے لئے تکوینی طور سے کرائے گئے۔

تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

ان انفاس قدسیہ نے اپنے آپ کو پیش کیا کہ آپ اپنی شریعت مطہرہ کی تکمیل کیجئے، ہم اس کیلئے سنگسار ہونے کو تیار ہیں، ہاتھ کٹانے کو تیار ہیں، کوڑے کھانے کو تیار ہیں، یہی صحابہ قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق ہیں:

فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات

"بس یہی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔"

اور یہی مصداق ہیں ان احادیث مغفرت کے جن میں ہے کہ بعض خوش نصیبوں کو کہا جائے گا کہ "ہر گناہ کے بدلہ میں ایک نیکی دیدو۔"

حضرت ابوذر ؓ نے حضور علیہ السلام سے (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۰۶) ایک حدیث نقل کی ہے کہ ایک آدمی قیامت کے دن بلایا جائے گا (یہ کسی ایک آدمی کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا بلکہ ایک طبقہ مراد ہوتا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں رجل کی جگہ ناس کا لفظ صریح ہے) اور فرشتوں سے کہا جائے گا کہ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش

اصحاب رسول ﷺ کے جو قصے احادیث میں مذکورہ ہیں وہ مراحم خسروانہ کے زمرے میں آتے ہیں ان کے ذریعے امت کی اصلاح فرمائی گئی ہے۔

کرو، پس چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کئے جائیں گے اور بڑے بڑے گناہ چھپالئے جائیں گے، اس سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں دن یہ گناہ کیا اور فلاں دن یہ گناہ کیا، اس کو اقرار کئے بغیر چارہ نہ ہوگا اور وہ ڈرتا رہے گا کہ ابھی تو چھوٹے چھوٹے پیش کئے جارہے ہیں جب بڑے گناہوں کا نمبر آئے گا تو کیا بنے گا؟ ارشاد ہوگا کہ اس کو ہر گناہ کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو، تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب ابھی تو بہت گناہ باقی ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ حضرت ابوذر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اس وقت حضور ﷺ نے تبسم فرمایا کہ حضور ﷺ کے اگلے دانت مبارک نظر آنے لگے (مسلم، ترمذی، شمائل)

دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہ ؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں بہت سے لوگ لائے جائیں گے جو اس کی تمنا کریں گے کہ کاش ہمارے گناہ بہت زیادہ ہوتے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہوں گے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کے گناہوں کے بدلہ نیکیاں ملیں گی۔

یہاں ایک بات نہایت قابل اہتمام یہ ہے کہ یہ مراحم خسروانہ

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کے روز بہت سے لوگ لائے جائیں گے جو اس کی تمنا کریں گے کہ کاش! ہمارے گناہ بہت زیادہ ہوتے۔ صحابہ نے پوچھا وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو گناہوں کے بدلے میں نیکیاں ملیں گی۔

کہلاتے ہیں کہ مراحم خسروانہ میں قاتلوں کی پھانسی کی سزا سے بھی معاف کردیا جاتا ہے لیکن اس اطمینان پر کہ میں تو مراحم خسروانہ میں چھوٹ جاؤں گا قتل کی ہمت کوئی نہیں کرتا۔

البتہ صحابہ کرام ؓ کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ صحابہ کرام سب ان میں داخل ہیں، اس لئے کہ ان کے معاصی کے جو قصے احادیث میں آتے ہیں وہ ان ہی مراحم خسروانہ کے مستحق ہیں۔ حضرت ماعز ؓ سے زنا صادر ہوجاتا ہے وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے پاک کردیجئے، حضور علیہ السلام نے فرمایا "جا استغفار کر، توبہ کر" وہ تھوڑی دور جاتے ہیں، بے چینی غالب ہوتی ہے، پھر آکر یہی عرض کرتے ہیں اور حضور ﷺ کا یہی جواب ہوتا ہے، تین دفعہ یہی واقعہ پیش آتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ان کو توبہ واستغفار کی تاکید کرکے واپس کردیتے ہیں، چوتھی دفعہ میں حضور علیہ السلام حسب قواعد شرعیہ سنگسار کرنے کا حکم فرماتے ہیں...... اس پر دو صحابہ نے یوں کہا کہ اس شخص کے گناہ پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا مگر اس نے اپنے آپ کو پیش کیا حتیٰ کہ کتے کی طرح سے رجم کیا گیا، حضور ﷺ نے یہ سن کر سکوت فرمایا اور آگے تھوڑی دیر چلے گئے کہ ایک گدھا مرا پڑا تھا اور اس کا پیٹ پھولا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کی ایک ٹانگ ابھر گئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا! فلاں فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا! اس مردار میں سے کھاؤ، انہوں نے کہا کہ اس میں سے کون کھا سکتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جو مسلمان بھائی کی آبرو ریزی کی وہ اس سے زیادہ سخت ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔

اسی طرح ایک حاملہ عورت وارحتا کا قصہ پیش آتا ہے وہ بھی آکر درخواست کرتی ہیں یارسول اللہ ﷺ مجھے پاک کردیجئے۔ حضور علیہ السلام ان کو بھی یہی فرما کر واپس کردیتے ہیں کہ جا توبہ استغفار کر۔ وہ عرض کرتی ہیں یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اس طرح واپس کرنا چاہتے ہیں جس طرح حضرت ماعز ؓ کو واپس کیا تھا، میں خدا کی قسم زنا سے حاملہ ہوں، حضور علیہ السلام نے فرمایا، کہ جب تک بچہ پیدا نہ ہوجائے تب تک تجھے رجم نہیں کیا جاسکتا، جب وہ بچہ جنتی ہیں تو پھر

وہ حاضر ہوتی ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے بچہ جن دیا، مجھے پاک کردیجئے، حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کو دودھ چھوٹنے کے زمانہ تک دودھ پلا، وہ دودھ چھڑانے کے بعد بچہ کو گود میں لاتی ہیں، بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا ہے، عرض کرتی ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ یہ روٹی کھانے لگا، اس پر حضور علیہ السلام حسب قواعد شرعیہ سنگساری کا حکم دیتے ہیں...... حضرت خالد رضی اللہ عنہ بھی سنگسار کرنے والوں میں تھے اس کو سنگسار کرتے ہوئے اس کے خون کا ایک قطرہ اڑ کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے رخسار پر پڑ گیا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو کوئی سخت بات کہی، حضور علیہ السلام نے فرمایا خالد، ایسا مت کہہ، اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی کا افسر بھی ایسی توبہ کر لیتا تو اس کو کافی ہوتی (چنگی کے افسر سے مراد اس محکمہ کے لوگ ہیں یعنی ٹیکس لینے والے، وہ ظالم ہوتے ہیں اور بہت ظلم کرتے ہیں)

اسی قسم کے ایک اور قصہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ ﷺ ہم اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں، حالانکہ اس نے زنا کیا ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کردی جائے تو سب کو کافی ہوجائے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کردی۔

احادیث کی کتاب الحدود میں متعدد روایات ان قصوں کی وارد ہوئی ہیں، ہم میں سے بڑے سے بڑا بھی کوئی ایسا ہے جو گناہ پر اتنا بے چین ہوجائے جتنا یہ حضرات ہوتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو ایسا محسوس کرتا ہے جیسا کوئی شخص پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اسی سے ڈر رہا ہو کہ یہ پہاڑ مجھ پر گر جائے گا اور جب فاجر کوئی گناہ کرتا ہے تو ایسا آسان محسوس کرتا ہے جیسا کہ مکھی ناک پر بیٹھ گئی اور اس کو ہاتھ سے اڑا دیا۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۶ بروایت بخاری)

اللہ جل شانہٗ عالم الغیب ہیں، وہ سب کے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور گناہوں کے بعد ان کے حالات کو بھی اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں باوجود معاصی کے بھی اپنی رضا اور خوشنودی کے پروانے جگہ جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار
والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم
ورضوا عنهم واعدلهم تجرى تحتها الانهار
خالدين فيها ابداً ذالك الفوز العظيم

بیان القرآن کے حاشیہ پر در منثور سے

والذين اتبعوهم باحسان

کی تفسیر میں ابن زید سے نقل کیا ہے کہ

والذين اتبعوهم باحسان

میں تمام مسلمان قیامت تک کے آگئے جو احسان کے ساتھ ان حضرات کے متبع ہوں اس لئے صحابہ کرام یا مشائخ عظام کی کسی معصیت پر ان کی شان میں گستاخی کرنا اپنے آپ کو محروم کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ان سے راضی اور تم ناراض۔

قرآن پاک کی متعدد آیات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مغفرت وغیرہ کے مبشرات ہیں اور یہ معاصی علام الغیوب کے علم میں بھی ہیں لیکن چونکہ اس کے علم میں یہ بھی ہے کہ ان معاصی کے باوجود ان کی مغفرت، دخول فی الجنۃ وغیرہ کے وعدے ہیں تو ایسی حالت میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا مشائخ عظام کی شان میں کسی مقام پر ان کی گستاخی کرنا اپنے آپ کو محرومیت کے اندھیروں میں دھکیلنے کے مترادف ہے کیونکہ اللہ پاک تو ان سے راضی ہیں اور تم ناراض کیوں ہو؟

صحابہ کرام کی کسی معصیت پر ان کی شان میں گستاخی نہایت ہی حماقت ہے اور ان حضرات کی لغزشوں کو آڑ بنا کر خود کوئی گناہ کرنا اس سے زیادہ حماقت ہے اس لئے کہ ان کے گناہوں کی معافی تو آیات قطعیہ سے ثابت ہوگئی مگر ہمارے لئے ان کو آڑ بنا کر کسی قسم کا گناہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ صحابہ کرام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قطعی ارشاد ہے:

ولكن الله حبب اليكم الايمان وزينه فى
قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق
والعصيان اولئك هم الراشدون فضلاً من
الله ونعمة والله عليم حكيم

"لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کردیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دے دی، ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں اللہ تعالیٰ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔ (بیان القرآن)

کسی مسلمان بھائی کی چغلی کرنا مردار گوشت کھانے سے زیادہ سخت ہے

نیز بیان القرآن میں فسوق کی تفسیر گناہ کبیرہ اور عصیان کی تفسیر گناہ صغیرہ سے کی ہے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تو صغائر و کبائر ان شاء اللہ سارے ہی معاف ہیں ان کی کسی غلطی پر گرفت کرنا انتہائی خطرناک ہے اور ان کے صغائر و کبائر کی آڑ لے کر خود عمل کرنا اپنے لئے ہلاکت ہے۔

فتح مکہ میں حضرت حاطب بن بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں کو حضور علیہ السلام کے ارادۂ غزوہ کی اطلاع کردی، وہ خط پکڑا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو جوش آنا ہی تھا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، حضور

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کسی غلطی پر گرفت کرنا انتہائی خطرناک فعل ہے کیونکہ ان کے پاس ایسی نیکیاں موجود ہیں جن کی وجہ سے کوئی گناہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔

اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یہ بدری ہیں، تجھے کیا خبر کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو فرما دیا ہو کہ میں نے تمہاری مغفرت کردی جو چاہے کرو۔

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ عقیدہ واسطیہ صفحہ ۱۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے قواعد مقررہ میں سے یہ ہے کہ صحابہ کے بارے میں ان کے قلوب اور زبان محفوظ رہیں اور حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے میرے صحابہ کو برا مت کہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سونا خرچ کرے تو میرے صحابہ کے ایک مُد ہلکہ آدھے مُد کے برابر بھی (ثواب کے اعتبار سے) نہیں پہنچ سکتا۔

اور اہل سنت والجماعت ان تمام چیزوں کو قبول کرتے ہیں جو صحابہ کرام کے فضائل و مراتب کے بارے میں جو قرآن وحدیث اور اجماع میں وارد ہوا ہے۔

اور اہل سنت والجماعت صحابہ کے درمیان جو مشاجرات ہوئے اس میں کلام کرنے سے احتراز کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو اقوال ان کے عیوب کے نقل کئے جاتے ہیں ان میں بعض تو بالکل جھوٹ ہیں اور بعضوں میں تغیر وتبدل کیا گیا ہے لیکن ان سب کے باوجود اہل سنت صحابہ کے معصوم ہونے کے قائل نہیں ہیں بلکہ گناہ ان سے ہوسکتے ہیں مگر ان کے فضائل اور مناقب ایسے ہیں کہ اگر ان سے گناہ ہو بھی جائیں تو ان سے معاف ہیں یہاں تک کہ ان کے وہ گناہ بھی معاف ہوجائیں گے جو بعد والوں سے معاف نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے پاس ایسی نیکیاں گناہوں کو مٹانے والی ہیں جو بعد والوں کے پاس نہیں ہیں

پھر ان میں سے اگر کسی سے گناہ ہوا بھی ہے تو یقیناً اس نے توبہ کرلی ہے یا اتنی نیکیاں کیں جن سے وہ سیئات معاف ہوگئے یا ان کے قدیم الاسلام ہونے کی وجہ سے یا حضور ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے کہ یہ حضرات حضور اقدس ﷺ کی شفاعت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ یا دنیا میں کسی معصیت میں مبتلا ہوگئے جس سے معافی ہوگئی یہ بات تو ان گناہوں کے متعلق ہے جو محقق تھے، پھر جن امور میں اجتہاد کو بھی دخل تھا ان کو تو کیا پوچھنا کہ اگر وہ صواب پر تھے تو دو اجر اور غلطی پر تھے تو ایک اجر اور غلطی معاف (جیسا کہ عام مجتہدین کے لئے بھی یہی قاعدہ ہے)

پھر ان کی جن باتوں پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ بہت ہی کم ہیں ان کے فضائل اور محاسن کے مقابلہ میں اور ایمان باللہ اور ایمان بالرسول اور جہاد فی سبیل اللہ، ہجرت اور نصرت اور علم نافع اور عمل صالح کے مقابلہ میں اور جو آدمی بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت پہ علم اور بصیرت سے غور کرلے گا اور اللہ تعالیٰ نے جن فضائل سے ان کو مشرف کیا ہے وہ یقینی طور پر جان لے گا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل ترین ہیں نہ ان جیسے پہلے ہوئے نہ بعد میں ہوں گے اور وہ اس خیر الامم کے چنے ہوئے حضرات ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے کسی ولی سے عداوت رکھے اس کو میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور صحابہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا ولی کون ہوسکتا ہے اسی طرح حضور ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں، میرے بعد ان کو (اعتراضات کا) نشانہ نہ بناؤ، جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی تو اس نے مجھ سے محبت کی وجہ سے محبت رکھی اور جس نے میرے صحابہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے بغض رکھا جس نے میرے صحابہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی قریب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آجائے (اخرجہ الترمذی)

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ فضائل صحابہ سے وہی شخص واقف ہے جو ان کے حالات اور ان کی زندگی سے واقف ہو، حضور علیہ السلام کی زندگی میں اور وصال کے بعد ان کا ایمان میں تقدم اور کفار سے جہاد اور دین کا پھیلانا اور شعائر اسلام کا اعلان اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کلمہ بلند کرنا اور فرائض وسنن کی تعلیم اور اگر وہ نہ ہوتے تو دین کی کوئی اصل یا فرع ہم تک نہیں پہنچتی اور ہم کسی سنت یا فرض سے واقف نہ ہوتے اور نہ حضور ﷺ کی احادیث اور حالات ہم تک پہنچتے، لہٰذا جو ان کی شان میں گستاخی کرے وہ دین سے نکل گیا اور مسلمانوں کے طریقہ سے خارج ہوگیا، اس لئے کہ کسی میں طعن کرنا اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ ان کی برائیوں کو دل میں جگہ نہ دے اور بغض دل میں نہ ہو اور جب تک کہ فن فضائل کا جن کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے ان کا منکر نہ ہو اور جب تک ان فضائل و مناقب اور محبت جو حضور اقدس ﷺ کو ان سے تھی ان کا منکر نہ ہو اور اس وجہ سے بھی

علامہ ذہبی فرماتے ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت کرے یا ان کی غلطیوں کو ڈھونڈے یا ان کے عیوب کا ذکر کرے گا ان کی طرف عیوب منسوب کرے ایسا شخص منافق ہے۔

طاعن صحابہ دین سے نکل گیا کہ یہ صحابہ ہی ماثور و منقول میں بہترین و افضل ترین وسیلہ ہیں اور وسیلہ پر طعن اصل پر طعن شمار ہوتا ہے اور ناقل پر عیب لگانا منقل پر عیب لگاتا ہے اور یہ باتیں اس شخص کے لئے ہیں جو غور و فکر کرے اور نفاق اور زندقہ اور الحاد سے اس کا عقیدہ پاک ہو بالکل ظاہر ہے اور صحابہ کے فضائل کے لئے وہ اخبار و اثار ہی کافی ہیں جو نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ہمیں برا بھلا کہا جاتا ہے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو جو برا بھلا کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

اور دوسری جگہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے صحابہ کو چنا اور میرے لئے ان کو دوست اور بھائی اور رشتہ دار بنایا اور آئندہ ایک قوم آئے گی جو ان پر عیب لگائے گی اور ان کے مرتبہ کو گھٹائے گی پس تم ان کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیو نہ ان سے نکاح کرو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو اور نہ ان پر جنازہ کی نماز پڑھو۔

علامہ ذہبی نے اور بھی بہت سی روایات "کتاب الکبائر" میں نقل کی ہیں اور علماء سے نقل کیا ہے کہ جو صحابہ کرام کی مذمت کرے یا ان کی

آنحضور ﷺ نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

غلطیوں کو ڈھونڈے یا ان کے عیوب کا ذکر کرے یا ان کی طرف عیوب کو منسوب کرے تو ایسا شخص منافق ہے۔

اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں کچھ راہزن بھی رہتے ہیں

اسی طرح مشاجرات صحابہ میں حضرات خلفاء ثلاثہ کا زمانہ اس کے مناسب نہیں تھا جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں کیونکہ حضرات خلفاء ثلاثہ کے ادوار میں دوسرے اہم امور در پیش تھے اور جب ان سب کی تکمیل ہوگئی تو خلفاء راشدین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دور باقی تھا جس میں مخالفت خلیفہ کا مسئلہ بھی حل ہونا ضروری تھا تاکہ خلفاء راشدین مہدیین کے دور میں اس مسئلہ کی بھی تکمیل ہوجائے اس لئے یہ مسائل اسی زمانے میں پیش آنے ضروری تھے اس لئے ہمیں کبھی اس میں اشکال نہیں ہوا کہ حضرات صحابہ کے جو مشاجرات ہیں وہ حب جاہ و مال یا عصبیت کی وجہ سے تھے بلکہ وہ انکی قوت ایمانیہ کی علامتیں تھیں جس چیز کو حق سمجھتے تھے اس کی حفاظت و اعانت میں جنگ و جدل سے باک نہیں کرتے تھے جو احمق ان حضرات کے ان افعال و اقوال کو بشری کمزوری سمجھتا ہے اس کو ہم نے کبھی قابل التفات نہیں سمجھا اور جس کی بھی حدیث پاک پر گہری نظر ہوگی وہ بھی کبھی نہیں سمجھے گا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے رسالہ الاعتدال میں مشاجرات صحابہ کے سلسلہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔

جنگ جمل (جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ کا نام ہے) کتنی سخت لڑائی تھی تقریباً بیس ہزار آدمی اس میں شہید ہوئے لیکن جب معرکہ شروع ہو رہا تھا اور دونوں طرف سے گھمسان کی لڑائی شروع ہونے کو تھی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سب سے آگے بڑھے اور مد مقابل جماعت میں سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو آواز دی وہ بھی سب سے آگے بڑھے دونوں نے معانقہ کیا اور دونوں روئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے مجبور کیا کہ تم یہاں مقابلہ پر آگئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے نے۔

دونوں حضرات میں گفتگو ہوتی رہی یہ ایسے دو مخالفوں کا برتاؤ ہے جو ایک دوسرے کے مقابلہ میں تلواریں نکالے ہوئے بالکل تیار بیٹھے تھے اس کے بعد معرکہ ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت کو فتح ہوئی دوسری جماعت کے بہت سے افراد قید ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت کے بعض افراد نے اصرار کیا کہ ان قیدیوں کو قتل کیا جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قبول نہیں کیا بلکہ دوبارہ ان سے بیعت لیتے رہے اور معاف فرماتے رہے ان مغلوبین کے مال کو غنیمت قرار دیا لیکن ان کی جانوں کو قیدی بنانے سے انکار کردیا

لوگوں نے اس پر بھی اصرار کیا کہ جب ان کے مال غنیمت بنائے گئے تو جانیں بھی قیدی بنائی جائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اول انکار فرماتے رہے آخر اپنی جماعت کے اصرار پر ارشاد فرمایا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ اپنی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو باندی بنا کر اپنے حصہ میں لینے پر تم میں سے کون تیار ہے؟ انہوں نے عرض کیا نستغفر اللہ یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں یہ تو نہیں ہوسکتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وانا استغفر اللہ میں بھی اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں کیا ہم بھی کسی مخالفت کا کوئی احترام باقی رکھتے ہیں دشمنی اور مقابلہ میں تلوار اٹھانا بہت بڑی چیز ہے کیا ہم معمولی سا خلاف کرنے والے کا بھی اتنا احترام رکھتے ہیں جتنا یہ حضرات مقابلہ میں تلوار اٹھانے والوں کا رکھتے تھے۔

اس لڑائی کے خاتمہ کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ زخمی ہو کر گرا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جلدی سے کہا دیکھو ام المومنین کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لے گئے فرمایا اماں جان کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی، اللہ جل شانہٗ آپ کی غلطی کو معاف فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بھی مغفرت فرمائے۔

یہ تھا مخالفوں کے ساتھ معاملہ اور یہ تھی مقابلین کی عزت افزائی، ہم لوگوں کو اپنے کسی حریف پر تسلط حاصل ہوجائے تو ہمارا کیا

خداوند کریم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھے گا میرا اس سے اعلان جنگ ہے آپ بتائیں صحابہ سے بڑا ولی اس دنیا میں اور کون ہوسکتا ہے۔

برتاؤ ہو کسی مخالف پر غلبہ ہوجائے تو اس کی جان، مال، آبرو کوئی چیز بھی ایسی ہے، جس پر ہم رحم کرسکتے ہیں۔

جنگ صفین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مشہور لڑائی ہے، متعدد مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ جنگ صفین کے موقع پر دن کے وقت فریقین میں جنگ ہوتی اور رات کے وقت ایک لشکر کے لوگ دوسرے لشکر میں جا کر ان کے مقتولین کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیا کرتے تھے۔ اور ایک فریق کو مسائل کی ضرورت پیش آتی تو دوسرے فریق کے پاس آدمی بھیج کر ان کو حل کراتے یہ ان کے دینی اعتماد کا حال تھا۔

قیصر روم نے مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھا کر

ان پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا، حضرت معاویہ ؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے قیصر روم کے نام ایک خط میں لکھا اگر تم نے اپنا ارادہ پورا کرنے کی ٹھان لی تو میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اپنے ساتھی (حضرت علی ؓ) سے صلح کرلوں گا پھر تمہارے خلاف ان کا جو لشکر روانہ ہوگا اس کے ہراول دستے میں شامل ہو کر قسطنطنیہ کو جلا ہوا کالا کوئلہ بنادوں گا اور تمہاری حکومت کو گاجر مولی کی طرح اکھاڑ پھینکوں گا (تاج العروس صفحہ ۲۰۸)

تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ قیصر روم نے حضرت معاویہ ؓ کو خط لکھا تھا کہ تم کو حضرت علی ؓ نے ستا رکھا ہے تمہاری مدد کے لئے میں فوج بھیج دوں، اس پر حضرت معاویہ ؓ نے اس کو لکھا کہ اے نصرانی کتے! میرے اور علی ؓ کے درمیان جو اختلاف ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے یاد رکھ اگر تو نے حضرت علی ؓ کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھا تو سب سے پہلے علی ؓ کے لشکر کا سپاہی بن کر تیری آنکھیں پھوڑ دینے والا معاویہ ہوگا۔

اسی طرح معاویہ ؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ علی ؓ مجھ سے بہتر اور مجھ سے افضل ہیں، اور میرا ان سے اختلاف صرف حضرت عثمان ؓ کے قصاص کے مسئلہ میں ہے اور اگر وہ خون عثمان ؓ کا قصاص لے لیں تو اہل شام میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں گا۔

(البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۲۹، مقام صحابہ)

امیر معاویہ ؓ کی حکومت میں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص ابن خیبری نے اپنی بیوی سے کسی کو زنا کرتے دیکھ لیا، صبر نہ ہو سکا اور اسکو قتل کر دیا، حضرت معاویہ ؓ کے پاس مقدمہ پہنچا ان کی کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا فیصلہ فرمادیں۔ قاتل کی سزا قصاص لیکن یہ قتل جن حالات میں صادر ہوا وہ بھی بالکل نظر انداز کرنا مشکل ، حضرت معاویہ ؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کو لکھا کہ حضرت علی ؓ سے اس بارے میں مسئلہ تحقیق کر کے لکھیں کیا ہم بھی اپنے کسی سیاسی مخالف کے سامنے جہل کا اقرار کر سکتے ہیں کسی مسئلہ میں جو باہمی نزاعی نہ ہو اس کی طرف رجوع کر سکتے ہیں؟ ہمارے سیاسی مخالف کا نہ کوئی قول معتبر ہے نہ وہ اس قابل ہے کہ کوئی شخص کسی مسئلہ میں اس کی طرف رجوع کرے۔

(الاعتدال صفحہ ۲۳۰)

حضرت امیر معاویہ ؓ کے تو حضرت علی ؓ کے ساتھ ایسے قصے بہت سے مشہور ہیں، حضرت مولانا محمد یوسف نور اللہ مرقدہٗ نے بھی حیات الصحابہ صفحہ ۱۹ میں کئی قصے لکھے ہیں۔

حضرت ضرار بن ضمرہ کنانی ؓ (جو حضرت علی ؓ کی جماعت کے تھے حضرت علی ؓ کے انتقال کے بعد) حضرت معاویہ ؓ کے پاس گئے، حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ کے کچھ اوصاف بیان کرو، انہوں نے عرض کیا کہ کیا امیر المومنین مجھے اس سے معاف کردیں گے؟ حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ میں بالکل معاف نہیں کروں گا ضرور بیان کرو، حضرت ضرار نے عرض کیا کہ اگر ضروری ہے تو سنیئے کہ حضرت علی ؓ خدا کی قسم بڑے مرتبہ والے اور بڑی قوت والے تھے، دو ٹوک بات کہتے تھے اور انصاف کا فیصلہ کرتے تھے، ان کی ہر سمت سے علم ابلتا تھا اور ہر طرف سے دانائی گویائی کرتی تھی، دنیا اور دنیا کی زیب و زینت سے متوحش تھے، رات اور اسکی تاریکی سے مانوس تھے، خدا کی قسم بڑے رونے والے تھے اور...... بڑے سوچ والے تھے اور اپنی ہتھیلیوں کو پلٹ کر اپنے نفس کو خطاب کیا کرتے تھے مختصر لباس آپ کو پسند تھا اور موٹا جھوٹا کھانا پسند تھا، خدا کی قسم وہ ہم میں (بغیر کسی خصوصی امتیاز کے) ایسے رہتے تھے جیسے ہم میں سے ایک آدمی ہو، جب ہم حاضر ہوتے تو ہمیں اپنے قریب بٹھاتے تھے اور ہم جو بات پوچھتے اس کا جواب دیتے اور ہم اس اختلاط اور سادگی کے باوجود ان سے ان کی ہیبت کی وجہ سے بولنے کی ہمت نہیں کرتے تھے اور جب ہنستے تو ان کے دانت پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ظاہر ہوتے۔

دینداروں کی عظمت کرتے تھے اور مساکین سے محبت رکھتے کسی قوی سے قوی آدمی کو بھی اپنے باطل میں کامیابی کی امید نہیں ہوتی تھی اور ضعیف سے ضعیف آدمی آپ کے انصاف سے مایوس نہ ہوتا میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ بعض اوقات میں نے ان کو دیکھا کہ رات کی اندھیریوں میں اپنے محراب میں اپنی داڑھی کو پکڑے ہوئے ایسے بے چین ہیں جیسے کسی زہریلے جانور نے کاٹ رکھا ہو اور ایسے رو رہے ہیں جیسے کوئی غمزدہ اور گویا آپ کی آواز آج بھی میرے کان میں گونج رہی ہے وہ بار بار فرما رہے تھے

یا ربنا یا ربنا

اور گڑگڑا رہے تھے، پھر دنیا کو خطاب کر کے فرما رہے تھے تو مجھے ہی دھوکہ دینا چاہتی ہے اور میرے لئے ہی مزین بن کر آتی ہے مجھ سے دور ہو جا، میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے میں تو تجھے تین طلاق دے چکا ہوں، تیری عمر بہت تھوڑی ہے تیری مجلس بہت حقیر ہے اور تیرے مصائب آسان ہے ہائے ہائے توشہ آخرت کم ہے اور سفر بہت لمبا ہے اور راستہ وحشت ناک ہے۔

یہ حالات سن کر حضرت معاویہ ؓ کے آنسو اتنے نکلے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی اور ان کو آستین سے پونچھنا شروع کیا اور پاس بیٹھنے والوں کے بھی روتے روتے دم گھٹنے لگے اور حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا ابوالحسن (حضرت علی ؓ) ایسے ہی تھے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

ضرار! تمہیں حضرت علی ؓ کی وفات کا غم کتنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ کسی ماں کی گود میں اس کا اکلوتا بیٹا ذبح کردیا جائے کہ اس کے آنسو نہیں تھم سکتے اور اس کا غم کبھی بھی کم نہیں ہو سکتا اس کے بعد حضرت ضرار چلے گئے۔

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی کے یاروں سے

☆☆☆☆☆☆☆

بے مثال لوگ اور بے مثال زندگی

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ کا طرز عمل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے سیدنا عمر ؓ کو کچھ ناگوار بات کہہ دی، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا اے میرے بھائی میرے لئے مغفرت طلب کرو، حضرت عمر ؓ غصہ ہوگئے، حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کئی مرتبہ اس بات کا اعادہ کیا، پھر بھی حضرت عمر ؓ کا غصہ ٹھنڈا نہ پڑا حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اس بات کا تذکرہ حضور اکرم ﷺ سے کیا، حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی تم سے سوال کرتا ہے کہ تم اس کے لئے مغفرت طلب کرو اور تم ایسا نہیں کرتے، حضرت عمر ؓ نے عرض کیا، قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ کوئی مرتبہ ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے مجھ سے اپنے لئے استغفار کرائی ہو اور میں نے استغفار نہ کی ہو اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے بعد مجھے ان سے زیادہ محبوب نہیں، یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا، اور قسم اس ذات کی جس نے حق دے کر آپ ﷺ کو بھیجا ہے، آپ ﷺ کے بعد ان سے زیادہ مجھے بھی کوئی محبوب نہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے ساتھی کے بارے میں تکلیف مت دو اس لئے کہ مجھے اللہ نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تھا، تم لوگوں نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے کہا آپ ﷺ سچ فرماتے ہیں اور اگر اللہ پاک نے ان کا نام صاحب نہ رکھا ہوتا تو میں ان کو اپنا خلیل بنا لیتا، لیکن اللہ کیلئے بھائی بندی ہے، سن لو مسجد میں سے ہر دریچہ بند کر دیا جائے مگر ابن ابی قحافہ ؓ کا دریچہ باقی رہنے دیا جائے۔

(حیات الصحابہ صفحہ ۵۰۶)

☆☆☆☆☆☆☆

کتاب الفتوح اعثم کوفی مصنفہ احمد بن اعثم کوفی

''کتاب الفتوح کے مصنف کا نام ابو محمد احمد بن اعثم کوفی ہے عام کتب شیعہ کی طرح اس میں بھی حضرات صحابہ کرام ؓ کے بارے میں نازیبا اور زہریلا مواد موجود ہے۔ جن روایات میں اس قسم کی باتیں ہیں۔ غلام حسین نجفی وغیرہ اسے اہل سنت کی معتبر کتاب کہہ کر ان روایات کو بطور حجت پیش کرتے ہیں نمونہ کے طور پر ایک دو اقتباس ملاحظہ ہوں۔

ماتم اور صحابہ:

اہل سنت کی معتبر کتاب اعثم کوفی صفحہ 159 چھاپ قدیم فارسی

خلفائے ثلاثہ کی شان میں جہاں کہیں کوئی ادھر ادھر روایت نظر آتی ہے اسے اہل سنت کی معتبر کتاب کی روایت کہہ کر عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے اعثم کوفی آٹھ جلدوں پر محیط ہے اور اس میں بہت سے مقامات پر اہل تشیع کے مخصوص عقائد کا ڈھنڈورا پیٹا گیا ہے تمام کتاب سے ان مقامات کی نشاندہی کرنا طویل کام ہے اس لئے اس کی چند عبارات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اعثم کوفی کے چند حوالہ جات:

حوالہ نمبر (1)

نوٹ:

''نعثل کافر کو قتل کردو'' سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کی طرف جملہ کی نسبت کی حقیقت ہم اسی جلد میں تحریر کر چکے ہیں یہاں صرف اعثم کوفی کے حالات ونظریات کی روشنی میں اسے پیش کیا گیا ہے کیا کوئی اہل سنت کا فرد، ام المومنین کی طرف حضرت عثمان غنی ؓ کے بارے میں ایسے نظریات رکھتا ہے؟ اسی طرح حضرت عثمان غنی ؓ کی شہادت کا سن کر خوشی کا اظہار وہی کیا کرتے ہیں اور ان پر لعنت ونفرت کا ثبوت وہی پیش کیا کرتے ہیں جنہیں سیدنا عثمان غنی ؓ کی خلافت حقہ پر یقین نہیں یہ دونوں خبیث خیالات و نظریات رافضیوں کے ہیں اس لئے اعثم کوفی نہ خود سنی ہے اور نہ

صحابہ دشمنوں کی نقاب کشائی

نامور بریلوی عالم دین مولانا محمد علی نقشبندی ؒ کے قلم سے

ترجمہ:

کسی کی لاش پر کتے آئے اور ایک ٹانگ گھسیٹ کر لے گئے نصیب اپنا اپنا۔

نوٹ:

یہ روایت اعثم کوفی نے حضرت عثمان غنی ؓ کے بارے میں لکھی ان کی شہادت پر ان کی لاش تین دن تک بے گوروکفن پڑی رہی اور کوئی پرسان حال نہ تھا حتیٰ کہ لاش کی ایک ٹانگ کتے کاٹ کر لے گئے۔

ماتم اور صحابہ: اعثم کوفی

ترجمہ:

ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ جب قاتلوں نے حضرت عثمان غنی ؓ کا سر قلم کرنے کا ارادہ کیا تو عورتوں نے چیخ وپکار کی اور اپنے منہ پیٹے منہ پیٹنے والی عورتوں میں دو حضرت عثمان غنی ؓ کی بیویاں تھیں ایک نائلہ اور دوسری ام البنین اور منہ پیٹنے والی عورتوں میں حضرت عثمان غنی ؓ کی بیٹیاں تھیں۔ (ماتم اور صحابہ صفحہ 116)

جواب:

غلام حسین نجفی نے اس حوالہ سے ثابت یہ کرنا چاہا کہ حضرت عثمان غنی ؓ چونکہ بدکردار خلیفہ تھے۔ معاذ اللہ۔ اس لئے انہیں اپنی قسمت کا لکھا دیکھنا پڑا۔ لاش تک کو کسی نے نہ پوچھا۔ اور کتے عام مردار کی طرح اس کی ٹانگ لے اڑے۔ اس گستاخی اور توہین عثمان ؓ کا جواب تو ہم فقہ جعفریہ جلد چہارم میں تفصیل سے تحریر کر چکے ہیں جو چھپ کر بازار میں آ گئی ہے یہاں ہمیں اس بارے میں کچھ کہنا ہے کیا کتاب الفتوح المعروف اعثم کوفی اہل سنت کی معتبر کتاب ہے؟ اس بارے میں حقیقت یہ ہے کہ اس کے مصنف اور اس کی اس تصنیف کے شیعہ ہونے میں غلام حسین نجفی وغیرہ کو بھی یقین ہے لیکن حضرات صحابہ کرام ؓ خصوصاً

ترجمہ:

(عبید بن ام کلاب سے جب حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے دم عثمان کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ تو حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی ولایت کو برا سمجھتی ہے اور حضرت عثمان ؓ کی طرفدار بن کر ان کے خون کا مطالبہ کر رہی ہے) کیا تم نے لوگوں کو قتل عثمان غنی ؓ پر ابھارا نہ تھا؟ اور پھر ان کے عیب بھی گنوائے اور یہاں تک کہا تھا اس نعثل (لمبی داڑھی والے) کو قتل کردو یہ کافر ہو گیا ہے۔

(کتاب الفتوح جلد دوم صفحہ 249 ذکر قدوم عائشہ من مکہ)

حوالہ نمبر (2)

ترجمہ:

جیسا کہ اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ ؓ نے جس قدر ہو سکا لوگوں کو قتل عثمان ؓ پر ابھارا اتفاقاً انہیں مکہ شریف جانا پڑ گیا جب مکہ پہنچ گئیں تو لوگوں نے انہیں عثمان غنی ؓ کے قتل ہونے کی اطلاع دی کہ وہ اکابر صحابہ کے ہاتھوں مارے گئے ہیں یہ سن کر وہ بہت خوش ہوئیں اور کہا اس نے جو کچھ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا نتیجہ دے دیا جس اللہ نے اسے قتل کروایا اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ حضرت عثمان غنی ؓ پر لعنت اور نفرت کا اظہار کیا۔ خود حضرت عثمان غنی ؓ زندگی کے آخری لمحات میں اپنے کئے پر پشیمان نظر آتے تھے اور کبھی کبھار شعر بھی پڑھا کرتے تھے یہ دو شعر ان سے روایت کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے حرام کاموں کی لذت فنا ہو جائے گی اور ان کا گناہ اور شرم باقی رہ جائے گی برائی کرنے والے کے لئے اس کی برائی کے برے نتائج ہی باقی رہیں گے ایسی خوشی کا کیا فائدہ کہ جس کے انجام پر دوزخ ملے۔

(کتاب الفتوح اعثم کوفی جلد دوم صفحہ 243 مطبوعہ ۔ ۔ منورہ طبع جدید)

ہی اس کی کتاب الفتوح اہل سنت کی تصانیف میں سے ہے۔

حوالہ نمبر (3)

ترجمہ:

حضرت امیر معاویہ ؓ نے امام حسن ؓ کی بیوی جعدہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اگر تو اپنے خاوند حسن ؓ کو زہر دے کر ہلاک کر دے تو میں تجھے ایک لاکھ درہم دوں گا اور اپنے بیٹے یزید سے تیری شادی بھی کر دوں گا اس لالچ پر جعدہ نے امام حسن ؓ کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔ جب یہ کر چکی تو امیر معاویہ ؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرو اس پر حضرت امیر معاویہ ؓ نے مشروط مال جعدہ کی طرف بھیج دیا۔

(تاریخ اعثم کوفی جلد چہارم صفحہ 206 وفات الحسن تذکرہ بن علی)

نوٹ:

امام حسن ؓ کو ان کی بیوی جعدہ کا زہر دینے کا واقعہ جو دراصل حضرت امیر معاویہ ؓ پر اعتراض ہے اس کا تفصیل کے ساتھ جواب اسی جلد میں تحریر کر چکے ہیں اور دلائل سے یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ خود امام حسن ؓ کو بھی اپنے قاتل کے بارے میں کوئی علم نہ تھا لہٰذا اس عبارت سے حضرت امیر معاویہ ؓ کی ذات پر قتل حسن کا الزام دھرنا کسی سنی کا عقیدہ نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی مخالف امیر معاویہ ہی کر سکتا ہے اور دنیا جانتی ہے کہ امیر معاویہ ؓ کا بدخواہ کون ہے؟

حوالہ نمبر (4)

ترجمہ:

اس گفتگو کا تذکرہ جو حفصہ بنت عمر بن الخطاب ؓ اور ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ ؓ کے مابین ہوئی، جب حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے ساتھ بہت سے لوگوں کا قافلہ کی شکل میں بصرہ جانے کا معاملہ حضرت حفصہ ؓ کو پہنچا تو اس نے (حفصہ ؓ) ام کلثوم

کو بلوایا اور پھر ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لوگوں کے اجتماع کی خبر دی یہ اس لئے کیا تا کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جا کر بہت سے لوگوں کی موجودگی میں پریشان کیا جائے، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا، اے حفصہ رضی اللہ عنہا رک جاؤ، اگر تم نے میرے باپ پر غلبہ کیا ہے تو تم رسول اللہ ﷺ پر بھی غلبہ کر چکے ہو لیکن اس وقت رسول اللہ ﷺ کا ساتھی اللہ، جبریل، نیک مومن اور فرشتے بنے (اور تم ان کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے) یہ سن کر حفصہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی، اے لڑکی! میں تیری شر سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا میری شر سے تو پناہ کیسے مانگ سکتی ہے، حالانکہ تو مجھ پر دو مرتبہ زیادتی کر چکی ہے پہلی زیادتی یہ کہ تو نے میری والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی میراث مجھ سے غصب کی اور دوسری یہ کی تیرے باپ سے میرا ورثہ غصب ہوا اس پر موجود عورتوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر خوب ملامت کی۔

(تاریخ اعثم کوفی جلد دوم صفحہ 299 تا 300 مطبوعہ حیدر آباد دکن طبع جدید)

حوالہ نمبر (5)

ترجمہ:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بقید حیات ہیں اور وہ ہر مومن مرد و عورت کے ولی ہیں یہ سن کر جناب عبداللہ نے پوچھا کہ یہ بات ہم نے تو کبھی بھی رسول کریم ﷺ سے نہیں سنی، ام سلمہ نے فرمایا اگر تم نے نہیں سنی تو تمہاری خالہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تو سن رکھی ہے وہ موجود ہیں ان سے دریافت کر لو، انہوں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "علی میری زندگی اور موت دونوں صورتوں میں تم پر میرا خلیفہ ہے لہٰذا جس نے علی رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی اس نے درحقیقت میری نافرمانی کی۔

اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم اس کی گواہی دیتی ہو یا کہ نہیں؟

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا بخدا میں اس کی گواہی دیتی ہوں۔

(تاریخ اعثم کوفی جلد دوم صفحہ 282 تا 283 تذکرہ خبر عائشہ مع ام سلمہ)

نوٹ:

حضور ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد خلافت کا حقدار صرف اور صرف حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو بتلانا خلافت بلافصل کہلاتا ہے اور اس سے خلفائے ثلاثہ کی خلافت کو غاصبانہ اور ناجائز ثابت کرنا نظر آتا ہے کیا اس عقیدہ کا معتقد اہل سنت ہو سکتا ہے۔

حوالہ نمبر (6)

ترجمہ:

اس کے بعد جب امام حسن رضی اللہ عنہ کا مرض بڑھ گیا اور آپ کو یقین ہو چکا کہ اب دنیا سے میرے کوچ کا وقت آن پہنچا ہے تو آپ نے اپنے برادر خورد جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کو بہت سی وصیتیں فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اب میرے بعد امامت کا معاملہ تمہارے سپرد ہے۔

(تاریخ اعثم کوفی جلد چہارم صفحہ 207) تذکرہ وفات حسن رضی اللہ عنہ)

نوٹ:

امامت کے بارے شیعوں کا یہ نظریہ ہے کہ یہ منصوص من اللہ ہوتی ہے اس کی وضاحت عقائد جعفریہ جلد اول میں ملاحظہ کر لیں اسی عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے اعثم کوفی نے یہ روایت بلا سند ذکر کی ہے کہ امام حسن نے بوقت وصال امام حسین رضی اللہ عنہ کی امامت کی نص فرما دی۔

حوالہ نمبر (7)

اعثم کوفی ایک واقعہ یوں نقل کرتا ہے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ایک راہب کے عبادت خانہ کے پاس سے گزر ہوا تو وہ راہب آپ کو دیکھ کر نیچے اترا اور آپ پر ایمان لے آیا پھر کہنے لگا کہ میرے پاس حضرت عیسٰی علیہ السلام کی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے میں وہ پیش کرتا ہوں چنانچہ وہ کتاب لایا اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو پڑھ کر سنائی اس میں لکھا تھا کہ:

اللہ تعالٰی امی لوگوں میں ایک رسول بھیجے گا جو انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے گا پھر جب اس پیغمبر (ﷺ) کا انتقال ہو جائے گا تو اس کے امتی اختلاف کا شکار ہو جائیں گے اختلاف خدا ہی بہتر جانتا ہے کب تک رہے گا پھر ایک شخص اسی امت میں سے اس نہر کے کنارے سے گزرے گا وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا ہوگا لہٰذا جس کسی کو اس مرد صالح کی زیارت نصیب ہو اسے اس کی مدد کرنی چاہئے کیونکہ وہ خاتم الانبیاء (جناب محمد ﷺ) کا وصی ہوگا اور جو بھی اس کے ساتھ مرے گا وہ

اعثم کوفی کٹر اور پکا شیعہ تھا غلام حسین نجفی نے اسے سنی لکھ کر اپنے خبث باطن کا اظہار کیا ہے۔

درجہ شہادت پائے گا یہ سن کر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ رو دیئے اور کہنے لگے تمام تعریفیں اس اللہ کو زیب جس نے ابرار کی کتابوں میں میرا ذکر کیا ہے۔

نوٹ:

اس بے سروپا اور بے سند واقعہ سے اعثم کوفی نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ رسول خدا کے وصی تھے اور یہ بھی کہ حضور ﷺ کے بعد امت میں اختلاف کی صورت میں لوگوں کو حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ و سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ وغیرہ کا۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ کا وصی ماننا کس کا عقیدہ ہے؟ کون اپنی اذان وکلمہ میں اس کا اظہار کرتا ہے؟

حوالہ نمبر (8)

ترجمہ:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے شہید ہو جانے کے بعد تین دن تک اس کی نعش کوڑے کرکٹ کے ایک ڈھیر پر پڑی رہی حتیٰ کہ آپ کی ایک ٹانگ کتے کاٹ کر لے گئے پھر کہیں جا کر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے انہیں دفن کرنے کا حکم دیا۔ ایک مصری شخص اور دوسرے بہت سے لوگوں نے کہا کہ انہیں یہودیوں کے قبرستان میں ہی دفنایا جائے۔

(تاریخ اعثم کوفی جلد دوم صفحہ 247 تذکرہ قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

نوٹ:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نعش کا تین دن بے گور و کفن ایک کوڑے کے ڈھیر پر پڑا رہنا اور پھر اس دوران کتوں کا ان کی ٹانگ لے اڑنا ہم ان دونوں گستاخیوں کا مسکت جواب تحفۂ جعفریہ جلد چہارم میں صفحہ 506 پر تحریر کر چکے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت بروز جمعہ ہوئی اور ہفتہ کی رات آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا تھا حش کوکب (جس کا ترجمہ کوڑا کرکٹ کا ڈھیر کیا گیا) دراصل ایک کوکب نامی صحابی کے باغ کا نام تھا جو یہودیوں کے قبرستان کے قریب تھا اور دوسری طرف اس کی جنت البقیع سے ملتی تھی یہ واقعہ اگرچہ ناسخ التواریخ میں بھی مذکور ہے لیکن اس نے اسے اعثم کوفی سے لیا جس سے پتہ چلا کہ اس بے سند اور بے اصل واقعہ کا وضع کرنے والا اعثم کوفی ہے اور اسے جس مقصد کے لئے تراشا گیا وہ آپ کے سامنے ہے۔ کیا ایسے واقعات گھڑنے والا سنی (مسلمان) عالم کہلا سکتا ہے؟ بغض عثمان غنی رضی اللہ عنہ کس کی فطرت میں رچا ہوتا ہے؟

حوالہ نمبر (9)

ترجمہ:

جنگ جمل کے دوران سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے غصہ میں آ کر کہا مجھے کنکریاں پکڑاؤ، لوگوں نے کنکریاں دیں آپ نے وہ کنکریاں علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کی طرف پھینکتے ہوئے کہا تمہارے چہرے سیاہ ہو جائیں، یہ سن کر علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ایک طرفدار نے کہا اے عائشہ رضی اللہ عنہا، یہ کنکریاں جب تو نے پھینکیں تھیں تو تو نے نہیں بلکہ شیطان نے پھینکی تھیں پھر یہ شعر بھی کہے

اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تو نے یہ کنکریاں اس لئے پھینکیں تا کہ تو ہمیں یہ بتلائے کہ ہم شکست کھانے والے ہیں تمہیں ہمارے بارے میں یہ علم ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں، بہت جلد تجھے اس کا بھی پتہ چل جائیگا۔

(تاریخ اعثم کوفی جلد دوم صفحہ 235 تا 236)

نوٹ:

یہ واقعہ شیعہ سنی کی کسی اور کتاب میں قطعاً مذکور نہیں اس واقعہ کو بلا سند ذکر کیا گیا، اور پھر ایک فرضی طرفدار علی کا قول پیش کر کے اعثم کوفی نے دراصل اپنے خبث باطنی کی غذا بہم کی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کنکریاں مارنا اور پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ایک شیعہ کا اسے شیطان کی کنکریاں مارنا قرار دینا کس سنی کے ذہن میں یہ خبیث مضمون آ سکتا ہے۔ ان حوالہ جات سے اعثم کوفی کے نظریات وعقائد خود اس کی تحریروں سے واضح ہوئے اور ان کی روشنی میں ہم اس نتیجہ پر بآسانی پہنچ گئے کہ اعثم کوفی پکا اور کٹر رافضی ہے اور اس کی تصانیف اسی کے نظریات کی پرچار میں ہیں انہی نظریات کی روشنی میں خود شیعہ محقق اسے کیا کہتے ہیں یہ بھی

سنیئے:

الذریعه

ترجمه:

ابو محمد احمد بن اعثم کوفی جو کہ قصہ کہانیاں بیان کرنے والا اور تاریخ دان تھا فتوح الاسلام اس کی تصنیف ہے اور 314 میں اس کا انتقال ہوا صاحب یاقوت نے اس کی کتاب کو کتاب الفتوح کہا ہے۔

(الذریعہ الی تصانیف الشیعہ جلد سولہ صفحہ 119)

اعیان الشیعه:

ترجمه:

ابو محمد احمد بن اعثم الکوفی اخباری معجم الادباء میں ہے کہ یہ شیعہ تھا اس کی ایک کتاب کا نام کتاب الفتوح ہے اس میں اس نے ہارون الرشید کے دور تک کی باتیں درج کیں اور کتاب التاریخ میں مقتدر کے زمانہ تک کے حالات درج کیے۔

(اعیان الشیعہ طبقات مورخین من الشیعہ جلد اول صفحہ 154 مطبوعہ بیروت)

الکنی والالقاب:

ترجمه:

ابو محمد احمد بن اعثم کوفی مورخ کا 314ھ میں انتقال ہوا یاقوت کی معجم الادباء میں ہے کہ شیعہ تھا اور علماء حدیث کے نزدیک یہ ضعیف ہے اس کی تصنیف کتاب الفتوح معروف ومشہور ہے جس میں ہارون الرشید کے دور تک حالات درج ہیں۔

(الکنی والالقاب جلد اول صفحہ 215 مطبوعہ تہران طبع جدید تذکرہ ابن عاصم الکوفی)

لمحہ فکریہ:

"الذریعہ" نامی کتاب محض اس موضوع پر لکھی گئی تا کہ اس میں شیعہ مصنفین کی تصانیف اور اس کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جائیں اس میں "فتوح الاسلام" کا تذکرہ یہ گواہی دیتا ہے کہ اعثم کوفی ان مصنفین میں سے تھا جو پکا شیعہ تھا اعیان الشیعہ میں اسی لئے اس کے امامی شیعہ ہونے کی تصریح موجود ہے تو دونوں طریقوں سے اعثم کوفی کا امامی شیعہ ہونا ثابت ہو گیا۔

☆ کسی گاؤں میں ایک شیعہ رہتا تھا۔ جب وہ گلی سے گزرتا تو گاؤں کے چوہدری کا طوطا اسے کافر کہنے لگتا۔۔۔۔ شیعہ طوطے کی اس حرکت پر بڑا پریشان تھا اس نے اس کی شکایت طوطے کے مالک سے کی مالک نے طوطے کو سمجھایا کہ یہ ہمارا پڑوسی ہے طوطے نے جواب دیا کہ یہ شخص ساری دنیا کے آقا آنحضور ﷺ کے دوستوں سے بغض رکھتا ہے مالک نے کہ پھر بھی ہمارا ہمسایہ ہے آئندہ اسے کافر مت کہنا طوطے نے وعدہ کر لیا۔ اگلے دن وہ شیعہ طوطے کے سامنے آیا تو۔۔۔۔ طوطا اس کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔ اور بولا۔۔۔۔ سمجھ تو آپ گئے ہوں گے۔

بقیہ معیار صحابیت

ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ اولئک عنها مبعدون لایسمعون حسیسها ...... لا یحزنهم الفزع الاکبر

(پارہ 17 الانبیاء: رکوع 7: آیت 102)

"بیشک جن سے پہلے سے حسنیٰ کا مقام طے ہوا اس آگ سے دور رکھے جائیں گے وہ اس کی آہٹ تک نہ سن سکیں گے...... بڑی گھبراہٹ ان کو کسی غم میں نہ ڈال سکے گی۔"

غیر معصوم ہدایت کا ستارہ کیسے بن سکتا ہے؟

یاد رہے کہ پیشوا بننے کے لئے علم صحیح اور تزکیہ قلب کافی ہیں معصومیت ضروری نہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:

واتبع سبیل من اناب

(پارہ 2 لقمان: رکوع 2: آیت 15)

"اور جو میری طرف جھکا تو اس کی پیروی میں چلا آ"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے طالب علم اور ارادت مندان تزکیہ تھے ان سے جو کوتاہیاں اور کمزوریاں صادر ہوئیں حضور ﷺ کے سامنے ہوئیں اور حضور ﷺ کی تربیت سے وہ ان سے پاک ہوئے اور مقام پیشوائی پر آ گئے۔ اب ان کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے شکوے کرنا شرارت کے سوا کوئی درجہ نہیں رکھتا، اور جو کوتاہیاں اور کمزوریاں کسی سے آنحضرت ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد صادر ہوئیں انہیں ان سے رجوع اور توبہ کی توفیق ملی وہ بقاعلی الخطاء سے محفوظ رہے وہ باعتبار اعمال امت کے پیشوا ٹھہرے یہ وہ دوراہیں ہیں جن سے گزر کر غیر معصوم بھی امت کے لئے پیشوا بن سکتا ہے۔

ہم دن رات خدا تعالیٰ سے صراط مستقیم کے طالب ہوتے ہیں

اهدنا الصراط المستقیم

اور ظاہر ہے کہ یہ صرف انبیاء کی راہ نہیں ان سب کی راہ ہے، جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا ہے اور وہ نبی علیہم السلام...... صدیق رضی اللہ عنہم...... شہداء اور صالحین ہیں جن کے نقش پا پر چلنا ہم اپنی سعادت سمجھتے ہیں جب ہم کہتے ہیں:

وجعلنا للمتقین اماما (پارہ 19 الفرقان)

تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم معصوم ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی!

ہم نے قرآن وسنت کی روشنی میں معیار صحابیت آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اس کی روشنی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کسی مشتبہ پوزیشن میں نہیں ہیں۔

(1)...... یہ چاروں اکابر مکی دور کے مسلمان ہیں ہو یہ کسی طرح غیر مخلص نہیں ہو سکتے۔

(2)...... یہ حضرات آنحضرت ﷺ پر مال وجان خرچ کرنے والے رہے ہیں۔

(3) یہ آپ ﷺ سے کثیر المخالطت رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ دن رات اٹھتے بیٹھتے رہے۔

(4) یہ چاروں حضرات آنحضرت ﷺ کا اعتماد پائے ہوئے تھے۔

(5)...... قرآن کریم کا وعدہ خلافت ان چاروں پر پورا ہوا۔ یہ آیت خلافت کا مصداق ہیں۔

(6)...... صحابہ کی اکثریت نے ان پر دینی اور دنیوی امور میں اعتماد کیا۔

(7)...... مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مرکزی مسجدوں کے خطبہ میں چودہ صدیوں سے ان کا نام برابر لیا جا رہا ہے۔

غور فرمائیے ان شواہد وحقائق کی روشنی میں کیا کوئی مومن ان کے بارے میں اپنے دل میں نفاق کا بوجھ اٹھا سکتا ہے......؟

شیعوں کی طرف سے جوابی کارروائی:

اثنا عشری شیعوں نے شرف صحابیت اور اس بلند مقام کے انکار کے لئے بعض صحابہ کے کچھ ایسے واقعات پیش کئے ہیں جن سے ان کے مقتدا ہونے کی پوزیشن بظاہر مجروح ہوتی ہے، یہ لوگ سمجھ نہیں پائے کہ یہ سب واقعات ان کے دور تربیت کے ہیں اور وہ سب آپ ﷺ کے سامنے پیش آئے تھے سو ایسے واقعات پر ایکشن لینے کا حق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم ﷺ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔

ہاں کچھ ایسے وقائع بھی ہیں جو آپ ﷺ کے بعد واقع ہوئے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان پر ان کا خاتمہ نہیں ہوا، خاتمہ سے پہلے وہ ان سے رجوع کر گئے اور انہیں توبہ کی توفیق ملی اور پھر ان کا انجام ان بدلے حالات میں ہوا جن میں ناپسندیدگی کی کوئی آلائش ان میں باقی نہ رہی تھی...... سو آج ہم ان کو اپنا پیشوا اور قافلہ امت کا ہراول دستہ نہ سمجھیں تو اور کیا سمجھیں۔

CamScanner

اتحاد امت

موجودہ دور میں امت مسلمہ کا اتحاد "قیام خلافت" کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

ایک کم فہم اور عمل میں انتہاء درجہ کمزور ہونے کے باوجود اس امت کو منتشر ہوتے دیکھتا ہوں تو دل کو ایک ٹھیس پہنچتی ہے کہ آخر اس امت محمدیہ ﷺ کا اس قدر اختلافات میں بہہ جانا کیونکر ہے....؟

خدا ایک...... رسول ﷺ ایک...... قران ایک..... احکامات اسلامی ایک...... تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج اس امت کا بکھرا شیرزاہ سمٹ نہ سکا ....دور حاظر میں باطل قوتیں "الکفر ملة واحد" کا عملی نمونہ پیش کر رہی ہیں اور آج کا مسلمان انتشار در انتشاد میں بڑھتا چلا جا رہا ہے کفار ایک ایک کر کے اسلامی ممالک کو زیر کرنے پر تلے ہوئے اور ہمارے اسلامی ممالک جن کو اللہ تعالیٰ نے طاقت و دولت اور بے بہا وسائل کی نعمتوں سے نوازا ہے خاموش تماشائی بن کر جہاں اپنے مسلمان بھائیوں کو پٹتے، ظلم وستم کا تختہ مشق بنتے اور قتل ہوتے دیکھ رہے ہیں وہاں اپنی باری کا انتظار بھی کر رہے

> **اسلامی ممالک جن کو اللہ تعالیٰ نے طاقت، دولت۔ اور بے بہا وسائل سے نوازا ہے خاموش تماشائی بن کر جہاں اپنے مسلمان بھائیوں کو پیٹتا ہوا دیکھ رہے ہیں وہاں خود مار کھانے کے لئے اپنی باری کا انتظار بھی کر رہے ہیں۔**

کہ کب یہ پھندا ہمارے گلے میں فٹ آتا ہے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

امت مسلمہ کا اتحاد وقت کی ایک اہم ترین ضرورت ہے اور یہ اتحاد "قیام خلافت" کی صورت میں ہی ممکن ہے آنخضرتؐ کے تربیت یافتہ حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور خلافت ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے جہاں انسان تو انسان (مسلم وغیر مسلم.....) جانوروں تک کو ان کے پورے حقوق ملتے نظر آتے ہیں ....

اس وقت دنیا میں ۵۶ سے زائد آزاد اسلامی ممالک ہیں ان ممالک کے حکمران مسلمان ہیں ان کے قلوب نبی کریم ﷺ کی محبت کی قندیل سے روشن ہیں ان کو مسلم ہونے پر فخر ہے وہ اسلام کے نام پر اپنی اپنی مملکتوں کے اقتدار پر قابض ہیں مگر انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے اسلام کے بلند و بانگ دعوؤں کے باوجود کوئی ریاست مکمل طور پر اسلامی فلاحی مملکت نہیں کہلا سکی کسی جگہ بھی اسلامی عدل وانصاف، امن وامان اور اتحاد واتفاق کی بہاریں فضائے ملکوت کو معطر نہیں کر رہیں کوئی

> **خلفاء راشدین کا دور ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے جہاں انسان تو کیا جانوروں کے حقوق کا بھی پورا خیال رکھا جاتا ہے۔**

خطہ بھی قرانی مساوات اور محمدی انصاف کے شہ پاروں سے مزین نہیں...

کیا اسلام صرف رسمی کاروائی اور سرگذشت کا نام ہے...؟

اسلام جو دنیا بھر کی فلاح و بہبود اور ساری انسانیت کے لئے امن وعافیت، عدل ومساوات اور اتحاد واتفاق کا علمبردار ہے کیا وہ صرف نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کے مسائل تک محدود ہو کر رہ گیا ہے...؟ ایسے وقت میں پوری اسلامی دنیا پر فرض ہے کہ اسلام کے آفاقی نظام کے نفاذ کی جدوجہد میں خلافت راشدہ کی یاد تازہ کریں. یورپ کے دروازہ پر دستک دینے کی بجائے امریکہ وروس، فرانس وجاپان کے قوانین کا جائزہ لےنے کی بجائے براہ راست ایسے دستور کا مطالعہ کریں ایسی تعلیمات سے ہم آغوش ہوں ایسے نظام حیات سے اپنی مملکتوں کو سنواریں جس کا تجزیہ قرن اولیٰ میں ہو چکا ہے جس کی ترقی وتعمیر کی داستانیں تاریخ پر ثبت ہو چکی ہیں جس کے عدل وانصاف، امن وسلامتی اور اتحاد ویک جہتی کے ترانے آج بھی غیر مسلم اقوام کی زبانوں پر جاری ہیں آیئے اس صدیقی، فاروقی، عثمانی، مرتضوی اور حضرت معاویہ کے دور حکومت سے رہنمائی حاصل کر کے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کریں آج اسلامی تاریخ کا عمیق مطالعہ کر لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہماری ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ہم قران کے اسلامی مشن اور نبی اکرم ﷺ کے فرامین پر نظر دوڑاتے ہیں لیکن خلافت راشدہ کے جس دور میں قران کو عالمی طور پر عملی شکل میں نافذ کیا گیا احایث رسول ﷺ کی بنیاد پر عدالتوں اور معاشی اداروں کی بنیاد رکھی گئی ان کو یکسر فرموش کر بیٹھے انگریزی قوانین ودفعات اور اقوام متحدہ کے چارٹر پر ہماری نظر ہے لیکن صحابہؓ کی عدالتوں اور قوانین کو ہم نہیں پہچانتے ....چاہیے تو یہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور حکومت سے فقر ودرویشی، سادگی وتقویٰ کا سبق لیتے عہد فاروقیؓ سے عدل ومساوات، امن واتفاق کا درس لیتے عہد عثمانیؓ سے اسلامی فتوحات، عہد علیؓ سے علم وعمل کے راستے تلاش کرتے اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت سے اسلام کی عالمگیر حیثیت کا اندازہ لگاتے پھر انہی حضرات خلفاء کے طرز حکومت کو اپناتے ہوئے قران وحدیث کی عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتے اور آج بھی ہم آپ ﷺ کے تیئس سالہ زندگی 50 سالہ دور خلافت کی روشنی میں مملکت کے تمام مسائل کا حل نکال سکتے ہیں۔ اپنی اپنی ریاستوں، علاقوں، صوبوں اور سلطنتوں کو آفتاب خلافت کی اُسی روشنی سے منور کر سکتے ہیں۔ جدت طرازی اور نئے نئے انکشافات کے اس دور میں نظام خلافت ہی کو ایک معیار وکسوٹی کے طور پر دنیا بھر کے سامنے پیش کرنا چاہیے یقیناً جذبہ ایثار، اتحاد ویک جہتی اور امن وعافیت کی گمشدہ متاع اسی نظام کی وساطت سے ہر مسلم و غیر مسلم کو میسر آسکتی ہے خلافت کا یہی نظام رنگ ونسل کے توازن کو برقرار رکھ سکتا ہے لسانی اور علاقائی جھگڑوں کو نمٹا سکتا ہے کشمیر، بوسنیا، برما، فلپائن، عراق اور افغانستان کے مسلمانوں کے مسائل کا حل پیش کر سکتا ہے آج "خلافت اسلامیہ" کے فراموش کردہ تصور کو دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے جس کو دنیا کے تمام مسلمانوں کی نظر میں دینی اعتبار سے ایک تقدس کا درجہ حاصل تھا پوری دنیائے اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو جس کے پرچم تلے تمام اسلامی مملکتیں وفاقی حیثیت سے جمع ہو جائیں "خلافت اسلامیہ" کے ذریعہ عالم اسلام کو ایک مرکزیت عطا کی جائے کیونکہ وہ آج بے مرکز اور بے منبر ومحراب ہے اور یہ وہ صدا ہے جس کے لئے پوری دنیائے اسلام کا دل دھڑک رہا ہے۔ آیئے پھر سے خلفائے راشدینؓ کے نفاذ قران وسنت کے طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے خلافت کے نظام کو زندہ کریں اور نظام خلافت

> **ہماری ناکامی کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم قرآن کے اسلامی مشن اور آنخضورؐ کی فرامین پر نظر دوڑاتے ہیں لیکن خلفاء راشدین کی عملی تفسیر کو یکسر فرمواش کر دیتے ہیں۔**

کے درخشندہ دور کو واپس لانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کا شغر

شفیق الرحمٰن (لاہور)

0333-4454147

E-mail:karamelahi800@yahoo.com

☆☆☆☆☆☆☆☆چ

رپورٹ: حافظ عبدالرحمٰن بھکروی

صحابہؓ کی عظمت کیلئے جان قربان کرنے کیلئے تیار ہوں

پیغمبر انقلاب کانفرنس سے اسلام آباد قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا ولولہ انگیز خطاب

صدر گرامی قدر مخدوم ومحترم حضرت خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاتہم العالیہ صوبہ سرحد کی جماعت کے قائد حاجی غلام مصطفیٰ جمعیت علماء اسلام کے رہنما حضرت مولانا عبدالخالق میری جماعت کے عظیم رہنما آپ کے دلوں کی دھڑکن حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی، مولانا عبدالرزاق، شیخ القرآن کے جانشین حضرت مولانا اشرف علی، قائد پنجاب حضرت مولانا شمس الرحمٰن معاویہ تحریک انصاف کے مرکزی رہنما انجمن تاجران کراچی کمپنی اسلام آباد کے صدر بڑی تعداد میں سٹیج پر تشریف فرما ہیں علماء کرام ذمہ داران اور میرے دل کی گہرائی میں اترے ہوئے آئے دن مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں جمع ہوکر اپنے چہروں کے اوپر مسرت اور شادمانی ظاہر کرنے والے پیغمبر ﷺ کے شیدائیو اور صحابہ کے فدائیو! سب سے پہلے اہل سنت والجماعت اسلام آباد کے ذمہ داران غلام مصطفیٰ بلوچ ان کے تمام رفقاء کو آج کی اس تاریخ ساز کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد کے ساتھ ساتھ انہیں شاباش دیتا ہوں اور آپ حضرات آئے دن مصائب والام میں مبتلا رہتے ہوئے اپنی روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں صبح سے اس وقت تک یہاں موجود ہیں شکریئے کے ساتھ ساتھ آپ کو شاباش دیتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ میری اور آپ کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین)

جہاں آپ حضرات کا شکریہ ضروری ہے وہیں پر آج یہاں انقلاب آئے ہوئے تبدیلی محسوس کرتے ہوئے چونکہ پروگرام کا عنوان بھی انقلاب ہے یہاں مجھے پہلے پروگراموں میں میڈیا کے ذمہ دار کم نظر آیا کرتے تھے آج لگتا ہے انقلاب آ گیا ہے اس لئے میں تمام میڈیا کے ذمہ داروں کا دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج کے اس پروگرام کو کوریج دینے کے لئے ہمارا پیغام اور پروگرام دنیا کے مسلمانوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنے ہیں ان کے لئے دعا گو ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں سلامت بھی رکھے اور ان کی زندگیوں میں برکت عطا فرمائے (آمین) نہایت ہی ضروری ہوگا کہ شکریہ ادا کروں انتظامیہ اسلام آباد کا جنہوں نے ہمارے پروگرام کو حسب روایت دی ہے، آغاز یہاں سے کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل وکرم سے اشتہار کا عنوان بھی پیغمبر ﷺ انقلاب ہے اور مجھے بھی انقلاب آیا ہوا آج نظر آ گیا ہے، انتہائی واجب الاحترام وقت کی قلت اور آپ کے جذبات کے جذبات آپ کا مجمع آپ کا انداز دیکھ کر کے جی چاہتا تھا تفصیلی گفتگو کرتا، نماز عصر بھی آپ نے ادا کرنی ہے میں نے وقت کی قلت کو سامنے رکھتے ہوئے بڑے اختصار کے ساتھ عنوان کو بھی سامنے رکھنا ہے حالات کو بھی سامنے رکھنا ہے، اسلام کو بھی سامنے رکھنا ہے جلدی جلدی میں، میں نے سفر طے کرنا ہے اس لئے آپ میری بات پہ توجہ دیتے جائیں گے میں آغاز میں عنوان کو سامنے رکھتے ہوئے عنوان ہے انقلاب پیغمبر ﷺ، اونچی آواز

> **شیعہ کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر ناکام ہوگئے دنیا سے جانے کے بعد صرف تین مسلمان رہ گئے جب کہ پوری امت مسلمہ کہتی ہے آنحضور ﷺ کے دنیا سے جاتے وقت صحابہ کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار سے زائد تھی جو سب ایمان پر پکے رہے**

سے آپ کی طرف سے گرجدار آواز پیغمبر (انقلاب) اشتہار کا عنوان ہے پیغمبر ﷺ (انقلاب) یہ عنوان کس لئے اختیار کرنا پڑا اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ﷺ انقلابی بن کر آئے تھے لیکن میرے اور آپ کے پیغمبر جناب حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ جو پیغام لے کر آئے تھے کہ اس وقت سے لے کر وہ پیغام چلتا ہوا آگے بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز قیامت کی صبح تک یہ پیغام جاری وساری رہے گا میرے دوستو! اختصار کے ساتھ وہ جب آغاز میں دیکھتا ہوں مجھے پیغمبر ﷺ مکہ مکرمہ میں صفا پہاڑی پہ اکیلے کھڑے نظر آ رہے ہیں اور جب پہلا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں، پیغمبر علیہ السلام کے اس خطاب کے بعد دنیا جانتی ہے کہ، پیغمبر علیہ السلام کا حقیقی چچا اس کا ہاتھ زمین پر گر گیا تھا اس نے ہاتھ سے پتھر اٹھایا تھا، اٹھا کر اس نے زور سے نبی ﷺ کے جسم پہ مار دیا تھا اور مار کر اس نے نبی ﷺ کی آواز کو دبانا چاہا تھا، پیغمبر علیہ السلام نے پتھر کھا کر نبوت والے جسم کو زخمی کرا کر خون آلود ہو کر یہ اعلان کر دیا تھا چچا یہ ایک پتھر ہے سارے جسم کو پتھروں سے چھلنی کر دیا جائے توحید کی آواز کو کوئی دبا نہیں سکتا یہ آغاز تھا پیغمبر ﷺ انقلاب کا، یہ آغاز تھا، مجھے بڑا افسوس ہے میں جلدی جلدی میں سفر طے کر رہا ہوں، جب یہ آغاز کیا اگلے دن

> **میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو گولی مارنے والوں سے کہتا ہوں کہ تم نے انہیں شہید کر کے جس آواز کو بند کرنا چاہا تھا وہ آواز تو آج بھی پاکستان کے مرکز اسلام آباد کراچی کمپنی میں گونج رہی ہے۔**

انقلاب آتا ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلتے ہیں چل کر بارگاہ رسالت میں پہنچتے ہیں اور بارگاہ رسالت میں پہنچ کر پیغمبرؐ سے عرض کرتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ ہاتھ بڑھایئے میں آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں، سیدنا ابوبکر کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ انقلاب آ گیا ہے، اللہ کے رسول ﷺ انقلاب آ گیا ہے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہاتھوں پر بیعت کرتے ہیں، پہلے پیغمبر ﷺ اکیلا ہے، اب دو ہوئے تو انقلاب آیا یا نہیں (آیا) اگلے دن دو سے تین پھر تین سے چار، چار سے پانچ دس چالیس یہ افراد کی تعداد بڑھتے بڑھتے وہ تعداد بنتی ہے ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جب پیغمبر ﷺ نے آغاز کیا، اکیلے تھے اور جب پیغمبر ﷺ کا جسد اطہر اٹھایا جا رہا تھا ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، یہ انقلاب تھا یا نہیں تھا یہ کس لئے عنوان لکھنا پڑتا ہے، اہل تشیع کا عقیدہ یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ اپنے مقصد اور بعثت میں ناکام ہو گئے تھے، ابھی آپ کے سامنے خمینی کا وہ جملہ نقل کیا جا رہا تھا اس نے کہا ہے کہ پیغمبر ﷺ اپنے مقصد اور بعثت میں العیاذ باللہ ناکام ہو گئے تھے اور یہ جملہ ان کا عقیدہ ہے کہتے ہیں تین کے سوا پیغمبر ﷺ کی وفات شریفہ کے بعد کوئی مسلمان نہیں رہا تھا صرف تین مسلمان رہ گئے تھے، یہ ان کا عقیدہ ہے وہ کہتے ہیں تین رہ گئے تھے، ہمارا عقیدہ یہ ہے ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، پیغمبر ﷺ ناکام نہیں ہوئے تھے، پیغمبر ﷺ نے قافلے کو آگے بڑھا دیا تھا اور یہ کاروان چلتے چلتے آج دنیا کے اندر اربوں کی تعداد میں پیغمبر ﷺ کے نام لیوا بھی موجود ہیں اور پیغمبر ﷺ کے نام پہ مر مٹنے والے بھی موجود ہیں میرے دوستو! میری بات پہ ذرا توجہ، وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ ناکام ہو گئے تو پیغمبر ﷺ انقلاب تب ہی بنیں گے کہ ماننے والوں کی تعداد میں جب روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا، اگر یہ کہا جائے کہ ناکام ہو گئے پھر تو یہ بات وہیں پر رک جاتی، آج پونے پندرہ سو سال گذر گئے ہیں میرا آپ سے سوال ہے کراچی کمپنی میں جمع ہونے والے نبی ﷺ کے عاشقو! صحابہ کے فدائیو! مجھے بول کر بتلاؤ پیغمبر ﷺ کی آواز آگے بڑھی ہے یا رکی ہے اس لئے میں جملہ یہیں پر رکتے ہوئے اگلا جملہ بھی میری بات پر توجہ دیجئے، آج سے دو دن کے بعد امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی ان کا یوم شہادت آ رہا ہے 22 فروری دو دن کے بعد آنے والی ہے مولانا حق نواز کی شہادت کا دن آ رہا ہے، جیسے پیغمبر ﷺ انقلاب تھا حق نواز بھی انقلابی تھا، اس پیغمبر ﷺ کا تابعدار اس پیغمبر ﷺ کا امتی تھا، اس لئے حق نواز اس پیغمبر ﷺ کا تابعدار بن کر انقلابی پیغام

لے کر آیا تھا، دشمن نے آج سے بیس سال پہلے اسے گولی مار کر ہم سے جدا کیا تھا، دشمن نے سمجھا تھا یہ آواز دب جائے گی، دشمن نے سمجھا تھا یہ کارواں رک جائے گا، دشمن نے کہا تھا یہ لشکر دب جائے گا، میں ان گولی مارنے والوں سے کہنا چاہتا ہوں حق نواز کی آواز آج بھی اللہ کے فضل وکرم سے کراچی کمپنی کے اس گراؤنڈ میں گونجتی نظر آرہی ہے میرے دوستو! بڑے اختصار کے ساتھ مجھے جلدی جلدی میں دلائل کی روشنی میں اتنا کہوں گا پیغمبر ﷺ انقلاب ہے آئے تو اکیلے تھے جب جا رہے تھے (9) لاکھ مربع میل کے اوپر اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا، انقلاب آگے بڑھا ہے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آتا ہے تو گیارہ لاکھ مربع میل کے اوپر اسلام کا پیغام چلتا ہوا اسلام کا پرچم لہراتا ہوا نظر آرہا تھا، اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہراتا نظر آتا ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں چوالیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہراتا نظر آرہا تھا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور میں 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا اور امام تدبر وسیاست حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا جب دور آیا تھا تو چونسٹھ (64) لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا، حق نواز گیا ہے، ضیاء الرحمٰن گیا ہے، اعظم طارق گیا ہے، علی شیر حیدری گیا ہے ان کے جانے کی کمی ضرور ہے، جدائیوں کے صدمات ضرور ہیں لیکن صحابہ کے دشمنو! کانوں کے دریچے کھول کر کے سن لو ہم یتیم کہلا سکتے ہیں، بے غیرت نہیں کہلا سکتے، آج کی کانفرنس میں تشریف لانے والے تھے، ہماری جماعت کے عظیم مجاہد جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب جن کے اوپر آج سے دس روز پہلے بیماری کا حملہ ہوا ہسپتال میں پانچ دن تک بیہوشی کی حالت میں رہے، بڑے پریشانی کے عالم میں تھے، آپ حضرات کی دعاؤں کی بدولت اللہ کے فضل وکرم سے پانچ دنوں کے بعد ہوش میں آئے اور ابھی میں یہاں سٹیج پر پہنچا مجھے ٹیلی فون کے اوپر انہوں نے کہا کہ میری طرف سے سلام بھی دے دینا اور ساتھ ساتھ آپ کی دعاؤں کا وہ شکریہ بھی ادا کر رہے تھے انہوں نے کہا آپ کی دعاؤں سے اللہ نے مجھے صحت عطا کر دی ہے اور اگلا جملہ میں دو روز پہلے ان کے پاس ملتان ہسپتال میں تھا بڑی حیرت کے ساتھ آنکھوں سے آنسو بہا کر یہ جملہ کہہ رہے تھے مجھے افسوس یہ ہو رہا ہے کہیں میری موت چارپائی پہ نہ آجائے، کہیں میری موت بیماری میں نہ آجائے، کہیں میری موت بستر پہ نہ آجائے، میری خواہش یہ ہے مجھے میدان کے اندر موت آئے، مجھے شہادت کی موت آئے، دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے آئے اور یہاں بیماری کی موت لینے سے ہم پناہ مانگتے ہیں، ہم اللہ سے کہتے ہیں اللہ ہمیں موت عطا کرنا لیکن موت وہ عطا کرنا جو تیرے ہاں مقبول ہو ٹھیک ہے ابھی آپ کے لئے سلام بھی ہے ان کا آپ کی دعاؤں سے اللہ کے فضل سے ابھی میں یہاں پہنچا سٹیج پر وہ ہسپتال سے نکل کر گھر کی طرف جا رہے تھے، آپ کی دعاؤں سے اللہ نے انہیں صحت عطا فرما دی، میری بات پہ ذرا توجہ دینا میں جو کہہ رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کھڑے ہو کر کہا آئے جو میری تلوار کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے کسی نے کیا، توجہ رہے میری بات کی طرف آپ کا وقت کم ہے میں جلدی جلدی جملہ کہنا چاہتا ہوں چونکہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں اس وقت میں کھڑا ہوں، بہت سارے علماء کرام جماعتوں کے ذمہ داران سیاسی جماعتوں کے ذمہ داران، انجمن تاجران کے ذمہ داران، مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں، میں ان تمام حضرات کی موجودگی میں میرا اعلان سنیئے میرا اعلان یہ ہے میں آج کے اس تاریخ ساز اس اجتماع کی وساطت سے آج ساجد نقوی کو ایک چیلنج دینے لگا ہوں، میرا چیلنج، ساجد نقوی کے لئے ہے میں مطالبہ کرتا ہوں چیف جسٹس آف پاکستان چوہدری افتخار محمد چوہدری سے کہ تم بہت سارے نوٹس لے کر مسائل کو حل کر رہے ہو، میں تمہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں میں انہیں کہوں گا اپنے ساتھ ساتھ دیگر ججز کو اپنے ساتھ بٹھا لیجئے اور اس کے ساتھ ملک کے سربراہ میں زرداری کو باوجود شیعہ ہونے کے اپنا ثالث مان لیتا ہوں وہ شیعہ بھی ہے میں تب بھی مان لیتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر کو بھی اپنی طرف سے ثالث مانتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں چیف جسٹس صاحب افتخار محمد چوہدری صاحب زرداری صاحب گیلانی صاحب مؤقف پیش کرے میں اپنا مؤقف پیش کروں گا اگر میں شیعہ کا کفر ثابت نہ کر سکا مجھے تو لی مار دینا، میرا خون معاف ہے۔

جو شخص اصحاب رسول ﷺ کے پرچم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا اس کے ہاتھ کاٹ دیں گے

توجہ کیجئے، میری بات پہ ذرا نعروں کو کم کرتے ہوئے علی شیر حیدری ماں نے ایک ہی پیدا کیا تھا کوئی دوسرا بن سکتا نہیں ہے لیکن میرے جملے پہ غور کیجئے یہاں پر علامہ علی شیر حیدری نے ایک چیلنج دیا تھا میں نے اسی چیلنج کا پھر میں نے ارادہ کیا ہے میں علی شیر حیدری کی رواح کو گواہ بنا کر کہنا چاہتا ہوں میں نے ارادہ کیا ہے میں علی شیر حیدری کی رواح کو گواہ بنا کر کہنا چاہتا ہوں علی شیر میرے میں کمزوریاں ہوں گی میں اپنی کمزوریاں کا اعتراف کرتا ہوں لیکن انشاء اللہ العزیز میں تیرے پاس آؤں گا تو سرخرو ہو کر آؤں گا میں تجھے مایوس نہیں ہونے دوں گا، حق نواز وایثار، اظہار ومختار، اعظم طارق ضیاء الرحمٰن، علی شیر حیدری میرا تمہارے ساتھ وعدہ ہے میں اپنے آپ کو تم سے بڑا قیمتی نہیں سمجھتا اگر تمہاری جانیں پیغمبر ﷺ کے صحابہ کے لئے لگ گئی ہیں تو میں نے اپنی جان صحابہ کے لئے لگا دی ہے مجھے احساس ہے کسی کے ذہن میں اگر یہ بات آرہی ہے کہ فلاں فلاں فلاں چلا گیا، یہ دیکھئے قطار بجی ہوئی آپ کو نظر آرہی ہے۔ آپ کو سٹیج سجا ہوا نظر آرہا ہے، نہیں آرہا (آرہا ہے) اس میں شک کی بات نہیں ہے، کبھی اس سٹیج کی زینت ضیاء الرحمٰن ہوا تھا، کبھی اس سٹیج کی زینت اعظم طارق ہوا کرتا تھا کبھی اس سٹیج کی زینت علامہ علی شیر حیدری ہوا کرتا تھا آج خلیفہ عبدالقیوم کی قیادت وسعادت میں صحابہ کے سپاہیو! یہ وعدہ کرو ہم کل بھی صحابہ کے تھے آج بھی صحابہ کے ہیں جب تک زندہ رہے صحابہ کے رہیں گے (انشاء اللہ) حضرت کے ساتھ (خلیفہ عبدالقیوم) میں حضرت کے ساتھ یہ میرا عہد ہے، حضرت کے ساتھ میرا عہد ہے، دہشت گردی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے تخریب کاری سے ہمارا کوئی تعلق قتل وقتال سے ہمارا کوئی تعلق (نہیں ہے) فرقہ واریت پھیلانے والوں سے ہمارا کوئی تعلق (نہیں ہے) اور میرے اگلے جملے پہ آپ ذرا غور کرنا کہتے ہیں انتشار پیدا کرتے ہیں اتحاد کا فارمولا آج اسلام آباد میں لے کر آیا ہوں، اتحاد کا فارمولہ میرا نہیں ہے علامہ علی شیر حیدری کا ہے، وہ فارمولا دیکر گیا ہے، صحابہ کا جو غلام ہے (ہمارا وہ امام ہے) بلند آواز سے صحابہ کا جو غلام ہے (ہمارا وہ امام ہے) صحابہ کا جو غلام ہے (ہمارا وہ امام ہے) صحابہ کا جو غلام ہے (ہمارا وہ امام ہے) یہی ہمارا فارمولا ہے جو صحابہ کے در پہ آجائے گا اختلاف ختم کر دیں گے، سر کا تاج بنائیں گے، سینے سے لگائیں گے پلکوں پر بٹھائیں گے، جو صحابہ کا ہے وہ ہمارا ہے جو صحابہ کا نہیں ہے میں اس کا نہیں ہوں (للکار ہے للکار ہے، شیر کی للکار ہے) کوئی مجھے کہے کوئی مجھے کہے اگر تمہاری لڑائیوں سے ایک دوسرے کے پتلے تم جلا رہے ہو، تمہیں ملک کا امن عزیز نہیں ہے، روزانہ پتلے نواز شریف والے زرداری کے، زرداری والے نواز شریف کے پتلے جلا رہے ہیں، وہ ایک دوسرے کے دشمن کو برداشت نہیں کر رہے وہ اگر اس کو نہیں برداشت کر رہے میں صحابہ کے دشمن کو نہیں برداشت کرتا پھر آخر میں میرا جملہ میری لڑائی، میری لڑائی اگر دکان کی ہوتی میری لڑائی اگر مکان کی ہوتی، میرا جھگڑا اگر گاڑی کا ہوتا دولت کا ہوتا، کرسی کا ہوتا، اقتدار کا ہوتا او ئے کسی نہ کسی جگہ پہ جا کر سر جھک جاتا، اللہ کے فضل وکرم سے لڑائی نہ دکان کی ہے، نہ مکان کی ہے، نہ کرسی کا ہے نہ اقتدار کی ہے، لڑائی صحابہ کی عزت کی ناموس کی ہے، اس لہراتے ہوئے (سپاہ صحابہ کے پرچم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) پرچم کے تقدس کی لڑائی ہے، یہ پرچم لہراتا رہے گا جو اسے سرنگوں کرنے کی کوشش کرے گا ہاتھ کو کاٹ دیا جائے گا، پاؤں بڑھائے گا روک دیا جائے، اس لئے کہ عقیدہ ہے صحابہ کا جو غلام ہے (ہمارا وہ امام ہے) صحابہ کا جو غلام ہے (ہمارا وہ امام ہے) صحابہ کا جو غلام ہے (ہمارا وہ امام ہے) اور پھر آخر میں علامہ علی شیر حیدری، مولانا اعظم طارق کے الفاظ:

سر جھکا کے جیئے نہ چھپا کے جیئے
ستم گروں کی نظر سے نظریں ملا کے جیئے
راہِ حق میں ایک دن کم جیئے تو کیا ہوا
ہم ساتھ ان کے تھے جو مشعلیں جلا کے جیئے

اور علامہ علی شیر حیدری کے الفاظ میں

وہ دیوانے محمد دے میں دیوانہ صحابہ دا
وہ مستانے محمد دے میں مستانہ صحابہ دا
وہ پروانے محمد دے میں پروانہ محمد دا
لے شوق سے نام صحابہ کا کر چرچہ عام صحابہ کا
اگر طلب ہے تجھ کو جنت کی پلہ تھام صحابہ کا

ہمارا ابر ملا یہی عقیدہ ہے کہ صحابہ کا جو غلام ہے ہمارا وہ امام ہے اس عقیدے پر جان قربان کرنا ہم عبادت سمجھتے ہیں۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

میری کہانی.........میری زبانی

ترتیب: میاں ذوالفقار علی

محمد احمد میرا کلاس فیلو اور پکا دوست تھا وہ اور اس کا بھائی ایک ہی کلاس میں میرے ساتھ چھٹی سے میٹرک تک پڑھتے رہے ان کے والد ہمارے شہر کے بہت بڑے حکیم تھے۔ میٹرک کے بعد احمد پولیس میں بھرتی ہوگیا اور اس کا بھائی اپنے والد کے ساتھ حکمت کی دوکان کرنے لگا۔ ایک دن سر راہ احمد سے ملاقات ہوگئی تو حال احوال کے بعد اس نے جو کہانی بیان کی وہ قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔

> ایک بڑے دارالعلوم کے مفتی صاحب نے لکھ کر دیا کہ مسلمان لڑکی کا شیعہ، لڑکے سے نکاح نہیں ہوسکتا لہذا اب طلاق کی کوئی ضرورت نہیں ہے

میٹرک کے بعد اپنے شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر پولیس میں بھرتی ہوگیا، پہلے دو سال رنگروٹ کی حیثیت سے شہر کے اندر، جلسوں، جلوسوں اور ناکوں پر ڈیوٹی لگتی رہی، اس کے بعد تھانہ ریل بازار فیصل آباد میں میری پہلی تعیناتی ہوگئی، تھانے کا ماحول پولیس لائن سے بہت مختلف تھا، ہمیں اپنی ڈیوٹی کے لئے تھانے کے منشی کی منت سماجت کرنا پڑتی تھی، میرا قد کاٹھ ذرا بڑا تھا اس لئے نئے ایس ایچ او صاحب نے مجھے اپنے ساتھ رکھ لیا، چوروں، جیب کتروں اور ڈاکوؤں کی چھترپریڈ میرے ہی ذمہ ہوا کرتی تھی۔

ایس ایچ او کرم داد حسین قریشی خود ہی شیعہ مذہب سے تعلق نہیں رکھتا تھا بلکہ اس کا پورا خاندان ملتان کے بہت بڑے امام باڑے کا متولی تھا، میں کئی بار ان کے ساتھ ملتان گیا جہاں پر ان کی بڑی بڑی حویلیاں موجود ہیں ان حویلیوں کے اندر یہ لوگ گھوڑے پالتے ہیں انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ہمارے پاس جو گھوڑے موجود ہیں یہ وہی نسل ہے جو کربلا کے میدان میں حضرت حسین ؓ کے زیر استعمال رہے ہیں یہ لوگ ان گھوڑوں کی بہت بڑے بزرگ کی طرح پوجا کرتے ہیں، میں چونکہ کئی کئی دن ان حویلیوں کے اندر گزارتا تھا اس لئے مجھے بھی ان گھوڑوں کے ساتھ عقیدت ہوگئی، گھوڑوں کے فضائل ان کی زبانی سن کر میں بھی گھوڑوں سے اپنی حاجتیں پوری ہونے کی دعائیں مانگنے لگا، شاید یہ اتفاق ہی تھا کہ اگر میرے کسی کام میں رکاوٹ ہوتی میرے دل میں گھوڑے کے آگے اپنی فریاد پیش کرنے کی شدید خواہش رہتی تھی، اکثر ایسا ہوا کہ میرا وہ رکا ہوا کام بھی ہو جاتا تھا، آہستہ آہستہ قریشی صاحب کے خاندان کے تمام لوگ مجھے اپنے گھر ہی کا فرد سمجھنے لگے، اور میں بھی مکمل طور پر شیعہ مذہب کا پیروکار بن گیا، محرم کے دنوں میں ہم ساری ساری رات مجلسیں سنتے، یکم محرم سے دس محرم تک ہمیں کسی کام کا ہوش نہیں ہوتا تھا، کسی جگہ ہماری ڈیوٹی بھی لگ جاتی تو ہم صرف حاضری کی حد تک ڈیوٹی کرتے تھے لیکن مجلس کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے میں اور قریشی صاحب خفیہ طور پر ڈیوٹی کے دوران کئی بار لمبا سفر کر کے نامور ذاکروں کی مجلس میں شریک ہونے کے لئے چلے جاتے اس سے ہمیں ذہنی سکون ملتا تھا قریشی صاحب نماز، روزے کے اتنے پابند نہیں تھے بلکہ جب انہیں نماز کے لئے کہا جاتا تو وہ اپنے ہاتھ سے تین بار اشارہ کر کے لعنت لعنت کہہ کر بتاتے کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے، شروع شروع میں مجھے انکی اس حرکت کی حقیقت معلوم نہ ہوئی میرے شدید اصرار پر انہوں نے کہا کہ ہمارے پیشوا ملا باقر مجلسی کا فرمان ہے کہ کوئی نمازی اس وقت تک مصلے سے نہ اٹھے جب تک سیدنا ابوبکر صدیق ؓ، سیدنا عمر فاروق ؓ، اور عثمان غنی ؓ پر لعنت نہ کرلے، ہماری ساری نماز کا یہی خلاصہ ہے، میں اسی بات پر شروع سے عمل کر رہا ہوں، انہوں نے مزید کہا کہ یہ نماز، روزے انسان کس لئے کرتا ہے صرف اس لئے کہ وہ جنت میں جائے اور جنت کی ساری چابیاں تو سیدنا علیؓ کے پاس ہیں ہم سیدنا علی ؓ کو ماننے والے کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے۔

> جنت کی ساری چابیاں سیدنا علی ؓ کے پاس ہیں ہم مولا علی ؓ کو ماننے والے کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے

تبرا شیعہ مذہب میں بڑی عبادت ہے لیکن حضرت امیر معاویہ ؓ اور ان کے خاندان کے ہر فرد کو برا کہنا انہیں گالی دینا تو ہر شیعہ کی عادت بن گئی ہے کوئی جاہل سے جاہل شیعہ بھی روزمرہ زندگی میں حضرت امیر معاویہ ؓ کو گالی دینے سے غافل نہیں رہتا ہے، اس ماحول میں رہ کر میں بھی حضرت امیر معاویہ ؓ اور ان کے پورے خاندان کا دشمن نمبرون بن گیا تھا، اسی دوران میرے والد محترم لاہور سے واپسی پر شیخوپورہ کے قریب گاڑی کے حادثے کا شکار ہو کر شدید زخمی ہوگئے ان کا کئی روز تک میو ہسپتال میں علاج ہوا لیکن وہ جانبر نہ ہوسکے میں چونکہ اپنے تین بھائیوں میں بڑا تھا ایک بہن مجھ سے بڑی اور دو بہنیں چھوٹے دونوں بھائیوں سے چھوٹی ہیں اس اچانک حادثے کی وجہ سے میرے اوسان خطا ہوگئے گھر میں خوشحالی کی وجہ سے تنخواہ کی انہیں کوئی ضرورت نہ ہوتی تھی میں گھر میں خرچ کرنے کی بجائے وہاں سے کچھ لے ہی لیا کرتا تھا، والد محترم کی وفات کے بعد سارا گھر کا بوجھ میرے کندھوں پر پڑ گیا، میرے لئے یہ انتہائی نازک دور تھا، میری بڑی بہن جس کے ساتھ سب گھر والے بہت پیار کرتے تھے میں نے اس کی شادی اپنے شیعہ دوست یاور عباس کے ساتھ کردی، میری والدہ اور دیگر بھائیوں کو یاور عباس کے شیعہ ہونے کا علم نہیں تھا حالانکہ میری بہن صوم وصلوٰۃ کی پابند بہت نیک سیرت لڑکی ہے اس وقت میری بہن کے سسرال گوجرہ کے مین بازار کے عقب والی گلی میں امام باڑہ کے نزدیک رہتے تھے میری بہن کی رخصتی کے چند دن بعد جب میری بہن ہمارے گھر آئی تو وہ بہت اداس لگ رہی تھی اس کا چہرہ اترا ہوا تھا میری والدہ نے حال احوال پوچھا تو اس نے ان کو کچھ نہیں بتایا تھوڑی دیر بعد وہ مجھے دوسرے کمرے میں لے گئی اور مجھ سے لپٹ کر رونے لگی، مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا اس نے مجھے صرف اتنا کہا:

"بھائی تم نے اس خاندان میں میری شادی کر کے مجھ پر بہت بڑا ظلم کیا ہے، میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

اتنی بات کہہ کر وہ خاموش ہوگئی اس نے میری کسی بات کا جواب نہیں دیا اور نہ ہی میری والدہ اور دوسرے کسی گھر والے کو اپنا کوئی دکھ بیان کیا، وہ خاموشی کے ساتھ اپنے سسرال چلی گئی، میری بہن جو مجھ سے بہت پیار کرتی تھی اس کے یہ الفاظ میرے دل کی تختی پر نقش ہوگئے، کچھ مہینے گھر رہ کر میں دوبارہ ملازمت پر آ گیا میرے ایس ایچ او کا تبادلہ لاہور شہر میں ہو چکا تھا انہوں نے میرے آرڈر بھی لاہور کرا لئے اس وقت پورے ملک میں شیعہ سنی کشیدگی عروج پر تھی، حکمرانوں کی طرف سے پولیس کو بااختیار بنا دیا گیا، بڑے بڑے خوبصورت نوجوان لڑکے پولیس مقابلوں میں ہلاک ہو چکے تھے، قریشی صاحب پولیس مقابلوں کے ماہر افسر کے طور پر بہت مشہور تھے۔ ہم لوگ اکثر رات تین بجے کے بعد ریڈ کرتے تھے، ایک گاؤں میں دہشت گردی کے خطرناک ملزموں کے خلاف ہم نے ریڈ کیا تو ملزموں نے آگے سے فائرنگ شروع کردی جس سے ہمارا ایک سپاہی زخمی ہوگیا، ہمارے ایس ایچ او کرم داد حسین نے ہمیں جوابی فائرنگ کا حکم دیا، تو تمام ملزم اس جگہ سے فرار ہو کر اس گاؤں کے نمبردار کے گھر داخل ہوگئے، ان لڑکوں میں نمبردار کا نوجوان لڑکا بھی شامل تھا، ہم نے مزید نفری منگوا کر پورے گاؤں کا محاصرہ کر کے تمام لوگ گرفتار کر لئے، اس دوران ہماری فائرنگ سے ایک عورت اور ایک گیارہ سال کی طالبہ ہلاک ہوگئیں، اس سانحہ کا اثر پو... علاقے میں پھیل گیا، لوگوں نے بہت بڑا جلوس نکال کر جی ٹی روڈ بند کردی، اس کے ساتھ ہی اس گاؤں کے لوگ دونوں جنازے اٹھا کر اسمبلی ہال کے سامنے لے گئے وہاں پر صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع تھا، اسمبلی کے سپیکر کے

خصوصی حکم پر ہماری ساری ریڈنگ پر چارپائی پر ایک عورت اور گیارہ سالہ طالبہ کے قتل کا مقدمہ درج ہوگیا، قریشی صاحب نے گرفتاری نہ دی بلکہ وہ فرار ہوکر ایران چلے گئے مجھے اور ہمارے تھانے کی کئی دوسرے اہلکاروں کو گرفتار کرکے ڈسٹرکٹ جیل بھیج دیا گیا، جیل کے اندر مجھے کسی پل بھی چین نہیں آتا تھا، ہر وقت میری بڑی بہن کا اداس اور غمزدہ چہرہ میری آنکھوں کے سامنے رہتا، کئی بار اس کے کہے ہوئے الفاظ آہنی ہتھوڑے کی طرح میرے دل و دماغ پر برسنے لگتے تھے میں بہت مجبور اور بے بس تھا، میرا دل کرتا تھا کہ یاور عباس کا گریبان پکڑ کر اس سے پوچھوں کہ تم نے میری بہن کو کیا دکھ دیا ہے جو اس نے ہمیں نہیں بتایا تھا ان ہی سوچوں اور غموں اذیت ناک لمحات میں تین ماہ گزر گئے، ایک بار ہماری جیل میں ہنگامہ ہوگیا، مجھے اور چار دوسرے لڑکوں کو ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد منتقل کردیا گیا، اس جیل میں سپاہ صحابہ کے بہت سے نوجوان لڑکے گرفتار کرکے لائے گئے تھے، جو قتل اغواء اور دہشت گردی کی کئی وارداتوں میں ملوث تھے جس بیرک کے اندر مجھے جگہ ملی وہاں تمام لڑکے سپاہ صحابہ سے تعلق رکھتے تھے، مجھے ان کے عقائد کا زیادہ علم نہیں تھا وہ لوگ مذہب کے بارے میں بہت زیادہ معلومات رکھتے تھے، صبح سے شام تک مسلسل واعظ و نصیحت کی محفل ہوتی تھی، اس محفل کے اندر میں نے بھی اپنی مذہبی معلومات کا رعب جمانے کے لئے آل رسول کی تعریف کیساتھ ساتھ حسب معمول حضرت امیر معاویہ ؓ کو گالی نکال دی، بس پھر کیا تھا جتنے بھی دوست اس محفل کے اندر موجود تھے، سب مجھ پر پل پڑے، انہوں نے مار مار کر مجھے بیہوش کردیا، جب رات کے آخری پہر مجھے ہوش آیا تو میں اکیلا چکی کے اندر بند تھا، میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں سے ٹیسیں نہ اٹھ رہی ہوں، میں سوچنے لگا ان لوگوں نے مجھے کیوں مارا ہے؟ حالانکہ میں نے تو آل رسول ﷺ کے سب سے بڑے دشمن کو گالی نکالی تھی، ان لوگوں کو تو مجھے شاباش دینی چاہئے تھی پھر میرے ذہن میں شک ہونے لگا کہ کیا یہ لوگ بھی آل رسول کے دشمن تو نہیں ہیں؟ انہی سوچوں میں ساری رات گزر گئی صبح مجھے پتہ چلا کہ سپاہ صحابہ کے لڑکوں نے پوری جیل کے اندر ہنگامہ کھڑا کردیا تھا، وہ لوگ تو مجھے قتل کرنے کے درپے تھے کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جمیل اظہر نے بروقت کاروائی کرکے مجھے وہاں سے نکال لیا، یہ بات سپرنٹنڈنٹ کے نوٹس میں آئی تو انہوں نے مجھے دس روز کے لئے چکیوں میں بند کرنے کا حکم دیا، کئی روز تک جیل کے اندر ہنگامی صورتحال نافذ رہی، اور سپاہ صحابہ کے لڑکے مسلسل احتجاج کرتے رہے، کہ احمد کے خلاف توہین صحابہ کا پرچہ درج کیا جائے، آخر کار جیل سپرنٹنڈنٹ کی ذاتی کوشش اور محنت سے جیل کے حالات معمول پر آگئے، اگر یہ بات جیل سے باہر نکل جاتی تو پورے ملک کے اندر ہنگامہ ہوجاتا کیونکہ میں پولیس کا ملازم تھا اور ویسے بھی پولیس مقابلوں میں قتل کی سزا کاٹ رہا تھا، سپاہ صحابہ کے لڑکوں میں جھنگ کا ایک نوجوان، بہت زیرک مدبر اور سمجھ دار تھا اسنے خفیہ طور پر میرے جذبات معلوم کرنے کے لئے ایک قیدی کو میرے پاس بھیجا جس کو میں نے بتایا کہ میں نے تو کوئی گناہ نہیں کیا بلکہ مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ معاویہ ؓ آل رسول ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ہے اور میں نے اپنی مذہبی معلومات کا رعب جمانے کے لئے یہ الفاظ کہے تھے۔ میں تو اس مجلس میں یہ توقع کررہا تھا کہ سب لوگ میری تعریف کریں گے مجھے ایسے ردعمل کی قطعاً توقع نہیں تھی اس قیدی نے میرے ان جذبات اور احساسات کو ان لڑکوں تک پہنچایا تو انہوں نے مجھے پیغام بھیجا کہ اگر واقعتاً آپ کی یہی کیفیت ہے تو ہم سپرنٹنڈنٹ سے کہہ کر آپ کی سزا میں مزید اضافہ نہیں ہونے دیں گے بلکہ دس روز کے بعد آپ کو دوبارہ اپنی بیرک میں بلا لیں گے۔ جب میں دوبارہ بیرک کے اندر پہنچا تو مجھے شیعہ اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات سے متعلق مکمل آگاہی ہوئی، انہوں نے مجھے یہ بات بتا کر حیرت زدہ کردیا کہ اسلامی تاریخ میں سیدنا امیر معاویہ ؓ دنیا کے سب سے بڑے حکمران صحابی تھے، صحابہ کرام ؓ میں ان سے بڑا فتوحات کرنے والا حکمران نہیں ہوا، اسی لئے یہودیوں اور دیگر غیر مسلموں کو سب سے زیادہ بغض اور عداوت سیدنا امیر معاویہ ؓ کے ساتھ ہی ہے اسلام دشمنوں نے ایک سازش کے تحت انہیں سب سے زیادہ ہدف تنقید بنایا تھا تاکہ آنے والی مسلمان قوم انہیں اپنا ہیرو قرار دے کر ان کے عظیم الشان کارناموں کو مشعل راہ نہ بنا سکیں، پھر یہی یہودی سازش شروع سے اب تک ہمارے زوال کا باعث بنی ہے، آج ہم نے رحماء بینھم کے حامل (سیدنا علی ؓ وسیدنا معاویہ ؓ) دو بھائیوں کی باہمی آویزش کو بڑھا چڑھا کر اتنا عام کردیا ہے کہ سیدنا امیر معاویہ ؓ کی عظیم فتوحات اور اسلام کے لئے دی جانیوالی لازوال قربانیاں اس باہمی آویزش کے پیچھے دب کر رہ گئی ہیں انہوں نے مجھے بتایا تھا شیعہ مذہب اسلام کا فرقہ نہیں ہے بلکہ اسلام کے مقابلے میں ایک متبادل مذہب ہے، جس نے اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں سب سے زیادہ کام کیا ہے یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سالہ اسلام کی تاریخ میں ان لوگوں (آل یہود) کی منافقت اور عیاری کی وجہ سے مسلمانوں نے بہت زیادہ دکھ اور نقصانات اٹھائے ہیں...... آج مسلمانوں کے زوال کی یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ ہمیں اپنی توانائی اپنے اسلاف کی تعلیمات عام کرنے کی بجائے ان کا دفاع کرنے میں صرف کرنا پڑ رہی ہے، اس صدی میں یہ آواز عوامی سطح پر سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی نے ہی اٹھائی ہے کہ اصحاب رسول پر تنقید اور ان کی توہین کرنے والا مسلمان نہیں ہے جس سے اسلام دشمن قوتیں دفاعی انداز اختیار کرنے پر مجبور ہوگئی ہیں، سپاہ صحابہ کے قیدیوں کے اس امیر کی یہ باتیں میرے قلب وجگر میں اترنے لگیں، میں نے شیعہ مذہب سے مکمل طور پر توبہ کرلی، اس دوران میری معصوم بہن کا اترا ہوا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا اس کے الفاظ نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا، میں سوچنے لگا کہ واقعی میں نے اپنی بہن کی شادی شیعہ نوجوان کے ساتھ کرکے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے میں اپنے آپ کو مجرم سمجھنے لگا تھا، میں فکرمند تھا کہ اس کا ازالہ کیسے کروں میں نے سپاہ صحابہ کے امیر سے اس ساری کہانی کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ کسی مسلمان لڑکی کا شیعہ سے نکاح نہیں ہوسکتا، انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ آج رات تہجد کی نماز پڑھ کر رورو کر اللہ پاک سے دعا کرو کہ میں رہا ہو کر سب سے پہلے اپنی بہن کو یاور عباس سے علیحدہ کروں گا مجھے قوی امید ہے کہ اللہ پاک اس کی برکت سے تمہیں جلد رہائی نصیب فرمائیں گے میں نے اس رات ایسا ہی کیا، یہ عمل میں نے مسلسل تین رات تک کیا تھا کہ چوتھے روز غیر متوقع طور پر میری رہائی عمل میں آگئی کیونکہ صوبائی حکومت کے ذمہ داروں کی طرف سے قتل کے مدعیوں کے ساتھ صلح ہوگئی تھی میں جیل سے رہا ہوا تو سب سے پہلے اپنی بہن کے گھر گوجرہ پہنچا میری بہن غم واندوہ کی تصویر بنی بیٹھی تھی، اچانک مجھے دیکھ کر گھبرا گئی، وہ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مجھ سے کترا رہی ہو، اس وقت میرے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے میں نہ چاہتے ہوئے بھی اونچی آواز سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اس وقت اتنا زیادہ رویا کہ میری بہن کو مجھ پر ترس آگیا اس نے میرے آنسو پونچھے اور میرے ساتھ گھر جانے کے لئے تیار ہوگئی میں نے اس کو اشارہ کردیا کہ تمام ضروری چیزیں ساتھ لے لینا، راستے میں اس کو میں نے ساری داستان سنادی، اس کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ میری بہن مرجاتی لیکن میری عزت پامال نہ کرتی، اس وقت اس کی خوشی دیدنی تھی وہ ایسا محسوس کررہی تھی کہ جیسے اسے نوکیلی سلاخوں والے پنجرے سے آزاد کردیا گیا ہو، گھر آکر میں نے سب سے پہلا کام یہی کیا کہ ایک دارالعلوم سے شیعہ اور مسلمان کے نکاح کا فتویٰ حاصل کرکے اس کے سسرال کو آگاہ کردیا کہ چونکہ یہ نکاح جائز نہیں تھا اس لئے ہمارا اور تمہارا تعلق ختم، انہوں نے بہت منت سماجت کی اور وعدہ کیا کہ یاور عباس شیعہ مذہب ترک کردے گا لیکن ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ اکیلا یاور عباس ہی نہیں بلکہ خاندان کے سب لوگ شیعہ مذہب چھوڑنے کا مکمل اعلان کردیں تب ہم اپنی لڑکی کا تمہارے گھر بھیج سکتے ہیں یہ شرط انہوں نے تسلیم نہ کی جس سے یہ رشتہ ختم ہوگیا اور ہم نے اپنی بہن کی شادی اپنے قریبی عزیزوں میں کردی، میری بہن نے ان کے گھر کے حالات اور ظلم وجبر کی جو داستان سنائی تھی وہ یہاں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں، آپ کا سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ مجھے بہت پسند ہے، جب سے شیعہ مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوا کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس دن میں نے تین بار قل ہواللہ اور ایک بار سورہ الحمد شریف پڑھ کر اس کا ثواب مولانا حق نواز جھنگوی کی روح کو نہ پہنچایا ہو، کیونکہ میں سمجھتا ہوں ان کی قربانی کی وجہ سے ہزاروں بچیاں شیعہ نوجوانوں کے نکاح میں جانے سے بچ گئی ہوں گی۔

جیل سے رہا ہوکر جب میں اپنی بہن کے گھر پہنچا تو ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے میں اتنا رویا کہ بہن کو مجھ پر ترس آگیا اور وہ میرے ساتھ چلنے کے لئے رضامند ہوگئی۔

ایڈیٹر کی ڈاک

☆ مئی 2011 کا نظام خلافت راشدہ دیکھا انتہائی خوشی ہوئی کہ جس جماعت کو دبانے کے لئے سبھی سرگرم تھے اللہ کے فضل و کرم سے اور شہداء کے مقدس خون کی برکت سے اس جماعت کا مشن دن بدن ترقی کرتا پھلتا پھولتا جارہا اور اس کی تائید ہورہی ہے کبھی مسجد نبوی کے منبر سے کبھی مصر کی عظیم یونیورسٹی جامعۃ الازہر کے علماء سے کبھی کویت کے ایوانوں سے اور حال ہی میں بنگلہ دیش میں مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند کی تائید سے الغرض تمام مضامین لائق تحسین ہیں چند گزارشات جناب کی خدمت پیش کرتا ہوں امید ہے کہ منظور فرمائیں گے۔

۱) گزارش یہ ہے کہ علامہ علی شیر حیدری شہید ؒ کا فتویٰ اور امیر دارالعلوم دیوبند کی تصدیق پورے فتویٰ کا اصل عکس آئندہ شمارے میں شائع کیا جائے کیوں کہ ہم سب کی پہنچ اصل فتویٰ تک نہیں ہے جب نظام خلافت راشدہ میں فتویٰ کا اصل عکس شائع ہوگا تو جن جن حضرات تک رسالہ پہنچے گا ان کے پاس فتوے کا عکس بطور دلیل کے موجود ہوگا جو مخالفین کے منہ بند کرنے کے لئے کافی ہوگا چونکہ اس فتوے میں اہم بات شیعہ کو دینی اور سیاسی اتحاد میں شامل نہ کرنے کی ہے جس کو جائز قرار دینے کے لئے آج کل ایڑی چوٹی کا زور لگایا جارہا ہے اس لئے فتوے کا عکس شائع ہونے سے انصاف پسند حضرات اس روش کو ترک کردیں گے

۲) بات یہ ہے کہ جماعت کی اعلیٰ قیادت کا پے در پے شہید ہونا، پھر جماعت پر پابندی کی وجہ سے تقریباً جماعت کے پرانے کارکنوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے موجودہ وقت میں اکثریت نئے کارکنوں کی دیکھنے میں آئی ہے جن کو شیعہ کے کفریات اور انکی قابل اعتراض کتب کی معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں اس کی مین وجہ جماعتی لٹریچر پر پابندی بھی ہے۔ اس بارے میں عرض ہے کہ جس طرح مولانا عطاء الرحمٰن فاروقی ؒ نے خلافت راشدہ میں ایک سلسلہ شروع کیا تھا کہ ہر شمارے میں اہل تشیع کی ایک عدد قابل اعتراض کتاب کی عبارت کا پورا صفحہ بمع کتاب کے ٹائٹل کے شائع ہوتا تھا اگر ممکن ہو تو اس سلسلے کو دوبارہ شروع کیا جائے اس سے تمام کارکن اور جو حضرات بھی رسالہ پڑھیں گے ان کو اہل تشیع کے نظریات سے آگاہی حاصل ہوگی اور بطور دلیل کے رسالہ ان کے پاس موجود ہوگا۔

امید ہے کہ بندہ ناچیز کی ان ٹوٹی پھوٹی تجاویز پر اگر ممکن ہو تو عمل کریں گے۔ (محمد نعمان عثمانی مانسہرہ)

جواب:

محترم بھائی نعمان عثمانی آپ کی تجویز بہت اچھی ہے ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ کسی شمارے میں دارالعلوم دیوبند کی علامہ علی شیر حیدری شہید ؒ کے فتویٰ کی تائید کی اصل کاپی شائع کردی جائے اس کے ساتھ شیعہ کی اکثر کتب پر حکومت کی طرف سے پابندی لگ چکی اس لئے انہیں شائع کرنا فی الوقت ممکن نہیں ہے۔

☆ نظام خلافت راشدہ کا قاری ہوں اور بندہ کے دل میں یہ خواہش ہے کہ جس طرح (نظام خلافت راشدہ) مختلف مواقع اور موضوعات پر خصوصی ایڈیشن شائع کرتا ہے اس طرح تنظیم کے (یوم تاسیس 6 ستمبر) کے موقع پر خصوصی ایڈیشن شائع کیا جائے۔ جس میں جماعت کی 26 سالہ کارکردگی اور جماعت کے اغراض و مقاصد اور شہید قائدین اور کارکنوں کی تعداد اور قائدین کی مختصر حالات زندگی کو شامل کیا جائے اور (1985) سے لے کر آج تک تنظیم کی طرف سے قائدین اور ذمے داروں کی طرف سے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے۔ تاکہ ہمارے نئے اور پرانے احباب اور کارکنوں کو جماعت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوسکے:

نوٹ: رسالہ کی قیمت کم سے کم ہو۔

التماس ہے کہ بندہ کی اس رائے پر غور و فکر کیا جائے اور بندہ کی رائے میں کوئی خلل ہو تو دست گیری نہ کی جائے۔

جواب

☆ آپ کی تجویز بہت خوب ہے انشاء اللہ یوم تاسیس کے حوالے سے خصوصی شمارہ شائع کریں گے۔۔۔۔۔۔۔)

☆ کئی دنوں سے نظام خلافت راشدہ شمارہ نہیں دیکھا تھا ایک دوست جون کا رسالہ اٹھا کر لایا اور خوب مطالعہ کیا، شیعہ سنی تنازعہ کا حل چند مفید تجاویز، تحریر مولانا محمد یونس قاسمی پڑھی تو دل نے مکمل طور پر تجاویز سے اتفاق کیا، حضرت والا مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مدظلہ بھی جب مجھ سے رابطہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں بیٹا پنڈی سے نظام خلافت راشدہ کا شمارہ ضرور لے کے آنا لیکن ڈھونڈنے سے جس طرح اس ملک میں نظام خلافت راشدہ نہیں ہے ویسے ہی گزشتہ دو تین ماہ سے نظام خلافت راشدہ کا شمارہ بھی نہیں ملا، آپ کی محنت اور جدوجہد کو سلام کرتا ہوں اس نازک دور میں نظام خلافت راشدہ کے لئے محنت کرتے ہیں تمام قارئین اور نظام خلافت راشدہ شمارہ کی پوری ٹیم کو سلام مسنون عرض ہے۔

(محمد طارق نعمان گڑنگی، جامعۃ العلوم الشرعیہ راولپنڈی)

☆ ہمارے علاقہ میں رسالہ کی ترسیل کا کوئی خاص بندوبست نہیں ہے، بہت تلاش کے بعد کہیں سے ملتا ہے اس طرف بھی توجہ دیں۔ اس کے علاوہ آپ سے گزارش ہے کہ دوسری جماعتوں کے رہنماؤں کے انٹرویو بھی لیا کریں بالخصوص ایسے لوگوں کے انٹرویو جو مشن جھنگوی سے متفق ہیں اور وہ علماء کرام جو ہماری سرپرستی کرتے ہیں یا مشن جھنگوی کے ہمدرد ہیں اگرچہ باقاعدہ جماعت کا حصہ نہیں ہوتے مثلاً مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا سمیع الحق، سردار محمد اشفاق سابق ایم این اے ضلع مانسہرہ اس کے علاوہ بے شمار رہنما ہیں جو سنی العقیدہ ہیں اس سے مشن کو عام کرنے میں مدد ملے گی سابق ناظم یوسی دیول مری اشتیاق عباسی کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔ پرانے سلسلے پھر شروع کریں اس کے علاوہ محترم قائدین سے گزارش ہے کہ انتخابات میں ضرور حصہ لیں چاہے قومی ہوں صوبائی ہوں یا بلدیاتی الیکشن ضرور حصہ لیں یہ مشن کو پھیلانے میں مفید ثابت ہوگا کارکنان اہل سنت والجماعت سے گزارش ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد رکھیں اور قائدین پر مکمل اعتماد رکھیں، قائدین کی قدر کریں نجانے کس وقت کون ہمیں روتا ہوا چھوڑ جائے، اس لئے موجودہ قیادت کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھیں اور قائدین کا احسان سمجھیں کہ وہ مشکل ترین حالات میں بھی سر ہتھیلی پر رکھ کر ہماری قیادت کررہے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی قیادت پر فخر ہونا چاہئے یہ سچ ہے کہ ہر کوئی حق نواز نہیں بن سکتا مگر ہر قائد اپنی مثال آپ تھا اور ہے گلشن جھنگوی کے ہر پھول کی اپنی اپنی خوشبو ہے، جس نے فضا کو عظمت صحابہ سے معطر کیا ہے۔ آخر میں تمام قائدین بالخصوص مولانا اورنگزیب فاروقی، علامہ عبدالخالق رحمانی، مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا محمد عالم طارق، حکیم محمد ابراہیم قاسمی، غازی سید بریل شاہ، محترم خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ اور قائد اہل سنت مولانا محمد احمد لدھیانوی سمیت تمام قائدین کو سلام پیش کرتے ہیں۔

ایم ایس ٹھاکر فاروقی کراچی، فیصل رحمانی، مولانا عبداللطیف فاروقی، صوفی محمد علی، راجہ رضوان، راجہ شہناز، راجہ راشد معاویہ، قاری شبیر احمد عثمانی، حافظ احمد سلمان، حافظ وسیم، وقار احمد عباسی، حافظ سجاد، حافظ سراج، حافظ سرفراز حیدر، حافظ بشارت بالا کوٹی، حق نواز بالا کوٹی سمیت تمام ساتھیوں کو سلام عرض ہے اور مشن جھنگوی پر قائم رہنے کی درخواست ہے۔

☆رحیم یار خان سے محمد سعید معاویہ نے گستاخ صحابہ کا انجام کے نام سے تحریر روانہ فرمائی ہے۔

☆یہ تحریر پہلے بھی نظام خلافت راشدہ میں شائع ہوچکی ہے۔

☆ہارون آباد کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان سے ابو معاویہ حافظ یحییٰ احمد عاصم حقانی کی طرف سے دو خوبصورت مضامین اخوت معاوہ بن سفیان اموی اور سید معاویہ بن ابو سفیان کے عنوانات سے موصول ہوئے ہیں۔

☆☆یہ مضامین ہمیں تاخیر سے موصول ہوئے اس وقت مئی شمارہ کا تمام مواد پریس میں جاچکا تھا اس لئے اس میں شائع نہیں ہوسکے۔

☆لاہور سے نادر میو کا مضمون اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پر بجلیاں موصول ہوا

☆☆بہت خوبصورت اور معلوماتی مضمون ہے، جس میں ماہنامہ لولاک کا مکمل جواب لکھا گیا ہے اور دردِ دل کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء سے گزارش کی گئی ہے کہ اس شعر کا مصداق نہ بنیں

اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پر بجلیاں

☆☆☆☆☆☆

آپ کی مشکلات کا روحانی حل

خالق محبت والفت نے اپنے پیارے حبیب جناب احمد مجتبیٰ ﷺ کو قرآن مجید عطا فرمایا جو کہ انسانیت کے لئے شفائے ابدی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے جیسا کہ خالق ارض وسموات نے فرمایا:

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين هدى للمتقين

قرآن مجید سراسر شفا ہے اور یہ شفائے روحانیہ بھی ہے اور شفائے جسمانیہ بھی، خالق محبت والفت کے اس کلام میں جو تاثیر ہے وہ کسی اور شے میں نہیں ہے۔ اس دور میں ہمارے لئے روزانہ بلند آواز کے ساتھ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت قلوب واذہان کی پاکیزگی کا باعث ہے، وہیں پر امراض جسمانی وروحانی کا علاج بھی خالق شفا ہمیں اس دولت بے بہا سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے آج کے نوجوان کے ہاتھ میں قرآن وسنت کا علم ہو تو وہ سارے عالم کو مسخر کر سکتے ہیں۔

مرتبہ: مولانا محمد عمر فاروق مدنی نقشبندی

بلڈ پریشر سے نجات:

مندرجہ ذیل آیات ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں۔ خالق شفا انشاءاللہ شفا عطا فرمائیں گے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰب.

(سورۃ رعد آیت نمبر 28-29)

گرمی کے بخار سے نجات:

جس کو گرمی سے بخار آتا ہو اس پر 101 مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پلائیں۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

اگر نیند نہ آئے تو اس کا مجرب علاج:

دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر سات مرتبہ آیت کا صرف اتنا حصہ پڑھیں

فَضَرَبْنَا عَلٰى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ

ہچکی کا علاج

تین سانس میں پانی پئیں ہر سانس پر سات مرتبہ یا حفیظ پڑھیں انشاءاللہ ہچکی بند ہو جائے گی۔

قید سے رہائی کا عمل:

کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا قید سے رہائی کے لئے انتہائی پُر اثر اور طاقتور عمل ہے خود سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ نے اسکی تلقین فرمائی ہے۔

گناہوں کی معافی اور فراخی رزق:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

یہ وظیفہ اگر بوقت سحر 101 مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے اور روزی میں برکت اور فراخی عطا فرمائیں گے۔

ادائیگی قرض:

اگر کوئی قرضدار ہر نماز کے بعد 25 مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد 25 مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

گم شدہ چیز کی بازیابی کیلئے:

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ یا حفیظ 119 مرتبہ پڑھے اور یہ آیت 119 مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے گم شدہ چیز اسے مل جائیگی۔

يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى
الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ

گناہوں سے بچاؤ:

آج کل گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہے اس کے لئے نبوی علاج کیجئے جو بھی گناہوں سے بچنا چاہے اس کیلئے خصوصی عمل ہے فرمایا راحت اللعالمین ﷺ نے جو بھی صبح کی نماز کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ لے اللہ رب العزت سارا دن اسے گناہوں سے بچاتے ہیں، اگر یہی عمل مغرب کی نماز کے بعد کیا جائے انشاءاللہ رات کو بھی گناہوں سے محفوظ رہے گا۔

سخت سے سخت جادو کا علاج:

مریض کے پاس بیٹھ کر اونچی آواز کے ساتھ سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ سات مرتبہ آیت الکرسی سات مرتبہ سورۃ بقرہ کا آخری رکوع سات مرتبہ چاروں قل تلاوت کیجئے۔ روزانہ پانچ مرتبہ ہر نماز کے بعد مریض پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اس پر چھڑکیں اس کے کمرہ میں چھڑکیں اس عمل کو کرنے والا پہلے خود تین مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۃ بقرہ کا آخری رکوع اور تین تین مرتبہ چاروں قل پڑھ کر اپنے او پر دم کرے ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیرے پھر یہ دم شروع کرے

21 دن کا عمل ہے خالق محبت والفت اپنی مہربانی سے جادو ختم فرما دیں گے۔ انشاءاللہ

گھریلو ناچاقی دور کرنے کیلئے تعویذ منگوائیں:

تعویذ حق چار یار:

بدنظری سے حفاظت، گھریلو جھگڑوں سے نجات، گھر میں برکت کے لئے، حب زوجین کے لئے گھر کی حفاظت کے لئے عرق گلاب وزعفران سے لکھا گیا تعویذ طلب فرمائیں۔

تعویذ عشرہ مبشرہ:

کاروبار میں ترقی کیلئے، بدنظری سے نجات کے لئے، حصول روزگار کیلئے، کاروبار میں موجود رکاوٹوں کی دوری کیلئے، کثرت مال کیلئے، حلال روزگار کیلئے، دوکان و مال کی حفاظت کیلئے، عرق گلاب وزعفران سے لکھا ہوا تعویذ طلب فرمائیں۔

ہر طرح کی روحانی وجسمانی بیماریوں سے شفایابی اور کاروبار میں ترقی کے لئے مجرب عمل

تین سو مرتبہ کوئی سا مختصر درود شریف

صلى الله علی وسلم..یا... صَلَّى اللّٰهُ
عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اور تین سو مرتبہ

بسم الله الرحمن الرحيم

ساتھ آٹھ منٹ کا وظیفہ ہے فوائد بے شمار ہیں۔

اچھا رشتہ ملنے کے لئے:

بعد از نماز عشاء باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر خوشبو لگا کر پر سکوں کمرہ میں بیٹھ جائیں اور ایک سو مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں انشاءاللہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھا رشتہ دستیاب ہوگا۔

خط وکتابت کے لئے

نقشبندی وروحانی علاج گاہ

محمد عمر فاروق نقشبندی

جامع مسجد محمدی بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد

0303-7740774

صبح 10 بجے سے 12 بجے تک
وقت کا لحاظ رکھیں